

VI
17-3

کيسودرا زشتی، صدرالدين ابوالفتح محمد، ۷۲۱-۸۲۵ق.
PIR
[ديوان]
۵۸۱۲ ديوان صدرالدين ابوالفتح محمد حسيني کيسودران
/ ۵۹ چتى المسمى به انيس العناني / به تصحيح و به اهتمام مطا
۱۴۱۹ حسين. - حيدرآباد دکن، ۱۳۶۶ق: [۱۳۱۹]
۱۵۶۰۱۶ ص.
چاپ سنگی.

۱. شرفارسی - قرن ۹. الف. عطا حسين، مصح.
ب. عنوان. ج. عنوان: انيس العناني.

PI

اصح البيان سحر ان مني ثم هم سحر

ديوان

حضرت قدوة السالكين زبدة الحارفين امام الكائنين في الالب الصداق
مخدوم بنده نواز حضرت

صدر الدين ابوالفتح محمد بن يوسف زبدي ششتي

مقدس لندھرو العزیز

المکتبہ

انيس العشق

بسم الله طبعنا كتابك خاتمة زين كثر من
بانتظام وتوحيده خاص على التقابل في جنة رجب دردم قيايم
ويتبع ويداها

مولوی حافظ سید عطاء حسین صاحب منہ ای
ناظم و مطبعہ شریک سترتے ہیرت کراچی
دوہمہ تقریباً پتی پیس احمد آباد دکن طبع شد
شوال المکرّم ۱۲۸۵ھ





الحمد لله الذي جعل القرآن والصلوة والسلام

۱۱۰۱۷



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي جعل القرآن والصلوة والسلام
على سيدنا محمد رسول النبي الالهي الذي انزل عليه القرآن ويوتي
جوامع الكلم والايات والبرهان وعلى آل الطيبين الطاهرين واصحاب
الهاديين المهديين في كل وقت واوان

سأبدأ ببحث في حياة حضرت سلطان الماشقين القهرين سيد محمد حسين نجف ورازق
الشدرة العزيزة سيدي محمد عبد الوادع زبير رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت
مخدوم خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی علیہ الرحمۃ کی زندگی سے تصنیف و تالیف کی جا
تو جو نہیں کی اور کوئی کتاب ارسال نہیں کیا۔ اس سلسلہ میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ
حضرت چراغ دہلی کے مریدوں اور خلفائے شروعیہ کیا جنہیں مقدم حضرت مخدوم
سید محمد حسینی کیسودر زہد نے جنہوں نے چھوٹی بڑی کتابیں کثرت تصنیف و تالیف
کیں اور یاد ہے کہ کوئی کام بغیر اشارت و ذکر نہیں کیا کرتے حضرت مخدوم کی تصنیف
و تالیف کا کام بھی اسی قبیل کا تھا چنانچہ خود فرماتے ہیں: "ہر کس کے دوران حضرت بلوک
کو دیکھتے مخصوص شہداء جنہیں مخصوص صدا سے اراد و ملت بیان اسرار غرضیں داد
ہر چیز خواہم کہ نظر من از سخن سا فطرت و ذوق"۔ اما الراسرار کے دو بیابان میں فرماتے
ہیں: "وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ نِعْمَ مَخْرُجٌ سُبُلِ الْمَشَاةِ"

پیدا ہوگی اور
کی رجوعی
شاکر
عقراض
تصفیوں
سے پہنچے
ہیں سے
عمیہ حق
کا۔ میں نے
ب بزرگی
شوق میں
وقت
سید
نوف
کرنے
سید
ب
نے
سہا
رانا

کلیا وجود قطعی ناواقفیت اور بے بہرگی کے اس سے انکار اور دشمنی پیدا ہوگی اور ان اسباب کے پیش نظریہ سوال پیدا ہوا کہ حضرت مخدوم کی کتابوں کی جو بیشتر فارسی زبان اور چند عربی میں ہیں (فارسی تصحیح اور طبعاً عمت میں محنت سنا تہ اور مصداق کثیرہ برداشت کرنے سے حاصل کیا ہوگا بجائے خود اعتراض باطل و اجبی تھا اگر ہمارے پیش نظریہ خیال تھا کہ حضرت مخدوم کی بے ہمتی اور خود شہر زمانہ سے اب تک خال خالی ہوئی ہے اس لئے مفہوم نہ ہونے سے بجا کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ وہ طبع کراوی جائیں۔ اس کے علاوہ اگر ان میں سے کسی ایک کو ایک شخص بھی مطالعہ کیا اور اس سے اس کے دل میں داعیہ حق و اتباع سنت نبوی کا شوق و ولولہ پیدا ہو جائے تو ہمارا پورا پورا ہوائے گمان ہے کہ اپنا خیال چند ہی علم صوفی شہرب دوکستوں کے سامنے پیش کیا۔ ان سب بزرگوں نے تا سیکھی جینا پختہ میرے ذی علم متقی صوفی شہرب دوست مولانا مشرف تہی صاحب کاوری المجلد نواب معشوق یا رنگ گک ہا و رکی رجواض وقت ضلع لکھنؤ شریف کے اول تعلقہ ایرینی ڈسٹرکٹ گلہ تھے، اعانت اور تائید سے حضرت مخدوم کی نہایت بلند پایہ عظیم المرتبت اور نادر الوجود اور تصوف و معارف و عقائد کی جامع کتاب جس کے مثل فارسی زبان میں کوئی تصنیف نہیں ہوئی یعنی اسرار الاسرار کو تیسرا صدی میں نے طبع کرکے شائع کرنے کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد ۱۳۲۵ء میں انہیں کے مشورہ اور تائید سے کتاب مستطاب خاتمہ جس سے زیادہ جامع مہبوط اور مکمل اور بہتر کتاب مسائل و ادب المریدین میں نہ عربی میں تصنیف ہوئی اور نہ فارسی میں میں نے طبع اور شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اسی زمانہ میں نواب معشوق یا رنگ گک ہا ہی کے مشورہ اور تائید سے ہمارے برگزیدہ صفحات عالم باعمل کرم و زمامو لانا

۱۰۱۹
۱۶۹
۵۱۱۲
۵۱۱۳
۵۱۱۴

میرکہ اتباع او کس اور اتہامش در سنت ادب و رفتن بر طریقہ اواباشد از جمیع الکلم و لغو ادب گفتار او کہ نور الہدی است و بیان سر القرب والدنی است نصیبہ کہ دیگر کتب میں عام طور پر زبان زد ہے کہ حضرت محمدم کی تصنیف و تالیف کی تعداد او کی عمر کے سنین کے مطابق ایک سو پانچ ہے۔ و اللہ اعلم لوگوں کا یہ خیال کس حد تک صحیح ہے انکے مرید اور یوواح نگا حضرت محمد اسانی نے اپنی کتاب کے پیر محمدی میں جس کو حضرت مخدوم کے حالات میں تصنیف کیا ہے انکی آیتیں کتابوں کے نام لکھے ہیں۔ ان میں بعض اہم کتابیں مثلاً تفسیر۔ شرح فصوص الحکم۔ شرح توحید شہر عربی ادب المریدین۔ شرح عنی فقہ اکبر اب باکل مفہوم میں اندہی کو علم ہے کہ ان کے بہا کتابوں میں سے کسی ایک کا بھی کوئی نسخہ اب دنیا میں موجود ہے یا نہیں۔ میں ساہا سال سے اوکی تلاش میں ہوں مگر ادانکا نہیں پتہ نہیں لا اون کی تصانیف میں جو کتابیں اب موجود ہیں انکے نسخے بھی معدود و چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔

حضرت مخدوم کی تصانیف کی اہمیت اور ان میں سے بہتوں کے باکل مفہوم ہو جانے کی وجہ سے تقریباً پندرہ سال پہلے مجھے خیال آیا کہ جو کتابیں بڑے زمانہ سے اب تک پہنچ گئی ہیں اگر وہ قلم کیمائیں اور بتدیج طبع کراوی جائیں تو تلف اور مفہوم ہونے سے بچ جائیں گی ورنہ بہت طبلہ بھی پیدا ہو جائیں گی۔ اس بات میں فارسی زبان کی ساہا بنا ساری ہے اور اس زبان میں کبھی کوئی کتابوں کے پڑھنے اور سمجھنے والے اور انکی جانب توجہ کرنے والے بہت کم رہ گئے ہیں اس کے علاوہ تصوف جو مکام اخلاق سکھانے والا اور سنت نبوی اور عبادت خاصاً مخصوص اور لفظ اور صحبت و عرفان الہی کے متعلق کلام پاک اور حدیث نبوی کی تفسیر اور شرح کرنے والا علم ہے لوگوں کو اس کی جانب سے عموماً صرف ذہول ہی نہیں

موصول کے اس میں داخل کیس۔ نواب مشفق یا جنگ بہادر نے بھی اپنی سب کتابیں اس کتب خانہ کو دیدیں۔ یہ کتب خانہ محکم بنیاد پر قائم کیا گیا ہے۔ اس میں مستند کتب میں جمع ہو چکی ہیں اور مہتممی جاتی ہیں اور شائقین علم کے لئے وہ مکمل دیا گیا ہے اور ان کو مستفید کر رہا ہے نواب غوث یا جنگ بہادر نے حضرت مخدوم اور ان کے فرزندوں کی تصانیف کو بتدریج طبع کرانے کی ضرورت کو محسوس کیا تاکہ وہ مفقود ہونے سے بچ جائیں اور طبع ہو کر ملک میں شائع ہوتی ہیں چنانچہ انکی توجہ اور حسن انتظام سے گذشتہ تین سال میں حضرت مخدوم و مولانا صاحب سے ترجمہ ادواب المریدین اور خطا لرا القدرس اور چھوٹے چھوٹے رسالوں کا ایک مجموعہ بھی مجموعہ یازدہ رسائل طبع ہو کر شائع ہو چکی ہیں اور اب اور ان کا دیوان بھی بہ انیس اشفاق جو کتب خانہ روضتین کی نائٹو کے سبکدلی جو عثمانی کتاب سے طبع ہو کر شائع ہو رہا ہے بیولا مانا نقاری محمد صاحب تصدیقی صاحب جن کا نام نامی پیلچا چکا ہے اور جو مدرسہ اور کتب خانہ روضتین کے اعزازی ہئستہم ہیں ان کتابوں کی طباعت اور اشاعت میں بے حد دلچسپی لینے آئے ہیں اور اپنے عقیدہ شہدوں اور دوسرے طریقوں سے مجھے مسلسل مدد دیتے آ رہے ہیں جزا ہ اللہ عنا خیر الجزاء

حضرت مخدوم کی ان کتابوں کی طرح جن کے خال خال نئے موجود ہیں ان دیوان کے نئے بھی بہت کم باقی رہ گئے ہیں گذشتہ تیارہ سال کی جستجوئی اس کے صرف تین نئے میری نظر سے گذرے سلا لہ کا لکھا ہوا ایک نئی قصہ پیر چلی اضع کل کر شریف کے ایک مشائخ صاحب نے نواب مشفق یا جنگ بہادر کو لکھا کہ بہت اصرار کے ساتھ تھمتھ دیا تھا مگر تھمتھ سے دنوں کے بعد واپس لے گئے نواب مشفق یا جنگ بہادر سے لے کر میں نے اس کی نقل

حافظ قاری محمد صاحب تصدیقی صاحب پروفیسر عربی و دنیا ت گلوگ کالاج نے حضرت مخدوم کے ملفوظات بھی بہ جوامع الکلم کو طبع کر کر شائع کیا۔

تقریباً چار سال ہوئے ہمارے صوفی مشرب جامع فضائل علم دوست کرم فرامو لانا اعلام غوث خاں صاحب الطیب بہ نواب غوث یا جنگ بہادر کا تقریباً کل کتب شریف کی مجموعہ داری رکھتے ہیں اور وہ حضرت بزرگ اور روضہ خور داران کے لطعات اور جاگیرات کا انتظام اور نگرانی بھی حسب فرماں حضرتی اور ان کے متعلق کر دی گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں روضوں کی جاگیروں کا انتظام بہتر ہو گیا اور دونوں روضوں اور ان کے لطعات میں نہایت منفیاد اور کارآمد اور خوش نظر تقریرات اور تقریرات طبعیہ میں لائی گئیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ہے۔ ان مادی کاموں کے علاوہ وہ نہایت منفیاد اور کارآمد کام بھی انجام دینے گئے ہیں ایک عقیدہ تین کا روضتین سے متعلق مدرسہ کا قیام جس میں مجاہدوں اور اس آبادی کے لڑکوں اور لڑکیوں کو دینی اور دنیاوی تعلیم دی جا رہی ہے اور دوسرا کرم روضتین سے متعلق ایک کتاب خانہ موسوم بہ کتب خانہ روضتین کا قیام ہے۔ روضہ بزرگ اور روضہ مخدوم میں بہتر وزانہ سے کچھ کتابیں اب تک بھی ہوئی تھیں دونوں صاحبان مجاہد کی رضا مندی اور اجازت سے صوبہ دار صاحب نے یہ سب کتابیں اس کتاب خانہ میں منتقل کر دیں اور ان کے علاوہ دوسری بہت سی کتابیں خصوصاً حضرت مخدوم اور انکی فرزندوں کی تصانیف مختلف ذرائع سے

حضرت مخدوم سے چھوٹی گجرات کے مقبرہ کو روضہ بزرگ اور ان کے نبیرہ اور خلیفہ حضرت مخدوم سے پیدا شدہ یعنی المشہور یہ یہ قبول اللہ صہیبی کے مقبرہ کو روضہ خور دار اور دونوں کو مجموعی طور پر اخصاً روضتین کہتے ہیں۔

کر لی تھی اور کتب خانہ تصفیہ کے ایک جدید الحظ ۱۳۲۲ء کے لکھے ہوئے نسخہ سے متاثر کیا تھا۔ دونوں نسخے چونکہ بہت غلط لکھے ہوئے تھے اس لئے میرے نقل کردہ نسخہ میں متاثر اور تصحیح کے بعد بھی بہتری غلطیاں رہ گئیں۔ دو سال ہوئے ایک نسخہ جس کی کتابت اول دوسری صدی کے معلوم ہوتی ہے اتفاقاً چند روز کے لئے میرے پاس آیا اس سے متاثر ہونے کے بعد نقل کردہ کتاب کی تصحیح شروع کی لیکن وہ کتاب بہت جلد واپس طلب کرنی گئی اور تصحیح کا کام ناممکن رہ گیا حسن اتفاق سے وہی کتاب حال میں جامعہ عثمانیہ کے کتب خانہ میں خریدی گئی اور ہمارے فاضل اور ایب دوست پروفیسر ڈاکٹر محمد نظام الدین صاحب نے اپنی ایجنٹ ڈی جے جے کو حضرت مخدوم کی کتابوں اور انکی اشاعت سے بہت دلچسپی ہے مجھے اپنی نقل کردہ کتاب کا اس سے متاثر اور تصحیح کرنے کا موقع دیا اور میں نے شکریہ کے ساتھ اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور پوری کتاب کا مقابلہ کر کے جن قدر ممکن ہو سکا تصحیح کر لی۔ ائمہ نقالی ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے جا سونے کی کتاب میں بھی گو کتابت کی بہت غلطیاں ہیں تاہم میرے نسخہ کی بہت بڑی حد تک تصحیح ہوئی اور کتاب اس قابل ہو گئی کہ لکھا کے لئے مطبع کو دیدی جاے اور دیدی گئی لیا عمت میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا تینوں نسخوں میں سے ایک یا دو میں کوئی غلطی نہ رہتا تھا اور بقیہ دنیا ایک میں بالایت غلط لکھا ہوا تھا لیا عمت میں جو صحیح لفظ تھا وہی قائم رکھا گیا لیکن جہاں جہاں غلطیوں میں اختلاف تھا لیکن وہ الفاظ معنی کے اعتبار سے صحیح تصور کئے جا سکتے تھے ان میں نے اپنی جانب سے تصرف کرنے کی جرات نہیں کی بلکہ متن میں نو اب معشوق یا رنگ بہاد کی کتاب کے الفاظ قائم رکھے اور عاصیہ پرین تا یاق کی ملامت دے کر کتب خانہ تصفیہ اور جامعہ عثمانیہ

یادوں کتابوں کے الفاظ لکھ دیئے۔ چند جگہ جہاں الفاظ مشکوک رہ گئے اور تینوں متنوں میں نسخہ میں کمی سے بھی تصحیح نہیں ہو سکی وہاں استنباط کی عادت دیکھی گئی ہے۔

حضرت مخدوم کے ملفوظ سمعی جو اصح الکلم میں اونکی متعدد غزلیں منقول ہیں جس زمانہ میں انکے فرزند اکبر حضرت سیالکوٹی سیالکوٹی ان ملفوظات کو قلبند کر رہے تھے حضرت مخدوم جب کبھی کوئی غزل کہتے اور سی روز یا ایک دو روز کے بعد اپنے فرزند کو دہراتے اور وہ اس کو اس روز کے ملفوظ میں شریک کر لیتے یہ سب غزلیں اس دیوان میں موجود ہیں۔ جن میں تاریخوں میں یہ غزلیں کی گئیں یا ملفوظ میں درج کی گئیں میں نے دیوان کے صفحوں کے منٹ نوٹ میں وہ تاریخ لکھ دی ہیں۔

اس دیوان کے مرتب اور جامع حضرت مخدوم کے ایک برگزیدہ اور ممتاز زبرد میں جنہوں نے دیا ہے بھی لکھا ہے گرامال ادب سے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت مخدوم کے فرزند خرد سید اصغر سیالکوٹی قدس سرہ نے انہیں طلب کیا جب وہ حاضر ہوئے اور ان کا ایک مجموعہ غزلیں حضرت مخدوم کی غزلیں لکھی ہوئی تھیں انہیں دیا اور فرمایا اس کو ترتیب دے کہ دیوان مرتب کرو۔ اس حکم کی تعمیل میں انہوں نے یہ دیوان مرتب اور مدون کیا اور اس کا نام انہیں الشان رکھا۔ مرتب علیہ الرحمہ نے ترتیب اور تکمیل کا بیج بھی دیا ہے میں نے لکھی ہے کہ او انکی تحریر سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام حضرت مخدوم کے زمانہ حیات میں انجام دیا گیا۔

حضرت مخدوم کو شعر گوئی سے چنداں دلچسپی نہیں تھی چنانچہ اسرار الالہا کے دیا ہے میں جہاں اسکی ایضت بیان فرمایا ہے لکھتے ہیں۔ پر چند

گئے بلکہ زیادت از مجھے بسکتے کہ دوح القام ایک را گنجه با شد و عرضے کہ موت را غرضے بود مثلاً بود تم تقدیر آسانی و خواست را بنی صغیر انام اشبه کرد و ان لطیف و سبک گشت گراں سنگی بباد مہوارفت بنامسیت طبعیت میں برغزے و شعرے گشت گنقم لاجل و لا قوت الا بالشدہ کار من است الشفاء دلیعہمہم الفان لغت کا رسم ثنود ضرورت نظر قابل بر عمر شرت و در خاطر افتاد اگر کو گویم بارے اسرار اسرار... اس سے ظاہر ہے کہ شگونی سے انکو زیادہ دلچسپی نہیں تھی اور انکی جانب زیادہ توجہ نہیں فرماتے تھے بلکہ جب کبھی مضامین کا مدہوتی یا غلبہ حال سے مجبور ہو جاتے تو بقتضائے خاصیت طبعیت غزل کہہ دیتے اسی لئے انہوں نے اپنی غزلوں کے جمع کئے جانے کا کبھی خیال نہیں کیا انکی بہت سی ایسی باتیاں اور غزلوں کے اشعار انکی تصانیف میں پائے جاتے ہیں جو اس دیوان میں نہیں ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں صرف وہی غزلیں اور رباعیاں جمع کی گئیں جو حضرت سید انصاری نے اپنے اس مجموعہ کو جمع کیں۔ حروف تاجز - ذ - ص - ض - ط - ظ - ع - س - ف - ق - ک۔

جلد ۲۴ اور ۲۶ اشعار کی ایک ثنوی اور رباعیوں کا مجموعہ ہے۔
شعرا کے عام طریقہ کے خلاف حضرت مخدوم نے اپنا کوئی خاص تخلص بھی معین نہیں کیا انقلاب اور کنیت کے ساتھ انکا پورا نام صرف درالمدین ابو الفتح محمد حسینی گیسو دراز تھا۔ ان میں جو نام سب معلوم ہو غزلوں کے مقولوں میں لائے ہیں اور ایک غزل کے مطلع میں یہ سب الفاظ جمع کر دئے ہیں۔
اسے ابوالفتح محمد درویش گیسو دراز مختصر کن جہان نامی قصیدہ درویش

حضرت سعدی کے بعد سے شعراء التزام رکھتے آئے ہیں کہ اپنا تخلص غزل کے آخر شعر میں لاتے ہیں۔ حضرت مخدوم نے یہ التزام بھی نہیں رکھا۔
حضرت مخدوم کے مواءج نگاروں کی کتابوں اور غزلیں تصنیفوں سے معلوم نہیں ہوتا کہ فن شاعری میں انہوں نے کسی کی شاگردی کی یا اپنی غزلوں کو کسی بزرگ کو دکھا کر اور ان سے اصلاح لی۔ مہدی فیاض نے انکو نہایت غیر معمولی ذہن و دکان اور علم و فن کے ساتھ مناسبت اور موزونیت تامل کرنے والی طبیعت و رویت کی کھنی شاعری کے ساتھ بھی انکو طبیعت مناسبت تھی اس لئے جب مضامین کی ادہوتی تھی غزل کہہ دیا کرتے تھے لیکن شعر گوئی سے چونکہ زیادہ دلچسپی نہیں تھی اس لئے بقدر توجہ ہی تھے کہ شاعری میں کسی کی شاگردی کرنے اور اپنے کلام میں اصلاح لینے کی جانب ہمت نہیں کرتے ہوں گے۔ سو اس سال کی عمر سے اتنی سال کی عمر تک وہ دہلی میں رہے۔ جب وہ پانچ سال کے تھے حضرت امیر خسرو کی رحلت ہو چکی تھی اور ان کے بعد زائد راز تک دہلی میں کوئی نامور شاعر نہیں رہا۔ دہلی پہنچے ہی حضرت مخدوم پر مولفہ طاعنہ اور مجاہدہ البتی میں بہت محظوظ ہو گئے۔ اس لئے دہلی میں فن شاعری میں کسی کی شاگردی کرنے کی کوئی صورت نہ تھی ہاں ایک بات ذہن دہانتی ہے کہ سرگندہ میں جب سلطان محمد تغلق نے دہلی کے باشندوں کو بجز دولت آباد بھیجا اس وقت (جبکہ غلام علی آزاد قدس سرہ نے روضۃ الاولیاء میں لکھا ہے) اور حادثہ جسے شیر مریدان و مستقدان السلطان الشائخ از نسک نے دہلی بدولت آباد شریفاً در آمدن امیرن دہلی رسید اور نصف بد حضرت سید محمد گیسو دراز و خواجہ حسن دہخا جگر خوش زین الدین خاں سند اسلام خیم شہ عالم خرد صبح نوشتہ اندام حضرت مخدوم کی ولادت سلسلہ میں ہوئی دولت آباد کرنے کے وقت وہ سات سال کے تھے سلسلہ میں جب دولت آباد سے دہلی واپس گئے انکی عمر سو سال کی تھی حضرت امیر حسن دہلی دوسرے بزرگوں کے ساتھ جب سلسلہ میں دولت آباد آئے آخر عمر میں رہے اور سلسلہ میں جب ان کا انتقال ہوا ہی نہیں لہذا میں حلقہ آباد کے کھار

کے اہم دوسروں کے گئے۔ حضرت مخدوم کے والد حضرت سلطان المشائخ کے مرید اور
 حضرت امیر حسن دہلوی کے پیرھیائی تھے۔ دونوں بزرگوں میں باہم نہایت محبت اور اتنا
 تھا دولت آباد کی غریب الوطنی میں باہم صحبتیں راکتی تھیں اس لئے ایک حد تک نصیب کے
 ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ۱۲۰۰ء سے ۱۲۰۲ء تک حضرت مخدوم اپنے والد کی زندگی میں اہل
 کے ہمراہ اور ان کے بعد بطور فرزند حضرت امیر حسن دہلوی کی صحبت میں حاضر اور ان کی فیضان
 ظاہری و باطنی سے مستفیض ہوتے رہے حضرت حسن سعدی اور خسرو کے تقریباً
 ہم پلٹا مرتھے حضرت مخدوم کو شاعری کے ساتھ نظر آتواری مناسبت تھی اس کو محسوس
 کر کے حضرت حسن نے فرورد توجہ کی ہوگی ان سے فرسوں کھوئی ہوگی اور ان میں اصلاح دی ہوگی
 اور حضرت مخدوم اہل کے فیض صحبت سے شاعری کے تمام تمام واسطوں اور اس کے قوانین
 رموز و نکات پر بہت جاہلادی ہو گئے ہو گئے تھے اس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ
 گو حضرت مخدوم بیخ احوال اور شیخ سعدی اور میر خرمشاد سے ملنا سزا کے معتقدین اور
 سعدی کو نقل کا آتے ہیں گران کا کلام تقریباً تمام حضرت مخدوم نے دہلوی کے طرز پر لے لیا
 کلام کی صفائی اور لطافت اور مضامین کی بلندی و طرز اور اہل حضرت مخدوم کے شعر
 اشک انشا کے ساتھ نہایت مدد کرتے ہیں۔

حضرت سعدی کا درجا اولیاء اللہ میں بہت رفیع اور ممتاز ہے اور نزل گوئی کے وہ
 نفاذ و مینا بلا شک و شبہ نام میں۔ حضرت مخدوم کا وہن سے بہت عقیدت تھی۔ اہل کی
 معتقد و غزلوں کے طرز پر انہوں نے غزلیں لکھی ہیں انہوں نے غزلوں کے نفاذ پر لکھا ہے۔
 جن میں نول ہے۔ اپنے جانشینانیت لطیف طریق پر شاعرانہ تخیل کا اظہار کیا ہے۔

نظر کروں بخیاں دین سعدی است مجمال دین را مقتدا کیست
 اگر سعدی است متھے چشم بازے سیر اندھو ہر ہا کیست
 حضرت احوال نام قدس سرور کی ایک غزل نہایت خوب اور اظہار حقیقت کے اعتبار

نہایت بلند پایہ ہے۔ اس کا مطلع ہے۔
 منزل عشق از نکالنے دیگر است مرد منی را نشانے دیگر است
 یہی وہ غزل ہے جسے قوالوں نے حضرت قطب اللہ قطب خوار قطب الدین بختیار کاکی قدس

سزا العزیز کی ایک مجلس سماں میں گایا اور اس کے اس شعر وہ آفاق شعر ہے
 کشتگان نخرت سیم را ہر زان از غیب جان دیگر است

کو سکران پر ایسی نعت و رنوی حالت طاری ہوئی کہ بالآخر اپنی جان عزیز کو جان فرس کے عوال
 کر دیا اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اس غزل کے طرز پر اور ایسی مجاہد روایت تائید میں حضرت
 مخدوم کی یہی ایک غزل اس دیوان میں ہے۔ اس کا مطلع اور ایک شعر یہ ہے۔

مرد منی از جہان دیگر است گوہر معاش زکان دیگر است
 کشتگان غمخوہ مستحق را ہر زان از لطف جان دیگر است

حضرت احوال نام اور حضرت مخدوم کے ان دونوں شعروں کو ایک مرتبہ کے مقابلے میں نظر
 اور صاحب نے یک یک دیکھیں اور لطف اندوز ہوں۔

حضرت امیر حسن دہلا بھری کی ایک غزل کا ایک عجیب غریب و حقیقت سے سرسبز شعر
 جس کا مضمون نہایت ہی لطیف پیرایہ ہے۔

دوش دیوانہ چو خوش گیت ہر کرا عشق نیست ایماں کیست
 حضرت مخدوم کو یہ شعر اس قدر پسند آیا کہ اس غزل کے طرز پر ایک غزل لکھی اور اس کے ایک شعر میں
 حسن کے شعر کے مصروف تائی کو علی حالہ نام لکھا۔

عشق بر خط نفاں نہ رہے دین است ہر کرا عشق نیست ایماں کیست
 مصروف تائی ایک حدیث کا لفظ لفظ ترجمہ ہے لا ایمان لمن لا محبت لہ اور

اس کی ایک مضمون قریب قریب تو اتنی صفا کہ پہنچی ہوئی ہے۔ ایوموں حال کو بھئی
 کون صاحب لدیہ من ولانک والذوال والناس جمعین۔

ہر علم و فن کے لئے اس کے خاص اصطلاحات ہیں جب تک ان کے مفہوم سے بخوبی واقف نہوں اس علم و فن کے مفہامین کو صحیح طور پر سمجھ نہیں سکتے اسی طرح صوتی شونہ نسبت الفاظ کے لئے فن کو عام شعرا اپنے کلام میں ان کے لغوی معنی اور عام بول چال کے مفہوم میں لے تیسرا اصطلاح معنی مغز کر کے ہیں جب تک یہ اصطلاح معنی معلوم نہوں ان کے کلام کے صحیح معنی سمجھیں نہیں سکتے اس لئے بعض بزرگوں نے اپنی تصانیف میں ان الفاظ کے اصطلاحی معنی تفصیل سے بیان کر کے ہیں حضرت مخدوم کے فرزند بزرگ حضرت ابرہیم بن قاسم نے تصوف اصطلاحات الصوفیہ نام کی ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں علاوہ عقائد اور معارف کے حضرت مخدوم کے چند نہایت دقیق اشعار کی اور کتاب اسرار اسرار کے چند محروم کی تحریریں لکھی ہیں یہ کتاب انہوں نے اپنے والد بزرگوار کی اجازت و ایجاز سے لکھی اور ان کے ملازمین بھی گذران دی تھی اس کے باب نمبر کے آخر میں چند الفاظ کے اصطلاحی معنی بھی ان سے دریافت اور محروم کے لکھنے میں جو جہت عقل کے جاتے ہیں۔

”بدانکہ معنی نہ دیکھو و مخضاتہ باطن عارف کمال گویند کہ دروازہ مہمانہ و ذائق الہی باشند و تیسرا درو معانی گویند کہ لغات ذمیر لغت راہ اقبال یا زینبہ شد و تیسرا چہ واردات لغت الی را گویند کہ بول ساکنے و در آید و میرزا بیات معنی باطن عارف کمال گویند و کا فر کے را گویند کہ کوکب و عدت باشد و حجاب ریت ذمیرے را گویند کہ ازل ساکنے یا در ان ترن قوت سازد و ساغر و میا شے را گویند کہ از مشاہدہ غیبی ادراک معنی الہی کنند و زنا عطا ہے کی گاہی و کیمی در دین و تہا ہے راہ یقین و کلیسا و کشت مالم یقین و عالم شہود را گویند و بار و بار را گویند کہ حقیقت روی و کلی صفات را گویند غفر و گویند غفر بن را گویند کہ نسبت ماکت قیوم و دو سر کا کہ لک و بان گویند حیات خا برہد چشم و ابر و صفات کلام الہی را گویند کہ بر ساکنے وارد شود و قلاتش و قلند را الی ترک را گویند یعنی آہنا کتا ان لذات و مرادات و حوائط نفس استہانتہ و تہود و شہاد الی غیبہ و الی ذوق را گویند و خار و بادہ فرخش مرشد کمال گویند ساتی و

مطرب ترغیب کنندہ و فیض رسانندہ و ال معنی را گویند علیی دم مرشد کمال را گویند۔ و شتر بمعنی نفس مطہینہ را گویند۔ اخیر اصطلاحات محققان است جزو سے بہ نظر ایشان معلوم ہو رہا ہے محل نوشتہ کہ کمال ہے را در عربی اصطلاح واضح شود۔

مضمون بالا بہت مختصر ہے اور اس میں محدود سے چند ہی اصطلاحات بیان کی گئی ہیں اس لئے چند دوسرے اصطلاحات الفاظ کے مفہوم اور معنی کو علاوہ تصانیف الہی ابدی کی شرح و بیان حافظ سے اتنا کہ کے لکھنا چاہوں۔

اطلاقی شغفہ جمال و جلال الہی را گویند بعد از طلب و تمام مشوق حق را گویند بعد از طلب سجانہ تجارہ امراں روے کہ حق و کس حق و کسے است۔ جمال الہی کمال مشوق است جہت ترغیب و طلب عشق جلال الہی کمال استغنائے مشوق است از عشق عاشق شکل و وجود و ہستی حق را گویند شمال التمزاج حجابات و جلابات را گویند مشوہ اند جلیہ را گویند مگر عزیز و درون مشوق را گویند مر عاشق را گاہ بطریق لطیف و گاہ بطریق قہر بے بضاعتی عاشق مر را غا ہر شوہر قمریت اندراج الہی را گویند ششم خبر صفت قہری را گویند چہنچہ کہ نہ صلح قبول اعمال و عبادات را گویند پردہ موانع را گویند کہ میان عاشق و مشوق بود از لوازم طریق نہ از جہت عاشق نہ از جہت مشوق بود و حجاب موانع را گویند کہ عاشق را از مشوق با زوار و بنوعی از انواع ممالع عاشق نقاب موانع را گویند کہ عاشق را از مشوق با زوارہ حکم ارادت مشوق کہ عاشق را منور استعدا و تجلی ندادہ باشد تا لاج سلب اختیار ساکنے را گویند در جمیع احوال و اعمال ظاہری و باطنی استثنائی تعین و یقینہ الوہیت بود کہ با ہمہ مخلوقات بیستہ است چل تعین تا لغتیت مخلوقات بیگانگی استثنائے عالم الوہیت را گویند گیسو طریق طلب را گویند و یدہ اطلاع الہی را گویند بر جمیع احوال سالک از خبر و شہرہ چشم مست ستر الہی را گویند ہر تعصیرے را کہ از ساکنے در وجود آید طلبیہ عالمی

راگویند ناقوس مقام تفرق را گویند۔ بیت مقصود و مطلوب را گویند و روعے مراتب
 جملیات را گویند شرط مایہ عالم غیب را گویند لب کلام مشفق را گویند لب شیریں
 کلام بے واسطہ را گویند دست صفت قدرت را گویند بازو صفت شیت را گویند
 ساحل صفت قوت را گویند انگشت صفت اطاعت را گویند مصلح قلم و عدوت را
 گویند فراق غیبت را گویند از مقام وعدت بحر ان التفات بغیر را گویند دیوانگی مخلوطی
 عاشق را گویند بندگی مقام تکلیف را گویند خواب فنا۔ اختیار را گویند در افعال
 بشریت مبادی عالم محو را گویند زلف اشارت بر موجودات و تعینات نیز اشارت
 تجلی جلای در مراتب تنزلات و ظهورات و دورانی زلف اشارت بمعوم انحصار آنہا
 کوتاہ کردن زلف رخ قدر سے از نبود کردن بزلف محکم کردن تعینات۔ رخ
 اشارت بذرات الہی است باعتبار ظهور کثرت اسمائی و صفاتی انوعے خط اشارت
 به تعینات عالم ارواح کو اقرب مراتب وجود است نقطہ حال اشارت بوجدت حقیقت
 اصطلاحات الہی بہت باقی رہ گئے۔ طوالت کے خیال سے یہاں مختصر تاہوں۔
 ذیل میں دیوان انیس اشفاق سے سرسری طور پر چند اشارت نقل کئے جاتے
 ہیں تاکہ اہل نظر دیکھیں کہ حضرت مخدوم کلام کس قدر بلند پایہ اور اکابر مشرک کے کلام
 کے ہم پل سے اور ان میں خالق و معارف کس لطیف طریقہ پر بیان کئے گئے ہیں۔
 گر کہ نفسے شہود میسر
 با بار عزیز عموں است
 دور سیران نفس بر آید
 جان و دل و فن گویان است
 عشق بازی نظر کہ بر جان است
 عشق بازی تمام ایمان است
 کیے خشک در بنیسم بزم
 جنوں دو جہاں اگر چه بغیر وخت
 جہاں دگر نام حاصل انیں جہاں جن
 ایمان میان سینہ جاناں میان جان است
 جہد اگر نیست دیگر را وجود
 سرچہ باشد اشارت را در جہیت

کر روح القدس دادہ است پیکر
 سر تا کو جب ہم عشق مست اند
 بروج وجود چہ رویدند
 لے کہ پی سی پے را دیوانہ
 عشق بازی اختیار را نہ بود
 عاشق نہ بود شہرے اخوذ
 فراق آن تبا پوش و کلوار
 مستحوق بہ پیش او خود آمد
 چوں من تو دو صد متر را دوری
 قہریاں انجمال اللہ شائے شہید
 سے صفائی مدارم تا کہ مسلم
 آراب دیگاں کہ دم وضو سے
 تھو تا کہ در صدر حیات است
 گوی من اگر وقتے یای
 تو بفتح بوشس بادہ خوش باش
 اگر تو چند گوی نیک خرابی
 آسے محمد ترا میر فریست
 جوانی عشق در میری فراغت
 میر خلو تے گرا جانے است
 دے باو سے اگر در میر
 تم کہ دو عالم نام او شد

کہ شوق قلبے فاسب جگلی روح
 پیشس زیادہ است اند
 جو نقش نگار پاک شستند
 زلف خود را گویا دیوانہ کرد
 مکر اخوانہ بہد بر سہری نہند
 عشق آمد و ناروار او شد
 قیصس سہی ادا دوتا کرد
 و عشق یک یک قدم نہو
 من جز تو کے و گزندار م
 ابرو اگر از اخوانی نیت فرقتی بزم
 تیمم بود در خاطر کہ دویم
 نمازے جانب آن یا کر کویم
 کشادہ بین انیں اسرار ایم
 بے اسرار معزوع است بزم
 از غیر خدا و سے حسد کن
 مزید در و را رکن وعلے
 راہ حق بے عنایت پیرے
 تو کویشک بودہ کیر گرتے
 ہاں ساعت شمار از رنگانی
 توں دم اشار از رنگانی
 نیک چشک دو صد گونہ بلاکے

اب میں اس مقال کو اپنے ارشاد نخل بجائی ظلیفہ الرعانی امیر المؤمنین الام سلمین
 عدل گستر علم پرورد سلطان العلوم میر عثمان علیجان بہادر خلد اندک مکرم و سلطنتہم فتح شد
 کاتو المسلمین بطل عمیر عمیر و قہام کے از یاد عمر و دولت و اقبال پختہ کر تا ہوں۔
 وَأَخْرَجَهُ عَوَانًا ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

فاکار

حیدرآباد دکن

۱۴ سنوالم المکرم سن۱۳۱۵

دیوان

حضرت قدوة السالکین زبده العارفین
 مخدوم البو فتح ولی الاکبر الصالح خواجه بندہ نواز

سید محمد حسین نیکو پورا

قدس الشکر و التزینہ

امیر العاشقان

المستطیع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صد بے حد و شکر کے بے عدم خالقے را کہ غیور ان از گزیر ک زبان کمال قدرت
خوش نندان گردانید و تخریب از ترجمان کمزرات سر بر برد بر ان کتبوبات نما کرد
فضلا از افضل عجم و کرم جیم قوت انشا قدرت الما تجتبی تا برید صا افضل
فصاحت و شمرح لطائف علم و بلاغت کند موموم و سر کتوم خامر گرد انید
و در لایق فضل اللہ یوقوت من قیتا و نظم

آدم ازو سنده بموقف عرض برده شریف جان فی الارض
یافتند از روش طویل صفا گشته مخصوص الذی و کتا
وصولات طلیبات بر گل بوستان اویت جواج حکم و سر و گلستان تک لایق کتانت
ما کتویق کتانت شهباز ولایت بلاغ و شهور افضل کتانت تراغ کتانت کتانت
متصور و قلبین جامی تربیت کیم معرفت او معروف است و طاووس لایق کتانت
بال عنایت او مخصوص کتانت

بلال جیش طبل و امام او اویس بن بندہ نام او
از احسان او کعبه راجع باب زینب کثیره یا قتیله زفر موم آب
بلبلان صدیق اسلام نمائے محمدی بلند او از کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت

ہیں

یوم و شان سما بد صنام کتانت مخالف این رنگ اندک صفا کتانت کتانت کتانت
ہر را شورا خلاص است در دیوان عشق بر کتانت طغرای اجویغ جمنون کتانت
بعد تو حیدر احد و تجمید احمد کتانت شیخ خود کتانت غور اس دیارے معرفت و سیاح صحول حد
پیشوا کتانت طغان فرور کتانت ناک رہ ناکتانت تیر افلاک باو شاکتانت کتانت کتانت
فرور از مساحت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت
اسلام جامتے حسن انکھا احسنۃ از طیب طا قدم او یافتہ است و کتانت
فان فیض انھا مہا کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت
صحیح از کتانت و کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت
خداوند کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت
رکتہ اللہ المین بخار العارین بخار الوصلین شیخ صدر الملتہ والدین الیوم یوسف ابی
سوراز عاشقان سرور سید محمد کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت

نہا کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت
ایقہ اللہ متکنا علی سریر السرخ من یسقم یومر النشور ہا مامت الشمس
بازغتہ و الطلم طالعہ

عرض میدار و جاج این عزیز و موافق این سفید کتانت روزی مخدوم زاد و بیخ
بر جاہ و درواری نبوت سر و بنات فوت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت
پیشوای اہل علم و تحقیق متقداری اہل کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت
سردان دینی کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت کتانت
و بنا بر جہل تہذیب کتانت

شرف ذات او میں نہیں است کہ عمل خدا کے را بندہ است
بند و راطلب فرمود بر موجب قرآن شبتا تہذیب و سہادت خدمت و ریا تہذیب شاکت

سورہ اشفاق نرسرار

بسجاہ

بجواب منظم که از سر سن زبان مخدوم جهانیاں سرور سید محمد گیسو در از تو عالمیاں شد
 گشته چوں گل در اوراق فراخ می باید در دایمیلان سخن ساز طوطیاں شعر پر از سخن
 طایریم غنایه این تمامه تر غم کردند سر بر زمین اطاعت سووم اباجر و وسطا که بخدمت
 جلال الطاهر جانم و غراب خیال نقل بر بر انداخت از آنکه در هر روزی مرال ظاهر
 را نظر سے دابل باطن را فکر سے و هم طیارا عبرت و نصیحا از آنست که تو اندویش بر کم
 اشادت فرزند نظم و قصائد شعر کرد آورده مجموعاً زخته ایس لالعشاق
 نام نماده امدا اسم بر وفق مسی باشد اللهم اجعل محبوبانی قلوب المومنین بحق
 شیخی و جعل رسول رب العالمین

توحيد و نعمت و مناقب صواب کرام رضوان المدغم
 تعالی الله عن قیل و قال
 قریب ذاته من کل شیء
 بعید ذاته ایضاً و لکن
 تنزه عن مکان حال منه
 صلوة و السلاوة علی رسول
 کنه و احوال بر و رفت
 علی صحابه شست یلید عبد
 صدق صادق و صلیق مند
 ابو حفص هو الفاروق حقاً
 و ذوالنورین عثمان ابن عفان
 و رابعه علی زوج زهرا
 هو الهادی هو الداعی هو الشاه
 هو الغمرا الهمام لاهل زهد
 له الخفة قباله و هو الزوال

فیه

والی

حی

منہ جات باری تبارک تبارک
 اے خداوند سے کہ از جوش جہاں بود
 اے خداوند سے کہ او را نشا ظہور از بود
 اے خداوند سے کہ او را ت عالم محط
 اے خداوند سے کہ او مشا اوقات تو
 اے خداوند سے کہ خود را خود تو اظہار تو
 اے خداوند سے کہ جو ت نیست فرعون تو
 اے خداوند سے کہ غیرے از غیرت برکت
 اے خداوند سے کہ یمن یمن یمن یمن
 اے خداوند سے کہ تو از مثل ما

وی ہر او صف تو انگفت تر سا و ہر بود
 فی منہا قصص حضرت شیخ نصیر الدین محمد قاسم اللہ سے العزیز
 دل و جانم فدای آں جواں باد
 مبارک طلعت میمون صبا ہے
 غلام و پاکر سب گوں لے شو
 نشست بودہ ام مخمور و غمگین
 چہ پیغم ناگہاں از روز و رآ مد
 برفت اندوہ و غم حکمہ کی بار
 تہرا آں آفرین بر جان عاشق
 اگر کشید بر کج نشا دور دل
 و گدرد فنا تھا وہ جسک آید

مشائخ را کف خدمت تو صغ
 نخواستی در خمی نخواستی در عشق و در شے
 خوشی در خمی نخواستی در عشق
 شد است برین صند را این صو
 نصیر الحق او را کرد ارشاد
 رولیف الف
 چشم اور نخواستی در او را
 حجب ما کہ خانہ ویراں کند
 زینہونی وصل ہم مشتوق کرد
 حسن او عالم گرفت است ہم آرا
 خواہم از جو تو عالم پیش خلق
 من نخواستی دل بہ دل بندے دم
 حسن تو مجبور صیب دار در مرا

در روزے خوب ویاں ستر نہانت پیدا
 جام سفال خوشبندہ پر کن چہ درد و صافست
 در حسن باغ و دستان در لال و گلستان
 در حسن گلستان میں از جیب تاباں
 مردم تبا کہ دیدم زخمے نمود سبب کن
 بیا غرا کستم کہ نہال عشق باز سے
 ابو الفتح و ستانی کو از ازانست پیدا

دوست تان می در بند پند مرا
 پیر گیتی و عشق می بازی سے
 من بخون عشق بازی کا تم
 من کا آزاد فرماز تم
 خان و بان و لم پریشیاں شد
 گریہ و آہ صیبت هر نفسی
 سوزش شمع گریخ زلف روزدم
 آتش عشق آبرویم ز سخت
 آہ عشق گرم تر کجند

پرو بات گر محمد ہو سخت

من سوخته دل مراحب گرا
 از دست تو اے جوان نو کام
 گیتی ز بروز آتش آب ا
 ثابت قدمی تو ای یار
 بوسه زدمش بخصه کا زید
 دارم ہوسے کو اند کے تو
 ویدم سنگ و پا ساں کر
 بہ خرام ہم ہیں تو مرداں را
 اندزد و دوست و کر را

دارد دل من زمین مطلق را
 له حضرت سید عالم و را از این خال را تا باغ ۴۹ رمضان نشسته در روز و شب تو فرزند گد گد بر تو خیمیم زوی اللہ
 رقم فرزند گد گد بر تو خیمیم زوی اللہ

باری کہ نہیں وہ ام ہیں تن
 آنکہ وہ دل شرارہ بر فاسست
 از دیدن خوب توبہ حاشا
 بے روی کے است آن جن از مز
 تھے لعل بخت ای کیست
 آن چند و سریں کہ وید بایست
 بوالفتح ز سخت حسام ترمانہ
 باریں کہ خواب و زار و خستہ است
 دل بنگی است جان مارا
 ہر کس بہ تھے گرفتہ
 شفتا کے دوست بفرما
 ابی کہ بی چہرہ از آنست
 من سبک عشق را چو گویم
 فریاد دست قسمت ہر بار
 سوچو تو دور غریب مینا
 از فضل خدا مر است شوق
 زان سوچو پایش مہدی
 بوالفتح مر است شرارہ
 لعل سگول خراب کہ در مرا
 غرض ما خوشی و مٹی بس
 ہر کے را خدا نصیب کر د
 من دانم و دل کب دا گرا
 ہفت آنکہ از ان پراز سقر ا
 من دارم ہر طرف نظر ا
 در کیش کہ وہ ام ہی گدرا
 افزونتر ہم و موخت جگرا
 چہسرت دوست در کرا
 کہ وہ است اگر چہ بس بغرا
 دار و دل من از این جگرا
 باخا گیسو سے تو یارا
 مارا پس جسہ تو سورا
 از لعل جانت بخش مارا
 جیراست ز نقش تو نگار
 کا ویت و خہرت نگار
 ای استگر کار روز نگار
 در باغ نیست و در صحا
 زودیدم صورت خدرا

شیر کہ

پیش نشانت کہ ہوا

استاد

دانیال

زان روئے ہدیہ

بہ روز و شب ہم ز کایا بچہ مستی بر تو فرزند

یک کرشمه که آن بستم کرد
 تو محمد چرا ضعیف شدی
 غم آن که برین بخورد
 عشق بازی کند و چهل را
 هر که از جور یاری نالد
 غمزه افکش و عدو که در غم زیزی
 هر که غم بے ندید و عشق نیاخت
 عمر که چه هزار سال شود
 غم در میان رخ و زلف است
 مست در بر گرفت جان را

ندید بله را

۱ - محمد تو عشق بازی

من ندیمم درم هر دو نے فغان را

امم کسیر تو نگارا
 در یاب ز لطف خویش ابارا

گذارد بدرد و غم بستم
 سپار بدست جبارا

یعنی که دروا بود شسته من
 از جرح و جف کشی گذارا

رخم از آن در چشم بجا
 اکمل ز که جو یی شفا را

عمر از چه در آن است سخن
 زان جودشند خلاص ابارا

بواج غمی است ز توئی
 یاری ز کند که وفلا

تو مست بر عشق را چه گوئی

غاریست غریبست نگارا

نشانی ده خانه سارا
 به از صد مخزن اسارا ابارا

مبارک بادا به جمع خرابات
 شهود و ذوق من کس تی شارا

نشانی ده خانه سارا
 مبارک بادا به جمع خرابات

تو غالی ذوق وستی را چو گوئی
 تویی سلطان شهر خوریویان
 شمارا جنت الفکر کس مانی
 محمد و عشق جز تو کس نیست
 نمی باز خویاں جز جفا
 کدوشی دمب دم جام جفا را
 گمرا زمرغی شکست است بال شپه
 کجا باشد هوا سائے آن هوا
 کشیده دام او از آن میرفت
 زهر سحر و دال گفت دعا
 اگر تو ز عشق را سبب از می
 ضرورت بر غم می اندیشه دفا
 کجا بر روی او نیست کجما
 از دو دیدم هم رنج و بلا
 مرا شاد نمی بخش کنایه
 مرا سطر بنی ساز نو ابارا
 بدرد در جسد را ساختن
 اگر چه وصل تو ندید صفا ابارا
 ز درد عشق در مانے جستم
 بر لے آن نیستم تا کجا ابارا
 هر کس یک زبان ابارا بنویز
 که در عشق را سبب دود ابارا
 ز لطف و دوستی در شام زبای
 بر آید تا زبان من و صفا ابارا

بلایه درد

محمد گرد و چشم بی بازی

ز رخ عشق یابی بس شفا ابارا

اگر ز لطف تویی کس بر ترا
 لعل لب تو کس در کرم ابارا

از لعل تو قطر چکبک
 در جش از آن شدند غم ابارا

از کسین و دل گذشت یاب
 پر گشت از آن بلے شکم ابارا

و افسد که کشیم از تو فاسل
 بر بار زنت ز کشیم دم ابارا

سل و کد بکرم ابارا

ای اہل یک لمحہ صبر کن
 بت پرستے مشرکے بھوں نے
 شاد باش اے مجلسِ روحانیں
 مردان سے راہِ پیا الہی کشد
 خوب راویدین ندانند مر کے
 بیخوائے عشق بازاں نہیں اس
 عشق باز کے کہیں درِ احتفا
 شیر اندوہ و درد اور مرا
 ہم کہاں خاطر است شاد و را
 سبق تسلیم یاد و اور مرا
 اورم از پل چپ ز اور مرا
 شیشہ سے ز دست تمام را
 دل بواج ہبسم بریں کی بود
 راسببم ہرچہ دوست اور مرا
 اے گلے رخت برودہ رونق قمر را
 رشک لب تو آرزو کے جان و دل تا
 گزشتہ کنی دل زختم زلف پر لیکا
 پروانہ صفت جاں بسببم خرم و خفا
 رکشن شہوت سوز دل عاشق کیس
 نائل مشوا از سوز دل سوختہ باب
 یاد آوری از دیوے گریاں محمد

ساقی بخواب آلودہ ام غراب کن پاؤ
 گر برستے عاشق شدی بنیادیوں را کن خزا
 عاشق خزاے گشتہ ام شد خاطر موم صفت
 یارب چہ چیز است آں عدد و دعویٰ صلائی
 شب لمبم با محرمے گویم حدیث زلف تو
 در خواب دیدم گوئیما جہد تو بر خودی کشم
 مرغ حوا اور نفس اخفتا دہ بے دانہ
 ای قصد برایش گیزا سر حجب در انا نازند
 بواج سببندی ہی از غیرت شمع رخاں
 کل شاہلان اور سوزند ز پروردان را
 زو فونے نو شکا لے دل با
 اہل کیے شاکے جا پوش و کلاہ
 ام آدہ ہم جاں خد سے آدوہ ام
 سببیم گم کردہ پرورد غم
 می باز در اس گذر و م
 گزست است اسیر بر اس
 بہرچہ زود است و زختم
 غمرا نند او از اس تدم
 در سجدہ نند با نف و غم
 بواج حدیث عشق بر غماں
 دو کار بار ہم شلم
 شاید زمستی گم گزست است نا بیگلازا
 وانگا آہ اداں سخن سمورہ ہیخہ نذرا
 اکھنل غماندہ است چارے مسکن کنوم ولید را
 درخا ز مسجد ساختہ است و رکوعیہ تجا ز را
 شبلیہاں بیجاں بیجاں پائیں نذرا نذرا
 بودم پریشان خاطرے باشخصیہ یوزرا
 بے واد کا فتا دہ بے مغزواں کی ازرا
 شاہی خلاصی سید بوجہ پ ر ہبت نازرا
 بواج سببندی ہی از غیرت شمع رخاں
 کل شاہلان اور سوزند ز پروردان را
 زو فونے نو شکا لے دل با
 اہل کیے شاکے جا پوش و کلاہ
 ام آدہ ہم جاں خد سے آدوہ ام

تغزین

تباہش
نشاہت خلاصی ہم در پیچہ
پہا نرا
ل سوزند

کلدار
آدم

ای اہل یک لمحہ صبر کن
 بت پرستے مشرکے بھوں نے
 شاد باش اے مجلسِ روحانیں
 مردان سے راہِ پیا الہی کشد
 خوب راویدین ندانند مر کے
 بیخوائے عشق بازاں نہیں اس
 عشق باز کے کہیں درِ احتفا
 شیر اندوہ و درد اور مرا
 ہم کہاں خاطر است شاد و را
 سبق تسلیم یاد و اور مرا
 اورم از پل چپ ز اور مرا
 شیشہ سے ز دست تمام را
 دل بواج ہبسم بریں کی بود
 راسببم ہرچہ دوست اور مرا
 اے گلے رخت برودہ رونق قمر را
 رشک لب تو آرزو کے جان و دل تا
 گزشتہ کنی دل زختم زلف پر لیکا
 پروانہ صفت جاں بسببم خرم و خفا
 رکشن شہوت سوز دل عاشق کیس
 نائل مشوا از سوز دل سوختہ باب
 یاد آوری از دیوے گریاں محمد

زغبان هر چه می آید محسوس
 سرشت شان هم از من و ننگ است
 وفا کے کن بوعده یا خلاصے
 نظر بر چشم مست فرض میں است
 اشارت بوسه نشانی چو ناز است
 توکان رحمتی خوش وقت و اهل
 مبارکباد و مجنون را کوسیبانی
 خوش آن مرغے که در دام تو تالو
 بدست خویش کشش و عده که دی

مهدرا جز این خوب نیست مطلوب

چشمم سیار است که ز یکدشتراب
 ابوسه خاکستیم تو دوشے ہی زنی
 توفنده دوزاب زنی نغمه سازا
 بر گویا چو بگذری اے دوست کہاں
 لعل تو شہد خاص و صل تو عین می
 میکن عشق را فی چو کا ندر اس
 از غمزه شش برس که غمی است یاز او
 ترسم که خلق از پریشان شود چو من

بواغ را گوئی جز در وصف دلت

الحق که نیست بهتر از این و اگر خطاب

ذوب

من

درد

روایف باب

هر کسی را در ازل شد قسمت رخ و طرب
 ملائکه را اسما ذوقه باشد از رنج و بلا
 سرور اما سر فرازی همچو طوبی باشد
 آرزوی دلشستم در سر که عمر یک با
 لاف احیاء امانت چشم و لاش می کنند
 عشق آنکس است تو حسیب را تعلیم کرد
 ای مظهر بلا کے از رکشش آمد ترا

گردے از تو بر آید ز غمی از شرط ادب

اے خدا یا خاند خوبان خراب
 خوش بودم خرابے که باشد پر خا
 خاکستم گر از بانبت بوسه
 بر لبش بودم گمان آب یک
 لعل گمان تارے که ہم اجموعی است
 فی تو از زنده با غم یک نفس
 ز آتش چو ابراج تو من خوشتم
 بر سرین و صوب تو دوستی زدم
 و عده شستن که و سینف کرده
 لعل آب و دهن آینه است
 ای مخلص عشق را مداح باش

مصلحت میکنی که با خود
 مصلحت میکنی ز بر لب بوی بایت

تاب

کرده

مدح او سیکو که هر فصله و باب

ترا بچکانگان معصوم و مرضی
 صباح الخیر روئے مہر افروز
 ترا در سر جو ہارے بادشاہی
 وضوئے عاشقان آداب خون
 گناہ آستانہ ایان آشنا نیست
 مسارا الخیر جو شیب نامیست
 مرا ہم آغوش رسن گلگلیست
 تے را سجدہ در دعویٰ خدایست
 مٹھیا عاشقی بہبودہ کارےست
 و لے آفت در بطن لوم و تائیت
 این گاہ نوبی لب لایان است
 ایام وصال لب ران است
 این روز حضور و کشتان است
 این شوق نشان آستان است
 با یاری نیر عمران است
 جان و دل و تن گویان است
 یک بوسہ حیات جاودان است
 از عمل لبش ہاں جہان است
 میل تو سوئے تہاں بان است
 این سرورہ و موزن چنجان است
 ہم جان و سر تو کایں گمان است
 این شیمہ توست بیوفائی
 بواج کسیر جاودان است
 اے محمد عاشقی کار تائیت
 کیست کو عاشق زشت بر لے تو
 زانکہ در درو رخ و غم یاز تائیت
 وانگہے در کوئے تو خارا تائیت

رودیف تا

بارگرت بود نخت از نیست
 بار اگر بود در نخت از نیست
 مردنہ نامہ دل خوں
 ہر کز نہ سے خود زندہ سستی چشید
 ہر کز کشتیے با سرور تے نخت
 شہ گور نخت نزل ویرانہ گو
 چونکہ در روز خانی نخت از نیست

نہر کے منزل پر لید

گور و کنا جو ہی بار است
 پس انگہ تائیت ازین و القار
 کیے واسے کسک طلقہ دار
 چہ بادہ است انکو قسط کست کلاست
 لامت در مدنی شکر کلاست
 کہ در کوئی جوانے نگلاست
 بحق الحق ابوالفتح آسچو گوید

پیر

پیر

مٹھیا جو احمد حق گزار است
 بلائے نخت بہر غف نختائیت
 و قنای شد ہر یک تن تائیت
 کیے کشت باسن وای کجائیت
 کین رقصے زوائے خود نختائیت

کے شہر بیکان کا گناہ

رخش سرخ و سپید است تپلارا
کویں شیو پچندیں سال کر دہت

الو پختا ترانا سے بندہ است

گر سر سے ترانا مال کر دہت

مرا آجاں بود در تن مجال است
کہ گویم جز تو سے را ہم مجال است

اگر کاتی تو خراہی بو مارا
بہ بادا کہ سے خوردن طلال است

و گریارے ہرست خوشیں میدا
ترا تقوی در صبرت دل است

نباست عشق بازی را نشانے
مگر کہ ترک جاہ و بدل مال است

نخواہم پرودہ پرودے تو ہرگز
صیانت ایک انجمن مال است

بتا باطل عمل و عشق بازی
کمال اندکمال اندکمال است

ترا ہر روز بر سرے تو نوشت
کمال اندکمال اندکمال است

مرا ہر روز نزل ارتحال است
مرا ہر روز نزل ارتحال است

پرودے خوب دیدن اعتبارت
زینف با رکتین کار و باریت

نظر پرودے خواب نیست نہی
سخن در بوسہ و جنیک ناکریت

قدو بالائے او سر و در دست است
سر میں وجہ بر کہ شدتہ اکریت

مہوار نفس عاشق ماکش لبتہ
بلائے او خیال وصل لبتہ

دردن شیشہ رنگ آمیزیت
گر بروج دل نقش نگاریت

جہاں در ذوق کستی و تمت
دل مسکین گرفتار نگاریت

مسلمانان مرا خیر یا خیر یا
انساں بد نغھے خود میں شہوریت

تومی نازی جمال و جاہ و غلبی
مرا در فقر و خاری افتخاریت

مچھیرا شدہ در عشق بازی
مچھیرا شدہ در عشق بازی

کہ او را عشق بازی اعتبارت
کہ او را عشق بازی اعتبارت

رسم حافظ و صفا داری بود
جز میں حور و جفا تو نیست

بر زمین جان سر بیدل نہیں
باشد ہی ہم داغ انکا تو نیست

آں رقیب بد گریہ گرید مرا
بارگرو از در پر و بار تو نیست

ای مچھو آہ و نالہ از کجاست

در دمندی چکس بار تو نیست

در دیدہ بجائے خواب آب است
دیدہ پیے و نیش تباہ است

گر نسبت شراب و ذوق کستی
نزدول من جہاں خراب است

ممنوق چشتم جانے دید
بر عاشق بیدل این خراب است

گر ترک مراد زلف خطا شد
بارکوش قوی ہر صواب است

گلگون مرا چشم غم غم شد
آں قطو کہ کج گلاگ است

و شنام نہ و بزین قفا کے
جاں سہرت ترا خواب است

بول قلم تراست نام عاشق

ہم یک مہلا خطاب است

قدح ساتی جو الالال کر دست
بمچھے من ز لطف قبال کر دست

سوار سمت من در یک قلابے
پہن من مہراں و وصل مال کر دست

زود او میرک تنیخہ کشیدہ
دل و جان پیش تمہاں کر دست

بشارت میدہد یک ایر بخونم
کہ ریز و بازیکو فال کر دست

خطاب عشق شد او را کلم
کہ بدل نفس و جاہ و مال کر دست

خیال سلس ادور و ہم کینہت
زبان با قلاں رالال کر دست

پریشاں کہ زلف غم غم
مچھو راقب اہاں کر دست

جہاں من جمال اللہ رویش
جہاں او حدیث اہمال کر دست

باشد یہ

را

مشق بازی خطی کہ بیان است
 سرین زیر پائے بار من است
 یارا را درگ مسشتاے نصیت
 مردان دیدہ اندو چشم
 قدابس بلند حسب دراز
 اچھ سمد ترا مسب اک باو

دل و جان دتن تو جان است
 چہ پندت وصال است اکھیزا ہونے
 ز صاحب حال و دانکہ اورا نیر کے
 خوشی دل را خرنیدیاں کی ہم لائے
 اطاعت را نگر کردن و شطے محلے
 زسل شکرین تو کے بوسہ محلے
 نگار خوب میگوی سے اراخیلے
 نشانی من نمی نیم و لکین قیونے
 میان عاشقان تو مرا اجرا ہے
 سلم دعوی عشقت ناست خرمجھ را
 کہ تک جاہ خود کو کہے ہمزلے

آں بار نیست کہ از فی نگار نیست
 ہر تیر و غمزہ کو طرف چشم او کشود
 اتقا تا صلیق ا حسب او مرا
 اندو گیس سپرانی کہ یہ نہ بہر حیثیت
 آں را کہ دوست دارم او در کناست

دمن

۵

آخٹا ہے

بلوغ را چہ پر سیا مالش پگوشد
 او پر گشت و در حرف اسے نو
 بسیار دل طلبیدہ و سہم طرف دیدہ
 حاصل بجز نگا پور و درونگار نیست

شہر نداشت کہ درد فنا نہ از نیست
 اود نہ فوشد مگر آن سونستہ در بند
 ہیبت اگر علم بربت تا در کبر شد
 درد کو در ماں نمود سوز بہا زد شد
 دل کہ درد چاشنی سوز دل اقوت
 من ہمہ شب نختہ ام ایرم اور کسار
 خواجه بخواہد شمع را کو کہ سلام علیک
 صبح قیامت دمید غنچ بصورت آدہ
 سید کیو و راز شد سخن تو بلند
 کو تکیں چوں کے محرم اسرار نیست

شراب لعل میں شیریں شہر نیست
 چہ جا کے طمنہ عاشق بہت لارا
 سوائے بوسہ کہ دم او بندہ و دش
 چو ترک غمزہ تیرے بر خطا کرد
 زبانش را بچو شہدیم لہا بسش
 چو حرف عشق خواندم گشت مرقوم
 مھو را کہ کتاب عشق با نیست

بہت درد ہونے

خود

یاریا عشق باز کیے تحفہ بشنوید
 اسرار در عشق ابوالفتح پارس
 مع و علم بدام محبت امیر شد

شراب عشق را عملی پیاست
 سرزلفت که دام صید دلهاست
 کبیل و میدانے بر لب
 تو در عشق و خوشی احسن انصاف
 ترا بس نہیں ماکس عداوت
 بلائے من درین پیری و گریخت
 محمد پریش رعیش میں است

گر دواہ حق قرآن است
 جز بدم و یاد کا سیب او
 وہ دین سوسے یعنی غیب
 جز بدم و یاد کا سیب او
 مع دل من بدام شخصے است
 ہم سر بلب پارسا مال است
 جو الفتح بفتح وقت خوشیاش
 گر دواہ حق قرآن است

لب لعلت شراب بے لالت

۵۰ - برود و کشت نیست و نیم آذی قدہ ستم بر سر زورہ شد

۵۱ - ہر دوزخ بختیم ہم دی الحوش ستم بر تقیر راداد

مستوفی من ز نسل آدم نیست
 روح الکس است روح رویت
 در وصف چگونگی و چونی
 خال و لب او شب است و روز
 شادی ز پس غم است غم از پیش
 مارا ہم غم است و شادی نیست
 اس بواجق شاد باش و غم

مستوفی من ز نسل آدم نیست
 کشت جدا دوام جو نیست
 درخ تابش شمع ہر افروز
 کما غرق دریاے محبت
 چہ دم میدی ای غم چو زام
 نظر کردن بخواب دین سعدی است
 اگر سعدیت کے چشم ہائے
 سیر اللہ محمورہ نہایت

گونی کہ آفتاب ز مشرق برآمدہ است
 من و فریب و تکلیک آمدہ است
 آئندہ نازنین است خلقش کرمہ است
 از ما در ازل ہم کرد کہ آمدہ است
 با در سوز برون شکل ترا آمدہ است
 الا کہ زاوہ بود کہ از خا آمدہ است

۵۰ - برود و کشت نیست و نیم آذی قدہ ستم بر سر زورہ شد

۵۱ - ہر دوزخ بختیم ہم دی الحوش ستم بر تقیر راداد

حکایت امر و شتاب حسن الوجه
 جہاں تا ہو غمباں نہیں نہ بوند
 نباشد سرو زان حسن رختار
 بسے خور پوری دیوانہ تو
 وسے بے توحیاتے کا شل لبت
 ترا علی کہ رو سے یار نہ نمود
 شے باا رو سے خوش نمودم
 محمد بودہ ام درد و فاقہ حالت

مرا عاشق بازی عشق بازیست
 جہاں عشق مارا بست لاکرو
 اگر بارود دریاں بہت کالے
 ز عاشق گریہ و محبت تو اسف
 فدائے یک نظر مرد و جہاں باز
 کنار و بوسہ عاشق را بوسنت
 لب تو با ہم آلودہ گشتند
 حدیث عشق کا کس را بہ نسبت
 محمد عشق کا کس را بہ نسبت
 محمد عشق بازی بے نیازست

میکوں لب مرا صفا نیست
 گزینخ زندہ حلال را بست
 ای ترک ز غمزہ تیر بر شس
 حضرت اکبر تہنی ابرو خال را در جہاں حکم در فتنہ در زلف نیست
 سید عرف است ترا خطا نیست
 در دم تو ہم مرا و نیست
 ایں باغ عزیزا و فانیست
 چو عمل بولی و فخر از نیست
 نگارا نیست غم جانم از نیست
 دگر بہت غم نیست یارین گداز
 بہاں غمزہ کہ غمانی غاز نیست
 ز مستو تیر کبر فرار نیست
 حقیقت دال کہ ایں عشق جہاز
 چو باشد وصل جہاں ایچ بازیست
 نہ با جہاں و وصلت کار بازیست

عشق آمد عقل رفت بریت
 فریادانان جوان خود کام
 سن عاشق و مبت لالے یوم
 تو وعدہ کن خلافت میباز
 آں بہ سیر بہن وجود در بر
 بوالعجب اگر تو عشق بازی
 در نزد حریف جزو غایبست

لب میگیں او چنانہ است
 شکستہ خاطرے دارم حوا
 خیال زلف در شب آ آریک
 سرفرازی پوی بازی برین
 نباشد سرو را ہرگز گل و بار
 اگر عشاق را دانی نوائے
 بہر جا کہ لطیف و خفیلست
 محمد عاشق و دیوانہ است

دل و دین در خیال آن جانے است
 گر دوش چشم او ایں و پیر آمد
 در دین غایب رخسار بہ نشین
 اگر غمزہ کشش ترک نیست غوریز
 کہ از ہر وہ کہ رویت تیز ہمیند
 لہلہ ابرو اں و دیدم بنشائے
 کوز تاراج شدہ جا رکھ لکت
 کہ ہر خط شغلے تاوانے است
 کہ از اندوہ و غم و آلاہ است
 لب میگوشتن را تیر زانے است
 کہ شکانا و کسا مدار کمانے است
 کہ قمر صمد بد ز نودش نیم نائے است

بیکے لڑیک

بے پر فلک را بود تو لبید
 ز گیتی چون تو فرزندانے زاد است
 شکل جلال او شکل بلائے
 کو پاتے دل کے زو کم شاد است
 خنوم از دل ترا کس دوست دار
 خشم از چشم تو کسین و داواست
 زبان من چسب شیرین زبانت
 ہمیشہ نام تو در گفتم و یاد است
 گویوشت نام ای فرشتائے
 کہ عاشق را از بر خوش تعبیا است
 پناہ کو میری چون گیسوم
 کہ تکیہ دوست برے اٹھا است
 بخل مرد قد سے راست تھیں
 بلند است او کہا سے اتنا است
 ابو الفیاض عشق می باز
 گبرداں مہر بر تو عتق است

ترجمی دوست دار

مکھورا ز تو سے آرزو سے

گر مینی کہ سہر در ہسا وہ است

مرا نظر سے بریاں جلاں است
 کو چشم دل است و عین جان است
 لعل لب او دوسے کمی م
 آراکب عیونہ خوش نشان است
 شیریں سخنے است آن جوان
 گل گئی شکر بیت پر زبان است
 از شہد و شکر کہ بادہ سا زند
 از لعل لبش ہمیں چکاں است

فلطیان چشم او نظر کن

مٹھوئے سست تو ان است

ہر کہ جانش زیت جانان است
 ہر کہ بادہ خور و دستاں نیست
 عشق از ہی جو خوبے خوش گیت
 یکین ای کیسہ لعل آساں نیست
 عشق بر خال و خند زہب دین است
 ہر کہ عشق نیست ایماں نیست
 دنیا بد چسبیم عشق کے
 آہ کہ بیرون ز خوش خوشیاں نیست
 کو کہ تن را چسبیم چو چکاں
 جو کہ شتاق زخم چو چکاں نیست

خط

تھیں اس مرد و لب بر ہم نہا ہ
 شدہ بے شک گمانے وہ گمانے
 لب و دندان کاں ز خساہ آو
 گواہی مید کہ کز حق نشاںے است
 مٹھو پند وہ بے الفسح خود را
 خدا را در نہاں پیدا جانے است
 محبوب دارم از ہی مردم کہ گویند
 کہ در چشم تباں سر نہاںے است
 سخن سخن ویدیم آست کارا
 کہ مرد چشم من عین فلاںے است

مرا یں جہاں کاںے نامذہ است
 خواب است نثر طار نامذہ است
 ہر ما علم گر گشتا است در و دا مذہ
 جوائے سست و بخوارے نامذہ است
 از ہی رحمت کہ رہ جانم گرفت
 دلہ را مونس دیاںے نامذہ است
 نہیتی خوب و باں را وںے
 بجز یارے جھا کہے نامذہ است
 درخت خوش و سے از رخ آقا
 در ہیں گلہن بجز خارے نامذہ است
 نمی کار بند خرف را منی لہا
 بجز خار خنک باںے نامذہ است
 نہیتی شاد ہی در و ف و در جنگ
 رباب شکر آراںے نامذہ است
 جہاںے خفتہ اندر و خواہ خفت
 دے نہیار ویدیاںے نامذہ است
 دکان و عورت و ارشاد ہر بند
 ضرورت شدہ خیزیاںے نامذہ است
 بجز وضع و دروغ و اقرا نیست
 بلے و نیار و دین داںے نامذہ است
 در ہیں طلست سرا و شمن چہیں شد
 مٹھو یکسہ کج کاںے نامذہ است
 ابو الفیاض عالم سفہ کن
 دمیدہ است صبح آساںے نامذہ است
 الایسو و را را اطل و عر ضے
 جہاں را نامذہ است آںے نامذہ است

دراں تنگ اوراںے کشادہ است
 کہ ہر لفظ شکر پایے قنادہ است

گر گزردہ

شکر

تا دینے

لفتی پیر گشتی و شرمے غمی کنی
 جو عاشق رومے خوب ترانج کار نیست
 سرور ہمارا سرافراز نیست
 گر بخوام بوسہ از تو بدہ
 این جہاں را سرسبز دیدم گول
 گرز مہری و وفا بوسے زدی
 جب خدا گز نیست دیگر را وجود
 عشق گز عین وجود با بود
 گزرا با پار خود شد اتحاد
 لب لبک و دم تنک ترس یک
 قل محمد لا یجوز بانہ نیست
 ہر کہ آمد پید شمت مست رفت
 دل کہ بت رویاں زمین بر بود
 ہر کجا سرورے پرستانی پرست
 دل مرا صید و دگر گیش شد
 شب خیال وصل او آمد رواں
 ہر چہ جز تو بودا دل شمت رفت
 دولت عشق را از واسے نیست
 عشق را کشہ ویا نظیر مدال
 عشق ہم خوشی خوشی را زادت
 عشق را در غم و غماںے نیست
 صدق و بکر و خلائے نیست

نیکیاں رحمت خدا ستند
 لعل چشم کبیلے داں
 نیست کس را بریاں کبیل
 بو کمن و کمن پیش جان کم
 این سرین لبند و جہد و راز
 جہدا و بر سرین چو ابر است
 درد و درد بہ ترا جہد درد
 گر چہ پیری از عشق تو کہ کن
 ای خوشاں مراد کہ گدی کرد
 آسکہ بے منقش تو اں آسود
 ای محمد بر عشق مہر
 وصل اجالے کاساں نیست
 بے درد و سوز عشق ترا اعتبار نیست
 با درد و سوز هست و لم را مو نیست
 از لذت وصال نصیب اگر کہ سید
 مر تو ما بار کہ جان و جہاں باشت
 کشمیر و یا گل کہ سخاں نشان دہند
 "اچن ہجو کس رو کے سز سہ ازے
 گر بوسہ ہی نہا است چہ کم شود
 بر سن خوشی کشیں سنا زای جو ان من
 در وصف جہدا و چہ زبان کلمہ و راز
 باب رحمت کشا و در بیان نیست
 بر میل است غلاق مہماں نیست
 ہم گدا و پست نیست بجان نیست
 چکنم و دست را چنہ ان نیست
 جز کہ ابر کیا و کوساں نیست
 طو را بر پشت دہ پریشان نیست
 ہنچ گونہ سب دریاں نیست
 منکر عشق جز کہ اداں نیست
 آخر الامرا اداں شہاں نیست
 جز میں رومے خوشی باں نیست

آجی اپنی تہ پخت

سپاہ بنیال

غریبیاں

جز کہ بیان

مالے را دل بند از غم زہ
 این سخن تیرا نکا نے دیگر بہت
 با گرو ہے شد محمد خوب دید
 کمال خیزاں را نشانے دیگر است
 صد پادہ نے شد کہ اندوخت
 این آتش غم کو کہ فروخت
 دل را آتش در دوشین سوخت
 مجھن و ذہباں اگر پھونچوخت
 اس شہود و شکل را کہ اندوخت
 لب خندہ کہ زنت کہ سوخت
 جانے کہ ز عشق از با شدہ
 بلوغ گلے است کہ سوخت
 شمار بہ عشق در میان نہ نیست
 بود جائے یکے جعدے و را نہ
 سر و عشق را چون قول اشفاق
 در بیج آید کہ خوبے بہت سنا نا
 ضرورت میوم رسوا بہت
 بود تھے کہ در عالم برافروخت
 نہ ہے جعدے کہ دار شسوام
 دو تہ طرہ ز مسل و یکدست
 مراد یہ شدہ نہ ان چشم غلط
 کے از جویا رخویش نا لہ
 کہ اورا جائے و پیمانہ نیست
 کہ اورا عاشقی دیوانہ نیست
 نوے نیست ہم فرغانہ نیست
 چرامرغ و لہ را دانہ نیست
 خرابیاں پارہ دیگر پانہ نیست
 کہ پھر نوحسن پیرانہ نیست
 کز ان را فنا ز خالیانہ نیست
 نے نہ بود کہ نوزائانہ نیست
 کہ در ہر طرف متانہ نیست
 گو بیہ نیست غم روا نہ نیست

تہ پیکہ شک شدہ
 نچراں

بر

انہ

عشق را عیب میں عینی نیست
 عشق را با دوئی و بائی نیست
 عشق را امور ز امر سے نبود
 عشق را حرم سے جلالتہ نیست
 از شش بوسندہ بخواہم من
 وہ چہ خواہم کہ جز خیالے نیست
 ہر دو لب جلالتہ و خط وسط
 قاب تو کس میں خرابی نیست
 کہ از غم شستن ہر شدہ است
 دعوی وصل از وہجاںے نیست
 محمراں عاشق کہ بے غرضم
 جزیکے بوس ام بولے نیست
 حاصل عشق بہت مہیا تے
 طلب ما نشان وصالے نیست
 عشق از وصل و ہجر بیرون بہت
 عشق را فصل و اتصالے نیست
 عشق مرغے است انفس بر لب
 جز کہ اصومت و شکلاے نیست
 کہ اب اندر حجاب نرا بلہ بہت
 صورت فصل و انعمالے نیست
 اکی سخن ز عشق گوے
 عشق در کسم قبل و قائلے نیست
 مرد معنی از ہجہاںے دیگر بہت
 گدگر لعلش ز کان دیگر است
 نرا دل شکرا نہ سر ہارم بہ عشق
 تا گوئی کہس فلاںے دیگر بہت
 یار مارا روے چون اہتمام
 بر سرخ ز با شیلانے دیگر بہت
 جھوگویم کہ سر از بہت عشق
 عشق ادا نرا نشانے دیگر بہت
 عشق حاصل نیست از کج کس
 این سخن را ہم بیانے دیگر بہت
 بہ ہر کس نہ ز نفس سر بہت
 چوں ہی تمیز جانے دیگر بہت
 کے قوال گفتن بگردنلف دروے
 زانکہ شانرا با سائے دیگر بہت
 ہمہ کردہ راہ نہیں کہ کو دہ
 ہر سے صاحب حقانے دیگر بہت
 کہ سخنان غم نہ ہر عشق را
 ہر ذراں از لطف جانے دیگر بہت

عشق اور
 ہر دو لب جلالتہ
 خط وسط
 تا کہ شستن ہر شدہ است

مختار اب آں گیسو نزار و
کدام سے اورا نشان نیست

یکیم خرابی و خراب است
 خوش شسته شرا بہا خوشیم
 صد تقوی و ز ہر طرف خوشیم
 و ششم جو ہر اسم باوہ گرم
 در عالمت بے خودی و کستی
 بزوصف لبت ہر آنچه باشد
 جز نامت او کہ چوں التفات
 دستے بمیان او خستیم
 و ایم کہ گلستان و گلشن
 بر خا جو سے فرخوش رقم
 خست دیدہ مخ گفست این
 آں کجائے نیست در شاه
 این شاہ سے نام خویش است
 تقوی و صلاح و کف و ایمان
 بولفق محمدی تو خنجر
 بر شاہ دلا و سلام و صلوات
 بہر فریض تو از باں دعا خانہ است
 دامن غم را بنگر و سر سوز با خانہ است
 و سے لیس گونش چو گل از وصف با خانہ است

نہ

یکیم بہا در پیش از دل نانا خست
 زان پیشہ است او کفیلید و مرد
 ای شمع رخسارش تراکز تو جہاں کشتہ

آگور نشانش ہوں با لب حکایت کینہ
 تو ہر وانی بینی و انعم مقامی بیش
 سرور کنارا و بنہ با آگور کینہ میزند
 تا آگوشالی را زانند از من نوانا خست

بولفق کرما شق شمدی سوزا کنوں مہم
 از سبب عاشق ہمیں درد و بلا خانہ است

قرآن آں کما نم کو عین ابرو ان است
 چشم چو شمع دیدہ است ہر خط ہر حرف
 من گلگنہ نہ دیدم بے رنج زخم خائے
 سیلاب چشم عاشق غراب آں طرفان
 مینوش باوہ ہر دم بسینہ شاموش
 جزاں و گرنہ دارم حاصل این جہاں من
 در دل مرا خیالے لب پریش نہاوم

بولفق را پیرسی گوید ماں گان است
 جامہ بکشاہ ترخو سے چکان بر دست

سرور با کادہ است کبیب و انار باراد
 بر سر کہ سرین او داروے دلبر کلاب
 ہر کہ نہ دیدے او کیج ندید در نہاں
 طن چو مینی خاں سید در دمنڈ نیست
 عشق بہا زنی و ہاجع می شود بہت
 گر تو محمدی منی مکر عشق با کشتہ
 لبت
 مرد کہ عشق با ز نیست بندہ بہت خراہہ

ازین نظر

شخص طاکس و جان روبرا جزو وجود گر بلائے نیست
 چنگ لشکره رارباب مساز مطرب کہنہ رانولئے نیست
 ہرگزنا سخنہ نوشت حرف ماہاند بابر دیگ و راز پزانے نیست
 آئینہ گشت ہچو تینف سائے مصقلو ضائع است جلالتے نیست
 پارسائی و عاشقہ سقی بہجات عاشقی جز کثرت از خوانی نیست
 ہر کہ باد و سار سخت و زار ہر درد و درد او را در دوائے نیست
 زینہ ساراں تو ز عشق مسباز شینوہ آں جزو غلئے نیست
 شارب خمر را شمار بلاست جز خموشی در دوائے نیست
 گریہی بدر عشق ہمبیر مرغ جان را جز این بجائے نیست
 اے محمد ترا خدائے بہت
 جز خدایم در گندائے نیست
 ہر کہ با خواب بدو آشناست غرق در دریائے سنج و آب تلابت
 سرور من من راست میگویم ترا مبتلائے غمخوہ در عین بلاست
 بیدلے گزاد از سنن گلی دل دار صمد کھنص کہ در دوش و دواست
 پاکہا نائے کہ می باز نموشن در جمال حق نظر دار نذر است
 علیکہ ہوں و قد کس عشق عشق من کجا عشق بازی از کجا است
 دوش می گفتند سنے می گریت گاہہ تنی را نمی بنیم بتجاست
 عشق را گر صورت و منی بیے صورت اداوم و منی حواست
 ای ابو الفتح محمد عشق باز جملہ محبوب اند ما عشق را نفاست
 در بندے گزند فریاد و نشور
 قول الآتخظکم کو بیدرود است

جائے کشیدہ ایم کہ گاہے صفا نداشت
 دل بختہ ریشے دروں سینہ و دل کمینہ پر شدہ است
 ای نا ملا گو تو از خوب چہ چشم بند
 از جو بیارگر تو سبالی رو ۱۰ کو
 خوش باش ای عزیز کہ از درد و غم منال
 از نگینہ سیرت کہ کوسہ است تا بحکم
 بیچارہ ولی کہ سر و پاش بہ نسبت
 بو الفتح را خطاست تنائے وصل شاہ
 بیچارہ مطلق کہ جز این ابتلا نداشت
 عاشقان را شراب بہود است عاشق از وصل بار آدوست
 ہر کہ جان را بدست یار سپر فارغے بی نیاز آدوست
 از پیے وصل یار ہر چہ کشید صدق و اکتب ہر چہ بود است
 ہر کہ عاشق نشند قبول نیافت مردک خوار و زار آدوست
 جو محبوب و طاعت عشاق دین و دینہ رسم بہود است
 ترک من مست فغسل می ہید ہم چہ بخت پیش موجود است
 ای محمد تو لبیک شدہ
 لے امر و ترا چو بہود است
 عالم حسن را بقائے نیست شاد عشق را و فائے نیست
 طالب وصل و صل مرد بے شرم بہت کہ از دوش تیز گدائے نیست
 درد آشام را چو لذت و ذوق جام نغمار را صفائے نیست
 ز اہدیر بہت بے تدبیر کو دک طفل را را بائے نیست

انصر صدق سرکز و قدس دے دست زافات رنج و غم نہ پست
 گشت در باغ و گلنے کر دم چل تو سرورے درال طرف کم
 سر کہ جاں را بے عشق جانان داد
 سمجھو بولوغ الفتح با غرض نشست

رولیف حال

نظر بر نیکیاں نیک است ممدوح
 الے سب بد عمل لب او
 بنوخی بر بست دستے زو تم
 تو ازے ابرو گو عشاق را پسند
 چرا بچوں خوشانست فارغ انغم
 غریب منتش را با کے نباشد
 مراء و ج القدس زان دست بند
 جمال ماہ و مہر حسن حورا
 نباشد منکرش خیزشست و مقبوح
 مرا کہ غزوه کش کرد است حجرون
 نبوده است بزگان و دم ممدوح
 کہ بد دین می شود آن شخص مصلوح
 گویا علی مکرکھی گشت منکوح
 ز طوفان بلا و نصرت نہ نوح
 کہ شو با طلب و قابی جگالی روح
 پیش بست گرن من جلالت مقبوح

باشد

محمد کورہ راحت پستند
 در درو و بلا کہ مذمت ممدوح

رولیف وال

مرا سو از زلفش کرد این سود
 کہ جان و دین و دل بند نیست نابود
 مرا از حاصل عشقش چہ پیری
 کہ جز در و بلا و غم نیست نوب
 دستے لعل کہ آن برست داد
 دو صد جز در پیر کیست نایب

شراب عشق را پیمانہ نیست
 عجب باشد اگر گشے برافروخت
 ز شہر خوشترین و از یاد در دم
 کے کو فکے نومزون ترا وید
 عجب جائے است نایب لیل بی
 سراے خیر و یاد غم گذشت
 محمد در دینوش کی غم خوش
 دریں عشق تو در دینوش

میان جان من جز تو در گز نیست
 بجز عارف کہ بیند روستے نوبل
 عجائب خلوتے دارم کسیر
 حدیث قدوس جب آس جواں و
 گرا اور برز با سے بخشند
 بتربک مست من گفت کہ نقلت
 نباشد عاشق حال را هیچ کس دم
 نصیحت گوئے نادان را چو گویم

محمد عاشق و پارسیانی

محال است عاشق پیدا بنیست
 ہر کون را از زلف ایند بست
 ہر کون را حاصل بار جائے خرد
 ہر کون را محفل را با بست
 از بد و نیک ہر دو کن زرتست
 ہر کون را محفل را با بست
 ہر کون را محفل را با بست

خی خواہم دل خود کو گردوئی کے کس
نارنگی اندول لاسمت گئے حاصل

مخصوص ہی بی نہانی عشق میں بازی
گر جاہ لشیخ تو ترا ہرزہ میں یاد

بہ ہوشی

سورساتو ہاندہ چو فرستار تو دید

طوطی خوش گشت جو گفتار تو شنید

تا نام

داس خطاشک نام کہ نشگدرد دروئی

دشمن گر کہ ہرزہ گردوئی گل و مید

تا کہ

جدش لے گداشت تکت بہر

مارے سیاہ ہست کہ برکہ کہرشید

نورصفاے عارض آن کہ کونکلا

صعبے بصدوق صداوق روشن چہ پدید

شعر نے چو دکوش صفائی غولم

پروانہ وارگر دکوش جان من پرید

لعل لبش میں کہ چہ بد ہوش کیند

انہ سے فروش پرک سے اولیٰ کیند

بیار بودہ ام صنفا کشتہ فزاق

عیسی صفت خیال تو رشے بل کیند

ایمان و کفر سر دو گئے یکقدم ہوند

ما را ز لعل و قال تو کہ کنوں خبر رسید

بوغ واد کہ رشدا عاشق تے

صد گندرج و محنت درود بلا دید

یہی سخن گل را نامزہ جہاں داد

عکس در در او بند بخت باد

و لیکن نگرش متش مرا محمود میں یاد

و لیکن مردم قائل مرا سمند و میں یاد

مخصوص ہی بی نہانی عشق میں بازی

گر جاہ لشیخ تو ترا ہرزہ میں یاد

طوطی خوش گشت جو گفتار تو شنید

دشمن گر کہ ہرزہ گردوئی گل و مید

مارے سیاہ ہست کہ برکہ کہرشید

صعبے بصدوق صداوق روشن چہ پدید

پروانہ وارگر دکوش جان من پرید

انہ سے فروش پرک سے اولیٰ کیند

عیسی صفت خیال تو رشے بل کیند

ما را ز لعل و قال تو کہ کنوں خبر رسید

بوغ واد کہ رشدا عاشق تے

صد گندرج و محنت درود بلا دید

یہی سخن گل را نامزہ جہاں داد

عکس در در او بند بخت باد

ز لعلی گو کے نصب ز زدن نوزاد

بہا آد و رواج کار بر و ا و

نوبد حاصل پریشا ندر فرستاد

شراب و نشا بود ساقی شہاد آباد

زہر زوق مستی را کن ایجاب

نگہ کن تا شوی از خویش آزاد

کوشیا

دو چشم گوی عین بیاد است

کہ مردم سرخوش است و دل بیاد

خیال شمع رخسارے بگرتوت

چو پروانہ بر آواز اولم و دو

گداے بردر شاہ جب آگر

گدا گئی کہ دو سلطان صد تو فرود

تفلاے چند باوشت نام کیا

گدا غرت و دولت بیاد

سرسین و جب داد و دیدم باشد

کہ شکست و عفت کم نیز فرود

دو چشم دیدہ شہ مرد بہر

بتوئی ہر کجا جانے است برود

محمیاد و عہد کہ شہر کرد

کہن یک شنتہ پراستا ازود

محموشق بازی پاک بازی است

کہ ہر کہ جان و دل در باخت آسود

مسیگوں لبان صفا نماند

شیریں کس خیال و فانا نماند

اندول کش گان چو بازی

درد سے دارند و دوا نماند

درینہ بجز خیال مشوق

چیزے و گر و نماند

مشوق اگر پر داد و شہ نام

جہد ج و شہا و فانا نماند

در پیچہ زلف او کسیرا نماند

امید شدن را نماند

جال را تو فدا سے خاک پکن

ایں سنگدلاں صفا نماند

پروردہ عشق خویش تین را

برسطہ بلا نماند

دو چشم ناتوان او مرار بخور میداد

دو لعل سے چکان او مرا محمود میں یاد

دو کیوسے در آواز کہ کردہ است فانا کیا

مرا دوانہ میں انور پریشان دور میں یاد

دو کون سرین او گراں سرانہ زوق

شکستہ خاطر خستہ بدیاں سرور میں یاد

تو ہین قد و فرشتا را و بگرب و رخسار او بگرب

خیالی دل مارا بدیاں محمود میں یاد

چنان سوده و نارنج همی زنی
 کجا کارشش کشد و انقدر علم
 ممد بخ و بلا و محنت و غم
 خیر و دوستان با رسد

محمدرشد و العشق بیرون او
 نبوق در دومی سازای خوش است با
 خطاب سوز بر سازای خوش است با
 تو خود سرد و سازای خوش است با
 تو بر حسن و نکت سازای خوش است با
 و گر با خوب هم سازای خوش است با
 کی که اندوگه سازای خوش است با
 نهی و عدال و لب گازی خوش است با
 ماه و هم انبازای خوش است با
 تبرک غمزه می نازی خوش است با
 چو راحت اگر پردازی خوش است با
 نهادی وصل و حیران را یک
 بقدر وقت میانای خوش است با
 که آنکه بجام عشق مستند
 که در دوع و نماز کوشند
 بر لوح وجود هر چه دیدند
 اگر کسی در عشق رنگ کشند
 در غزل و لا مکان کشند

از درد قبول ننگ دارند
 و سپاه و دست و وجود اند
 از کفن نیکون رسد تکا کنند

آریسته در دروغ خویش بستند
 فریغ شمع را پروانه باید
 حریف مجلس با سده بهتر
 نویشتنم که کرد ممشوق
 مراد و حب خفاں و ده پلته
 چگونه مدنی سست گردد
 محمد ملک او نخب از باید
 ز پس انداز چون مجدد سرین
 میا آنکه می زوقه بر نسیم
 شکال جعد را حکم چه بسندی
 اگر عاشق شدی ای غمناز
 خنک نشاء و بس بکشتن سباج
 نظر بازی محفل دل راست
 دلس و لای که تا غلبی را باید
 جهاد اندام سپید را بر آمد
 بپست تو در کشت ده بندیکت
 سر اسرار و با در کسر آمد
 صبا می سست یا راز و در کسر آمد
 بر غبت با فراغت در بر آمد
 سر اسرار و با در کسر آمد

بیت

اگر کوشی

بیت

ای الی اللعاش عشق را بشناس
 مرد عاشق کجا نشیب سرور دارد
 دیدگان را شراب خواہم کرد
 بگرد دل کجا خواہم کرد
 ترک خود میہاں بخوابم نہ
 خدائی جان شراب خواہم کرد
 دست بر جودا و نخواستم زد
 فاماں را خراب خواہم کرد
 لب او با زبان ہم جو ششم
 شکر سے در گلاب خواہم کرد
 نام او لعل ناب خواہم کرد
 نفس را اقصای خواہم کرد
 نفس را در مرغ آید حبال
 نفس را اقصای خواہم کرد

خون دل را ز دیدہ خواہم بخش
 ناخست را خصلت خواہم کرد
 تا آنگاہ است حبان با جو جو
 لید از نامی شود خوشنود
 من ز اندوہ و درد غم نام
 یار از لطف خود ہمی نرسود
 تو کجا و وصال او ترکب
 ہم ہمیں در دوش و باید بود
 وصل را از خیال بیرون بر
 ہر کجا درد ساخت او آسود
 راہ و وصلش در از پی پایست
 ماندہ شد کہ راہ را ہمیسود
 با تو وقت راست درو ہوار
 نقد بہت ز وعدہ بخش بود

ای محمد ز مومنے بہت زیار
 کہ تیریں را کس پرور
 بہت اندوہ و درد غم موجود
 عقل را کت عشق از نیاب
 ہمجا عدل را ست انصاف
 فیت در شرع عشق جزو بیاب
 لعل شیریں بکام خرم و وہ
 کہ تیریں را کس پرور
 نہ این خزل را بہ زندگانی ختم ست
 تعلق آمد ستیہ این خزل را نیز بہ زندگانی ختم ست
 ست بہت و غم و اندوہ ای ہرگز از لعل ہر چند بہت زوی ہر چند
 سا فادہ موجود

کہ تیریں
 پرور

چہ می پرستی مزابتی
 البت من بت گراں رابت گرام
 البقعا ل عشق چوں دید
 مرا مستحق من عاشق ہر آمد
 چو درد عشق در مانے نذارو
 فرد شوق پایا نے نذارو
 تو مست عشق را اسکے مفرما
 کہیں گمراہ ایما نے نذارو
 چو داغ غم غم و زوق ستی
 مع و ترس کہ پیلا نے نذارو
 پریشاں کرد و جود سرسریے
 پس اتقادہ است سالانے نذارو
 بیاید او دل با وادہ دل را
 کہ بے جا نیست جانے نذارو
 بود زیبا ز پیرایہ معطل
 چو صاحب حسن احسانے نذارو
 اگر چشمے نہ بنیف مردوم خوب
 ہمیں کال دیدہ انسانے نذارو
 چگونہ چشم بر بندم ز خواباں
 کہ باب القلوب و ربا نے نذارو
 محبت کیند و دعوی محبت
 ہمیں گفت را بر آنے نذارو

الوالعفتا بغیر بدل و ایثار
 وصال یارا نکالنے نذارو
 ہر کہ از درد من خست بر دارو
 دست بر سینہ زیا کر دارو
 آہ من ہر کہ در کج خست
 تادم صبح چشم تر دارو
 شوخی چشم و فست نہ از بارو
 ہر کہ در کج و گنہ ر دارو
 ہرچو من محبت لا شود یکسار
 ہر کہ برود سے او نظر دارو
 ترک غم را اگر کشتا پتیب
 ہر کہ برود سے او نظر دارو
 کبک رفتار اگر کبک پری
 سینہ را دل سپردارو
 جدا و با سریں چہ می بازو
 مع دل را پرید و پردارو
 ہر کہ کبک کشیدہ سرور دارو
 ہر روز شنبہ بہ تیر ذی قعدہ ست
 ہر شب زینہ بہ تیر ذی قعدہ ست

نہ این خزل
 را نیز بہ زندگانی
 ختم ست

چہ می نازد
 او

منع درد ام عشق اگر عشق آگراشتاد
 بہت امید راست خواستش
 ہرچہ ادا شود مزید جسمال
 ذوق و شگفت نام بار برد از من
 زہر نفس می گزرد و آواز
 ہر کوی بخشش بخورد و آفتاد
 درد و اندوہ من بھی نبرد واد
 راحت تو کرد لذت اوراد

ای محمد بجز تو کیست دگر
 بندہ وقت از
 جہاں آواز

نہد آنکس در غو بیک کیس چہا با زرد
 غبار از کینہ نمی خیب ز دروغان دروید
 ہر عالم نظر دارد و جہا وہ مال خود چہر
 تنالی اندک نگارینا چنان موزوں و زیبای
 لب لعل کس غلے بخش بار و کوی کجا
 نیتا کہ اس در غو بیک کیس چہا با زرد
 غبار از کینہ نمی خیب ز دروغان دروید
 ہر عالم نظر دارد و جہا وہ مال خود چہر
 تنالی اندک نگارینا چنان موزوں و زیبای
 لب لعل کس غلے بخش بار و کوی کجا

ماہانت بوسہ گریا بچشمہ عاشق بیدل
 ہمہ مند و معنی دانش زستی گریش کارو
 ترا ز حال من اگر نباشد
 کے را اگر گویا است عشق کردہ است
 بیایہ خود دروے مجھے عشق
 بجان و دل اگر کس کے کند یار
 جہا ی بار پریشم و سراست
 بریں شکل و در کس سرزدیم
 چو کو در درخشند ان تو مارا

بجز خج بجز خود نباشد
 ہر عشق ہر چو از عشق آید
 جہا ی بار پریشم و سراست
 بریں شکل و در کس سرزدیم
 چو کو در درخشند ان تو مارا
 ہر عشق ہر چو از عشق آید
 جہا ی بار پریشم و سراست
 بریں شکل و در کس سرزدیم
 چو کو در درخشند ان تو مارا

اگر بظہان آتش سر بر آرد
 محبت مندیستی مردان عشقش
 کتاب او تنے چوں کہ نباشد
 دوائے درد تو بجز وہ نہا شد

امروزان نگار جاسے و گز نمود
 کینہ کے کشادہ جہاں را حیات دار
 رضا گلبن است بوش شکر سے نمود
 سوز فراخ شمع نے جان و دل بخت
 ہر جا کہ بہت اہل رے بظلال
 خال ز رخس کہ دید کہ از دین خود گشت
 یک بوسہ کہ یافت زان لعل چکلا
 گر اہل ہند میں ترک خطا صفت را
 از قاتلش چہر کسی سوویت بہت
 کیک چکے نہائی بوالفتح را بخش
 پے کوری قریب علی ز غم کس نمود

مرا باہ رو سے یار سے بود
 از فغان و کز شومہ سر فراری است
 نباشد بکوشش فرقت کسی را
 اگر دباں نہادہ پیش من چوب
 بیک بوسہ دو جہا می پر بندہ نمود
 اگرچہ غم نہ تیرے بچکر زو
 مرابا سے وراں کو خوار می بود
 ویکین با گلش خنخاری بود
 حریف و شاد ہد و میخواری بود
 ز لطف لعل او دلدار می بود

گر با سے نے بیک را کی بود
 محبت مندیستی مردان عشقش
 کتاب او تنے چوں کہ نباشد
 دوائے درد تو بجز وہ نہا شد

حضرت سید اکبر حسینی این غزل را در طونوز اوجاعا حکم برداشتند و پنجم بیت و پنجم بیت اول است و در کج بود

بیهوده مخور غم خم جہاں
 روز دے دو خوشی زین بخش بند
 در عشق آگہ در دجراست
 صد ذوق و خوشی در دست
 بوالفتح جو کای محمد
 یاجیم یک خیال خوردند
 مسلمانان مرا فخر یا
 کردہ است اول کای اولم شاد
 ہمہ کس در خوشی و ذوق مستی
 مرا ادا براتے درد و غم ز را
 ز تو جو در دستم تسلیم از من
 قفس را این چنین تقدیر لقا
 زمین از لذت کوش نام خیال
 پریشاں شد ہمہ تسبیح داورا
 مرا آنکش ہجراں میدت
 کہ سوز و فاک ساڈا تورا باو
 غبارے او قند شایہ برال ہر
 بیس دولت گردم از غم آزاد
 چنان از سقف چشم میکتاب
 ہی تو ہم خود یافت نہ دنیا و
 صفحہ افشرد و محنت و غم
 سلام اندھ محمد را ست بزدا و
 جود جفا و یاری با یار بار
 درد و غنا و سوزش و غم برقرار
 آن سرو قندارا و اس مود را زارا
 عمرے بر ذوق سال و مدہ شمار بار
 سہل کس کہ درخ دار در نجر خود اہم
 شادی بود گاش و وقت بکار
 یاجیم درد عشق کہ با وصل نیست کلا
 وصلش بوس نما یاجیم خود قرار
 شادی بر و نگار جوانان عشق باز
 گر وصل سہلست بخ و نہ بکار
 دو چشم آسمان را غم نہایت شیر
 الہ بزد و درد و وقت افتخار بار
 ہر بوسے کہ در پس آنگ سوری
 در کسے عاشقانش ہی سنگ بار
 او را پیش غرت و با کشتی فنا
 مارا ہارہ بردا واقف بار بار
 ہر روز بخندیم ہم ذی لہرستہ نہ نکل آہرند

ان

حدیث عشق من انما نشد
 مثال سوز من پروا نشد
 ہر آن کہ دید زلف پاشا ترا
 سراگشت و سہم دیوانہ شد
 عجب تہرے کہ دار و عشق یارب
 یکایک آستانہ بیگانہ شد
 فلان ز اہلب میگون او دید
 شراب در و پلا یاز شد
 شے جوش تخمیر بر کشیدم
 عجاب قصہ در ہر خانہ شد
 چنان نجر از دولت تن من
 کہ ہر درد و غم نہاں شد
 محمد از حال ادھب پر ہی
 ضعیفے نا توان غم خانہ شد
 گیارم اکنف آراید
 در وقت خزان ہر آراید
 گزارو کر شمشیر بیازم
 او مجھ کس کس آراید
 بربتہ در و کشا و کینہ
 ہر نفس ہر بوسہ آراید
 متے ہر ادا را سیدہ
 اندر ہر ہوش پار آراید
 او خا ہر دمن تخا ہم اورا
 من عاشق داو بکار آراید
 کار سیت سب از دورم
 کز کیوی ہی ہمہ ننگ آراید
 یا سے کہ بکار کا رتا یہ
 آں بار کو چہ کہ آراید
 یاجیم یک خیال خوردند
 مایم بہ بند یار و رہند
 صد شکر خدا سے اسلاں را
 مارا کہ دریں خیال نکلند
 تو اغم بے جوان خود سیت
 لے خواہد ہر مدہ تہنہ پسند
 اسے ز اہم پند کہ سے اہکت
 تو اغم دل ز یار بر کسند
 بگذا کہ روسے غم یک نیم
 ذوقے ہمہ درد ز کس کسند

ہم

پورے ذہن است ہمیشہ ستوار
 بوج القہ را چہ پرسی زانندہ در دفع
 آن وعدہ وصال کہ کردی وفا کن
 جان دول محمد در انطق ارباد
 دل و جانم فدے آن جواں باد
 خرابی باے از اسل سیکونت
 ندام رنجے از زید و از عمر و
 من آن بندہ نیم کز بندگیست
 من از تور و بدیگر کسی نیام
 ترا من و نک سر روز افزوں
 محمد باشدے زینم و بی حس

لے

مجدد موزوں بلام اکھنید
 گر بے بوسے زیند بوسے لب
 ای جواناں چیا دہ تش کھنید
 چشم آموک روکشیر کشکا
 وعدہ وصل کہ چاشت گچہ
 نامہ گر بوش نغرس تید
 بہر دین بلال ابر و را
 ای جواں پیر را بکن رحمت
 شامدے اکزینک ساسا زید
 نازید مست خوش محمد تو
 لعل میگوں بکام ما بکھنید
 بوسے را نام من بکھنید
 فضا زداں بکام من بکھنید
 جیل سازید رام من بکھنید
 چاشت راز و دشام من بکھنید
 بہر نام نام من بکھنید
 آتاواں وید نام من بکھنید
 ذوق ستمی بکام من بکھنید
 سے فرود شے غلام من بکھنید
 لعل میگوں بکام من بکھنید

روض عشق بے گل بار نمود
 بوقت کا گری کر کردہ است
 شے گمہ رنے در بر بندط
 محب کا سے اگر عشقے بازاری
 شترخ است گل بے خار نمود
 تڑاں ایر سرگز یا ر نمود
 بجز ذوق و عشقی در کار نمود
 ہیں آگہ در در غم انکار نمود
 کے کو عاشق است فارغ بنا شد
 خوشی شست محمد وار نمود

مر ازلف تو ہر با سے دہ بند
 دم دش نام را کوتا سے
 بہت خوش اگر تینے بلانی
 من از غم بودہ اسم سل گرفتہ
 دل من تہلا سے آن جا سے
 محمد پیر گشتی تو نہ کن
 چو گویم با توں سے مرزا داں
 گر گاہ موزوں آیدم خصم
 کشیدہ آتیں بالا خصمی
 نہ سے جاں کنان شیریں ز کمال
 اگر جاں را بدست اکس پام
 مراد گوہر نفس نیست جزو سے
 کو ازو سے جو ہنہا شد پر گند
 کو ہم در بند تاناں باد و خوسند
 زخم چنڈے قفا تو خوشترے خند
 بفرق تو خورد بدوست است پند
 بیام عشق در غرقاب انگند
 کہ سر و راست ز تمار است کز بند
 ترانا کے جب با بی و تاپند
 ندام من دل و جاں آرزو بند
 بصورت امر دے خوبے خداوند
 کہ بندے ز زکر دہ کہ بند
 چہیں جاوید دولت برکت بخشند
 نہ سے عاشق کہ من با شتم خروند

دل استاد من ہر چہ مرزا لطف فریاد
 نہیں سنے کو توداری نکہ چندین آگہ گت
 ہواں گیرش در یک ہر چہ از دوست ملی
 ہوا عالم خدا سازی حق الحق ترا شایہ

پیش

پیش

پیش

پیش

پیش

پیش

پیش

پیش

پیش

پیش

پیش

پیش

پیش

پیش

پیش

سند گویا ز سپند خود باز کسے
 بے خشن دل عزیز است چه توان کرد
 نقش او بر جبین جان و جسم
 همچو نمانم نگین است چه توان کرد
 عالمه الزجال او بر خور و
 خواجسته عیالین است چه توان کرد

ازینے که سرین و حسب دور از

میرا سپین است چه توان کرد

خبر دیوان اگر چه بیابانند

شیوه و شکلهای سب و اراند

هر کسے شد اسیر هر شکله

هر یکے در خیال و پند اراند

سگ و گاو شش حال مطلق شد

از تعین شش بجز اراند

جزیکے در میان نمی بیند

وال بکے در یکے کیے دارند

خال و رخسار او فرقی نیند

کنند او ایماں و رکاز اراند

دیدہ ال در دو غم زنگار

بمچوں ابر سب ارمی بارند

الحمد لله تو عشق بازند

عاشقان بر نفس گرفتارند

هر که در جو عشق غرق افتاد

گوهر شرب فرو و نوش داد

نام مجنون بلند سبیکے کرد

حسن بیلے روان مجنون داد

خوب لالے خدا سے خوازن

شاید سے منعلے سعد بمراد

در فنا غم ز دست آغ و دکلم

می کند ظلم و می ز بندد داد

عشق آمد از دور دست او

صحت و درد و نوموز غم داد

می کشم جو رمی خورم از بند

بیش هر کس نمی کنم فریاد

با چنین روم خوب نمی فکر

ماد و هر که کے که نراند

نیست جانے کو نیست آن خود

نیست آن تن که نیست در دست او

تا شخص
 زیندی بند

جمعا غم چنانستی هر کس در غمے ترست
 گویا ز درد و جویمے که خواب این صفت باید
 در گمان عشق که از گمانے بیار ز باز تری
 ندانی که ز غم نیست ز غم عشق که گریه ای
 زبان آلوده تو در او و دعا که گشت از شمعاید
 بلا سے درد و غم لا بهر درد نغے و گریه
 محمد و شعله سنی چو اید و از غم عشق

که ترک جان و دل گفتن مرا خواجه بفرماید

دل از سودا سے زلف ایاز سوز

ازین بود اندیده و هیچ کس سوز

زبانش را غموش آکو سود بگرفت

گمگراں شخص ازین سو دا بیاسود

نظر پر چشم غمبار فرض عین است

که در دشمن می نماید کس مقصود

ز بهیلب عشق از دو ذرف ملا کم

بر آرد از دار عاشقان و درد

پناه سایه سرو سے نشینم

که سدره هست مبر آن تل محمود

ترا که حسن هر روز است افزون

مرا این درد و غم آمده اندون

ز وصل و زمانے بر نخوردیم

ولیکن درد او کس همواره مجبور

محمد عشق بازی شیشه بوت است

شوداں ماقبت کار تو محسوس

نو گشته است محبت لے لولفت

رسیده با لود و در کس مقصود

بار من شرمگین است چه توان کرد

کو که ازین است چه توان کرد

طلب وصل زده بیشتر نیست

دلبر سے پر زنگین است چه توان کرد

او ندانم که شمش کرون یک

غلتان این چنین است چه توان کرد

بوسه چوں بخورم اسرار لب

غمره اش در کین است چه توان کرد

چشم انسان می چون گوید بجنبدم

دیدش عین وین است چه توان کرد

باب
 غنچه

در وقت تان عشق خود کرده ام گذر
 بودم یک شراب که یک بوسه لبست
 تینے کو دکھیں برس میں ہندھی ریشم
 عم کے کہ ہر دو تو ابوا لغت خوار نیست

بلند کہ سردی تھری افتخار بود
 شمع رخسارے مرا پروا نہ کرد
 جو را دل نہ بیند کہ در زماں
 اسے کہ می پر کسی چرا دیوانہ
 آہستہ نانی باطل کس کم کنی
 سن سرود جگہ بیگفتم تہ شے
 کیمت کو جاننا پریشان می بود
 یا در نام زلف خود را نشان کرد

محمّد عشق را نخب را باید
 طریق جاوہ بس محو را باید
 بول شد را بہ بیند و دروں کم
 گر گریگاہ را اور وار باید
 اگر چه خوبو یوں نیک خوبند
 جننا و نا زہسم در کار باید
 ازاں لب بوسہ گر شد اشارت
 ازیں سوکار بے انگار باید
 مرا نہیں زانی از کج شد
 لب مشوق شکر بار بار باید
 محمشق بازی شریکار است
 و کین عشق را نخب را باید

جو بعد تو اسے جوں کہ بسند
 در خانہ دل بلا کہ افشا کند

تا
 ہر چیزوں
 میں تم

۱۔ مے مھرز کن کن گبذ را
 لبر را بندہ باش خواہ آزا و
 شراب عشق را خفیہ نوشند
 متاع زہد را پیمان فرو شدند
 زمانے خوش وقت خویش بخشند
 بلے دی و فرود را ہر کوشند
 چرا بھرتے وقت خود مگر دند
 چاچوں ختیہ کو بے بخوشند
 نہتے دوتے خجستی بلے وقت
 کہے یا ازوشند و خوشند
 برائے یک نظر بر رشے خواں
 بے پیمان محنت را ہوشند
 دلبر خواست حق سیدہ رطلے
 کہ ہر اندہ کلمہ ہرودہ کو کوشند

محمّد یک نفس آرام انجام
 کہ پستان عقیدہ را ندوشند

خدا و خدا و ملا بدہ و او
 مرا از دوست من فریاد فریاد
 جہاں ہمہ یک نام محبوب نیست
 ہمیشہ درد و غم زیرو او زیرو او
 خیال جدا دہیں کج کشیں را
 پریشان میکننا آذکار او را و
 دل تاشما کسیراں دو کیسو
 ز بند بندگی شد پاک و آزاد
 زدم دتے بہو دم نا پستان
 ازیں راحت دل ما سینہ بخشا
 تقالی اندک عشق سر زتال
 گویم راستی پو الفتح یزداد

ہمہ ما لم یذوق و غم ہی خوش
 محمّد ما درت از بچہ سنم را

کشمیر بھارت
 دل ناخش سر اس وقت را بود
 گوی بہتہ غم زورہ روزگار بود
 لب بریش زدم کہ ازاں بخورم مگر
 آنجا ہر خیالے و و بے بکار بود
 از حاصل محبت و عشق چو پر کسیم
 درد و بلا و محنت در رخ و فگار بود

تا
 ہر چیزوں
 میں تم

بیکال جدا او بند نیست محکم
 خراب خانانان جدا افتاد

شعخ سخن سب رسره می سوزد
 هر شام مراست گریه و رنج
 آن جهود سرین است کوه و آستان
 این مردن من ز عشق تا کس
 با ذیل تو دل چنان بکسبتم
 تو عیب بنان چنین محبتی
 حسن و نیک که دور توانم زود
 بولفست سخن ز مسل کم گو
 بتراد آنچه هست و رآ و نم
 سخن نولے نگار مرا عشقا کرد
 لے هر که در بد قضا برے آن جوان
 آن خدیجه سر و رخ لاله و ام تو
 وی با دهم در هست و پریشانی
 الطاف و دست هم و کین مرا خوی
 دشنام چند داد از خلق امتیاز کرد
 اگر بار با هستی خرد من
 مراد گریه و اندوه مسیدار
 زمین آسوده تر و بگر نباشد
 شکل حساب تو بند نیست حکم
 کند محبت تو داسے راز است
 جفا و اناز تو ای گریه من

نام
 گریه
 ۵
 راج

دمن با نغمه تو نے نازو گریه
 شدم پیر کهن در عشق با زنی
 اگر چه آستانه عجز شدم
 سرم در گریه ای اده سے باد
 چون غ و وحدت اینجا کرد پرواز
 یکے کفر سے و گرسنگ زنهانی
 محمد باستان خوش بهشت خورشید
 که دیدم آن چشم تو و آنگه غلطید
 که با احب تو افست برو کلا
 که زدی بکسے لعل تو نشدست
 گدا کے بر سر کویت گذر کرد
 حریف من کشفه سرمست آمد
 بخت و بخت من بیدار بود است
 شدم در باغ و باغی خفته بود است
 همه دیدم صفا و روکش ثانی
 محمد را پیر کس از عشق با زنی
 گفت ای کوکب شام من
 ز سے کاکے کماں فرزند بگریه
 آن جوان من جوان را گیسند
 من کما تالاف یاری اکشن نم
 رجم سحایاں مرا خوش آمد است
 با ند که که لهما از خود اسبند
 مرا لقب نمی بخشد خدا و نند
 ندیدم عشق را انداز آوند
 که زاده چوں تو زیار صغیر زوند
 کمن کن را بیک باره پرانند
 یکے کفر سے و گرسنگ زنهانی
 محمد باستان خوش بهشت خورشید
 که زدی بکسے لعل تو نشدست
 گدا کے بر سر کویت گذر کرد
 حریف من کشفه سرمست آمد
 بخت و بخت من بیدار بود است
 شدم در باغ و باغی خفته بود است
 همه دیدم صفا و روکش ثانی
 محمد را پیر کس از عشق با زنی
 گفت ای کوکب شام من
 ز سے کاکے کماں فرزند بگریه
 آن جوان من جوان را گیسند
 من کما تالاف یاری اکشن نم
 رجم سحایاں مرا خوش آمد است

لغتم
 دارو

تا
 پیچید

بیچ رده سے کہبت لاشد
 قوتش ہر محنت و بلا شد
 لے مرچ کہ بودا سنازش
 عشق آدہ فنا سنازش
 عاشق نہ بودہ شش اخوذ
 عشق آدہ زار واروا شد
 امیں آتش عشق سوخت حملہ
 یارب ہر غیر و شکر کجا شد
 لے ہرچہ کہ بود و تار یک
 عشق آدہ دروشن و صفاشد
 باجلہ جہاں یک پیکالہ
 داوید کہ در و رادوا شد
 یارب کہ چہ دار آں عشق
 بیچگانہ کہ آوا شت ناشد
 مے کہ صبور بود و ز اہو
 عشق آدہ مرغ و رہو اشد
 عشق آدہ درفت ہرچہ با است
 کال عشق و محنت و بلا شد
 لے یاربیکہ من بر شتم
 جان دول و وہی ہر ترا شد
 لے ہر کزناخت عشق بازی
 اوزاوا نہ مارکشش چرا شد
 تا لذت درد عشق تگسیر
 ہر زینت خمراست لاشد
 گر آواز بان خود محمد
 کابین قصبت ہر کجک بیا شد
 شرابے خورد و خوب تر شد
 ہر آگہ و یاد اورا بے ہر شد
 ز شوخی چشم ستان است
 عشق آدہ ترا نہ تر شد
 خاں میر و دیکند کشیدہ
 ہر آگہ و دید و کشش و کمر شد
 سچہ خطے کہ در و بر آمد
 تو گئی سبزہ گونہ پندہ تر شد
 دگر ہم بستے کہ دم تو بشنو
 تو گئی کلف بر روستے قمر شد
 ہر آگہ و بستے اوید
 مداحو اب بر سمت و کمر شد
 گرا ز مدش یک قطرے
 ہر نے مست گانہ سے خیر شد

کیست کو پائے سر و کت گشت
 تا اگر آبت خستیں نختے لبند
 ذل و خماری کس کردہ است ختیا
 بدورت تقدیر حق مارا گشتند
 عشق بازی خست بار من بود
 ہر کجا خواہند ہر خود ہنند
 باہر پیش کس فزونا بر کس
 لیک جنت تو مرشد پائے لبند
 ہر کہ عاشق می شود دیوانہ است
 تو بجز ہر سر زلفش بر لبند
 سید الفتح یا دہ سے رود
 گر آواز زانی و جہیم چوں کند
 گرچہ ہر ستم فراتے ار جہند
 بندگت من تراے دل پسند
 دوستی سر و کت گلگند
 گلین عیش مرا از رخ کند
 من ایہر و مثلے ماندہ ام
 نیکے ابا تم چہ می گویند پسند
 ہر مرے عاشق یکے دکے ات
 با ضرورت گنتے است و ریشند
 مردان خود جان خود رو با خندند
 بر رخ خود برقع میداری تو چند
 از خیال خال زلف و ریشے است
 صوفیاں کا نہ مدعا سے می چند
 اسی محمد گزوں عاشق نشند
 اسی محمد گزوں عاشق نشند
 ہرچو من دیوانہ باش دم گو مند
 آتش عشق و محبت دروے کا فروختند
 جان دن با سبب دہل بچکا ہے ہوتند
 در ہر کس کتائے و کلا ہے بر سر است
 زندہ و در و بلا ہر با سبب دوستند
 او تا عشق و پیر و ردا از سبب و کرم
 صبر بر جہد و جنائے دوست تان آہوتند
 اسے خوشا مردان جو ان فردان را عشق او
 از بلے درد و غم را دین دل بطور خستند
 اسی محمد چہ پیر و انہ پیران عشق
 ہر آتش عشق و محبت و در است فروختند

ہر آن تیرے کز ان غمزنشاید
 جہاں تو گر گھنے نمود وہ
 محمد را غزل و نزن در گشتند
 ز چشم مست تو عین الیقین شد
 ہزار سال افزیں با در بریں دل
 کہ با در و غنم تو بر پیش شد
 اگر لطفے کسند لعل لب او
 چرا غمزہ ترا کہ بریں و کیس شد
 نعلجے حمید و حمید و دامن او
 عین باشک و غیر تر گیس شد
 سلام اعدای ساقی نمہا
 بدہ پیر پر کہ قسم ابہیں شد
 من از مولے این خود بودم کو کم
 زبان جان و جا و مال و دین شد
 محمد را کز کشت در بخورد لاف

۲۷۲
بدر بوی

دل عاشق اسیر بار باید
 تنش آرزو دہ و افکار باید
 لبش خشک و دوشش تیرہ بی
 بزنگ ز غمناں حرف را باید
 باہ سرد و سینه گرم باہی
 تنش لاغر زار و زار باید
 غلغلے او نباشد نان و آبے
 بخوردن خون و دل و درکال باید
 حوصلے گلستاں او را نباشد
 خوشی و کشت او در حفا باید
 دیش غمگین و سینه پیارہ پارہ
 تنش رنجور و پر آزار باید
 بیایند آکشد او حساب مستی
 براسے درد و غم ہشیاں باید
 ہزارہا ششقاں صائم بانند
 بخورایند اطل را باید
 محمد ما شقاں گمراہ باشند
 براسے گمراہی کراہ باید

تعالی اشد چہ نیستیں بین ہزار کو
 چو کیم بر کمالم از کہ پر کس
 مسلمانان مرا نشنایند
 شے باہ سے بودہ ام خوش
 فراق آن کلد کوشش تبار
 ز درد و غم نمودم شش سوسے
 سولے و وصل تو را اسبک کت
 مگر دست بیخ باس و فالے
 ز درد و غم محمد بر غم تو

ہر بخورد اربیت او درد ما کرو
 تنی ز ناز ساخت جگر کباب کرو
 غلطی نش بہیں کہہا زار با کبے
 دوشے و چنگے ز درد پر و جو کبے
 آؤند خشک سوختہ پارہ کلا کبے
 رحمت خدا برا کہ کجا ممتا کبے
 بر سینہ ام خطا شد تو کم صواب
 الے چشم رو سیاہ چہ در آن شش
 بولقح را ایک نظر بہیں ابے
 یا آید بوسے مست مرزو
 خوش وقت کے کہ جام شش
 سر کہ بر درد غم ہر اوجت

کے کوشم
تو خوش نوم
تو چاوش
و کلا دار

خواب

تو این

لسے ہر کہ بیدار لعل میل میگویش
 او وقت عشق مر فروز دست
 او قابل صدق و راست کاکریت
 مشفق بہ پیش او خود آید
 از لطف کیے کفن آن بخشید
 از صحن نخب و گوئے او برو
 با رسیدن حدیث زانما کسیم
 بوالفتح مست آن ضعیب الم

دست تار بنیے چوں منباشند
 حسرت در مہمانی با رگ روند
 اگر با کور کے پیر سے بازو
 میں انور سے وصال یا رابند
 گزینے گر کھار صاحب لائی
 جامے این چنین عاشقے نیست
 ہزاراں آنسہیں بصلح تو
 مجھے خود اگر سرخے پریدے
 اگر بوسے زسل او بجا کسم
 دسے کا تندر فروگے زنگار

حسرت عشق باری کیستی تو
 ترا از درود و غم آنکہ بناسند

منت خدای را کہ مرا عشق باز کرد
 چشمش کفشت باز و غفر آن عشق
 ہر کس کو تو سب آبرو سے آن نگار
 کس لب خراب ترا جام باہر
 تو عشق را دل کہ کم از دیو پیوست
 ای خواب و مقام کہ اعجاز بخشید
 محنت و جفا کہ مستمیر تو میرید

منت خدای را کہ مرا عاشق آفرید
 شہا گدشت رو غنوں نہ چیم
 مرگیک با پیچیدہ حق فریاد
 دلال شوق عشق چو با زار گم فیت
 تیرے کہ تو کہ عشق بہت و کشت
 بلبل باغ غنمندانہ در گل گزیت
 در سر اگر مار و چو پیشم رسم عشق
 بردن تار کہ تہمت معلوم نیست مال

بوالفتح کج کز دین تھنہ تر پوئیں
 بر شوق کور کے کہ بر غبت شدہ پوئیں

مرا حیات ہے تو سب کسنی شود
 تقدیر غم چوں تو نشانہ دگر کند
 جز نقش تو بسبب مصدقہ شنی شود
 آخیر نکر دیدہ شیر علی شود

انول قرار بر تو نسیم را گدا کرد
 حدیث کہ دل را بایہ و قصہ دراز کرد
 محراب را گداشت و ہانوں با کرد
 مسکینہ را کشتید بیسے سوز کرد
 بہر کہ شد سلط گراہ ساز کرد
 کار قمار با زستی پاکب ساز کرد
 در بوسہ بدانی او ز حسرت کار کرد

بہر عیان دگر یہ و اندوہ برگزید
 گوی کہ آکشت نامی زیر آسپارید
 اما بارے محنت درد و غم آن فرید
 جان و دلم با یاد و دلکشت ہا فرید
 دل عزولی نمود کہ جان را کشتید
 آتاپ چو بلبل گل ہر طرف دید
 ابر سے را کہ جو کج تیر تو سید
 منکر چو می شوی تو کہ پہل تو کید

میرا

بنیازی از بازی میکند
 جلو زینهارا بنیاسا می برد
 سرو پا مال می سازد بی باغ
 عشق اور بیان میکند خجست
 لعل خانی میکند کایت کرد
 عاشق کو جهاد و آید شد

۱۔ محمد مرد عشق او نہ
 بی نیازی از بازی میکند

درد و کے کو دوا پذیر باشد
 جانے کو ز عشق تہمت لاشد
 چھٹے کو ز غریب بار بست
 یک لفظ نظر ز غریب رو
 از دیدن چہ رست غمگین
 مجھیں یہ کت ز نظر خوب گے
 او خورہ کو دکاں بنوشت
 از گشتن پامال غمگینست
 شامے و شہتہ است ال
 بردست کتی چو ز سروداری
 بوالعق تو خواراں درستی
 ایں خوار و سے امیر باشد

ہر را در عشق توت نمود
 نفی تہمت با توت نمود

کڑواں
 کڑواں

چیزے با تہنا کے کالات خودید
 عشق الحقیقت است کہ اللہ کا دست
 بے تیرا قناب و بے روکش چھینان
 امیسان و کفر ز روز ایندا ز اہا
 مارا و کے کو بود پد پسر دہ ایم
 فواج رانج مکرر نمی شود

مرا با جھو تو کار سے چاقتار
 خیال و مسل تو با دصص با ہم
 پدیشیاں کر گیسو سے تو دل را
 سر میں دقت تو طوبی است و دیشاں است
 دل سن برد و کر دا غما زو انکار
 نہال تھا دیار ب لائے است
 بخندے ز ادو شتیغ و مذکر
 تراست عشق بازی رسم متاد
 چھو تو ہیں غدا از سف ادا داد

دل و جانم فہلے آن جلاں باد
 کے گوید کہ دل توست من برد
 چہ نام میں تو از کلم و جوش
 چہ بان جفا سر لفظ نہاں چشم
 بدست یونفا سے ام گرفتار
 بوالعق مرا نشاں یاد فریاد

دلیان
 دلیان

دلیان
 دلیان

بلبل باش گلنیاں را بجے

نے خرے کا خرے فنا چہ چڑ

گریارہ صف گندمیرد

سہلکس کہ شہید عشق کرد

مہر حقیقہ شہاداے زندگیت

بجوا فتح امیدا برآید

گریارہ صف گندمیرد

من رخ تو جسم سال افزود

جان و دل و دین تمام آسود

یک نظر چمکے کہ دیدی

از دور و اشارے کہ نمود

مہرست خراب کرداں لب

صد منت و بیخ و جسم باو

جہر و در بلانہ نمود

اے عاشق خوش کیش لانا

عشق ہمارہ اندھم بود

بجوا فتح شاک عشق فرما

پیکریم زونہ صدمت نہ نمود

ہر چہ در عاشقیست پیشاں

نہیں پس کہ نہ بلکہ پیشاں

در داد و راجلے کیشاں

اے مجال مرد عشق بازی بیت

عشق را شیر مچوں پیشاں

اے محکوم خلعے را بہت

زلف اور امثال انعمیوں

گر کشا پدیاں کیشیر

بیت و شکر کہ در جہد و

کہ سر نہاں کر کہ در پیش

مہر و در را نظیر و غنی

اے محکوم وصل و جہر

مہر را در عشق قوت

عشق با ترا سب با یخ

گر بخوای بارہ باشی

نہیت مقصود بادہ جوستی

غیرت کہ را بر آید

عاشق را بدمحمد پند

اے نظر با زال دل کو

میر جوا الفتح کو

عاشقے کو شراب بر خور

پروہ کہ بائی عزت

عاشقے صافے است انا

عاقبت خیر ادا و فو

ہست تو ترار و اوار

طاہر ہست تو نیز پرست

اے محکوم بلذہمت

ہر کونستے زیندیوت

افصح انکس رکوت

خاز اش فضل الہیت

پیشگی سنگا کو

و در بود رکتی روت

مست و مدہوش بجای

لب خود بپوش

خواہ صافی پوشش

چہ بی دلی بزرگ

کوشب و در زبا

اے نظر با زال دل کو

میر جوا الفتح کو

عاشقے کو شراب بر خور

پروہ کہ بائی عزت

عاشقے صافے است انا

عاقبت خیر ادا و فو

ہست تو ترار و اوار

طاہر ہست تو نیز پرست

اے محکوم بلذہمت

ہم از ان در و کا

عشق را قوت کرد

ایں عالم پر غریبوں است
الحق کہ پیش تست اقرار

شاد باش اسے عاشق و دیار بار
مگر اوسمیکوں لے دار و کفار
مرد و دیوم سپیدہ برکت
گر چه باشد محنت و درد و فگار
جرعاً یا جملاً اگر احب محنت
جان و دین و دل کم بروی شمار
اسے کہ چندم سپیدی زیادتی آزار
بازی آرم و بے پایہ دل پیو کار
مگر با عوالم سینہ خیزد انجان چو جان
عاشق و دیوانہ گردم کند صبور و قرار

بمدا دل چوں نباشد و دین رخسار بار
مژدہ شادی نامانگنی رو سے یار
گلبنایاں را بر فراز پدید آراں رخسار
عاشقان را وصل با شبیدلان انگسار
تو نظر بر خوب داری قد و قامت بگری
من نہ نیم در میاں تر حسن و صبح کردگار
آں سرین و آں کمران جہد تو دانی کہ نیست
آں کیے کہ نیست و دو دم کا وہ دیوم برستار
قدی کہ صورت با زنی نمودست مرتدا
شاید سازی تو او ما مسل آں ذکا اپنی تورا
گر تو دنیا می پستی عاشق محبتی
آں گواستغفر اللہا محی محمد اندوکار
یک بار و پاک باش و پاک دار
غیبت اندر هر دو عالم جو کیے اندر شمار
آء گے انکو بار بار
گیر نکستار و بوسه در کار

پس ویرت آء ز دوری
ز ان سینہ سپیدہ سودا سرا بار
حضرت سید که جینی انرا نقل در درج اولی الامر در انوار کشف
مستور است منیر و طوفان در درشت نیست
پنجم اوسیع الاول سنه ۱۱۰۰ در روز نهمه احوال

۲۰

مرد عابد بر دهن زنجیر کشید

ردیف

نمکن وصف و بایستی تقریر
از دست کند گویا نشانی
استاد مملایاں با دل
اینست بهشت که می شتر نی
درباغ وجود ساد و سنگ
یار امر اقا کائنات
سولے تباں ز سر سوزند
بپچاره و مبتلاست لوط و فتح
تذییرش چیست کتک بپیر

۲۱

ایں عالم پر غریبوں است

بہن حجب و سرین آں تمکنا
از اصل لبش گمے چکانست
دانستم زوق کسی بی
گر هست لعل کشتن ا
آہستہ تمے برآں بکتر
من سر بر نعم تو تیغ مسیبر
ایں را فلان تیغ ز ذوق را فلان
هر دو داری شاد محمد
تو هر چه کنی پدید و دور
تو هر چه کنی پدید و دور
تو هر چه کنی پدید و دور
تو هر چه کنی پدید و دور

۲۲

حضرت سید که جینی انرا نقل در درج اولی الامر در انوار کشف
مستور است منیر و طوفان در درشت نیست
پنجم اوسیع الاول سنه ۱۱۰۰ در روز نهمه احوال

کربو الفتح بس گنا عظیم
 یک نظر شد بلای دهر بار
 ترا حسن و نمک از بیبے کیا
 ترا جود سرافرازیت کش
 بی میں ہر دم کہ چشم چون غفلت
 بنا شد این چنین شخصے وفادار
 بیک شکم دو عالم را بسبب از
 گر غمزہ ترکے ہست خوں خوار
 نہ بدو ملک بالا هیچ سرو
 خاں رہے چوں لکے قنار
 مہر نفس عقیبےس ماقلاں را
 بھولانی شد ہر سو گرفتار
 اگر خندہ ز نوبت آکشاید
 شو چہ را چو دندان گہر بار
 دامن سبتہ شود تر قالیے را
 مثال گنگ! شد گنگفتار
 کے کوخال و نڈ تو پیدہست
 پلانست کفر دایمان است و کلا
 کلام است اولکہ امن عشق سناڈ
 کر آں دل کو خدا وصل آں یا
 روانے کسب را بئی در برین
 از اربے نیازی کردہ اظہار
 شنیدی این عشق آرا بر آمد
 بر آں کوہ سریں اتنا چوں خوار
 برام حجب آں شب کرد کجا
 سب دا شکل من دیگر ز خمار
 چ شیریں بازی است این عشق ناز
 نہاست گرد و دخی گفتار
 ہر شب با جوانے مست غمخہ
 کنار دبو بس ہم بود و رکار
 ز سبے ذوق و غمخئی و روح رات
 ز سبے مستی خسارش نے ذکا
 وقت اور قورق باشد بس آئند
 تراز اگر گوسرینے کرد کنگار
 ہمانی عشق و درد دنی نموشے
 تو خود را در جہان انش شمار

غم جو ہر جا
 غم جو ہر جا
 غم جو ہر جا



گارنوی
 بکار
 بکار

صدر راحت زان دہر ز فخر
 از سر و بر استی جو جویم
 از قامت پارسین چو پرستی
 پر بار گے است عالی انظار
 سرعت است لے چھاو تون
 ایسے است طے بے نکار
 عشق آدو غم سہم بر آید
 پرست فرخ ز خست را با
 بوالفتوح میرزا محمد
 مسکین و پرستے گرفتار
 ایم بدرد دل گرفتار
 با ایم کسیراں جفا کار
 ایم جویم غسل مغفوں
 با ایم و خیال خالی آں پار
 سودا ز دوگان زلف اویم
 جیراں شدہ گان آں تنگدار
 ایم سیکو و دل کشند
 نئے زبردست آں سیدار
 انمول کسہم انژماد
 مانے گزید عشق لے پار
 ایم جویم بر بگرفتیم
 شکل و زلف ایر زار
 سے نوشد و نے فرزند آں تہ
 بوالفتح صحراست می خوار
 آں جوان راست تکز گرفتار
 جگر دل بخوردہ چوں گفتار
 آں جوان کوسرین است مر کرب
 رو کسٹ لاونا یاد است تبار
 غمزہ اش ترکے است خیزت
 لعل و سبت ساقی خوں خوار
 گشتہ ام من امیر زلف کیے
 سخت است تار جعب ادنگار
 عید او خا ہنہ خراب کسند
 سینہ را بھی گزود آں مار
 بدیش تا کہ دام بدستے است
 اوشش تا کہ دست آں بکار

ہیر
 ہیر

منم تنہا و تنہا ابارشش
 گزقاری آ آراوی است
 ترا سولے جملے کے گرفتار
 مہرکس از من جھک چو نہ تو
 گرفتارم گرفتارم گرفتار
 درختے دیدہ ام سرے ...
 زبے جسے کو دارو آں جو انور
 سید خالیست بر عمل لب او
 زغیاں مریچی آید مسخرب
 بہا آ آ جہاں رانا زہ تز کرو
 محمد راز مال او چو پرسی
 گرفتارم گرفتارم گرفتار
 من ندام بیچ دیندے گزیتے
 من ندام بیچ دیندے گزیتے
 عشق بچل کہنہ شو کا کا دل کے کو
 صد سزا رایت و دولت بو جان
 گرد بست عشقش من من بزی و سکت
 زہد الطمن کن رو غیب کس خط
 اے محمد بار اس گرفتارم من بار
 زہنہا راز عشق بازی زہنہا دل نہیا
 ندیم کچھ تو بولے کس ستمگر
 نیای مجھ من دیگر گرفتار

من ندام بیچ
 دیندے گزیتے
 عشق بچل کہنہ
 شو کا کا دل کے کو

نہیدہ چشم تو آلاک غلطیہ
 چہا شد مبتلا جان و دل من
 نہادم سر جو بردر رحمتے کن
 لب سگون او سے خوار بیت
 مھرجاں و دل را تو سپر ساز
 شال قاب قوسین است علت
 ابو الفی کو بس کلام محمد
 زباں گرد آزار اہلسا را سرار
 دل بل آرام وہ جاں بجااں سپا
 خانہ بنما نہ رو خرابات آر
 کیک قدے پر پوشش لذت سستی گبیر
 تاشناس کی کیفیت مقصد و مقصود کار
 خانہ اات رانیک مرغ کن
 کٹکٹ ترات اسخت مشید برآ
 زاویہ زور دارا بریزو زباشش
 زاہد و ما جو گرو مجھو کیے زار و خوار
 گرچہ محمد شدی مثل حسین حسن
 دل بل آرام وہ جاں بجااں سپار
 دل بخرا بات خرابی سپار
 بر سر خم خوش بے نیش بر خوار
 شاہ خرابات گرو کی صحبت
 تاشوی بردر خمسار خوار
 جا نہ توتے یکے جام خمر
 از تو ستا گرو دقتے دست آد
 حاصل دیا جو سے بچن
 بادہ بخور وقت بہ سستی گذار
 بو الفی زانیت خرابیہ
 خمر خوری خم خوری از خم
 غنیمت دار خود را لے برادر
 دے بائے زہیا خوش برادر

نہیدہ

کٹکٹ

نہیدہ

خیال و محم در گوشت نشد
دستے چند اسے سپرداری نمود
ترا یا یک کہ غلطی در پروردست
بساط زرد را بر پیک و گرد کار
اگر سر را ببارانی خود حریف است
قد خود دل او نخل است سرو
مصحف چون ندید می غیر حق را
کین تخریب گوگرد اندک بس
ہرگز با اجندا وقت او کار
ہرگز او بارہ اقب ال است کجا
گزر جو بیارنا لبین رعد است
با جان من شبے خوش بود ام
او ہی ان از منی نال سید زار
گلگین جانم ہیں ش تازہ تر
عمل بیگوش مرا یک جود داد
مدن محرم و سکین مست مست
شاہد باش لے سید الفتح
عشق می باز و لبکین با قار
ہست در عطر ہوس بسیار
یار اگر وقت کار یار شد
ہر چه خواہی کین تو بسکین
کردہ ام من بہ بندگیست اقوا

سالمہا شد کہ عشق می بازم
عشق آمو و جو درخت لہبت
بر دل تان اگر غمے نمود
کنم از عشق یار تو بہ دل یک
فخر جو حکمت کہ باقی است آفت
ما شتے گرو سال در یا بد
از ہم کار با شد او بیگار
ندیم این چنین یاسے سنگلا
بریں نخل و شمال نعلف و عد
ہر بیگانی آسنا یاں
ندارد و دستاں از منے نصیب
بلایے من بہ بیند اسے عزیزاں
بہر وہ جان و دل سن کشد زہا
ندارم پایے گیرے دست آوز
چو گویم تا پیشت نہ شوخ دیدت
نہا شد این چنین سرے بلانے
ندارم تا چا ضوں خوا ند برین
محمد دوست او نہ یار فریاد
مرا عوارہ مجوز گریہ ترا ری
الو الفتحا چه می نالی ز بخشش
نہایت حاصل مگر دور و دنگار
بیچ گناشت بزکو ناز و زار
بر دل بندگان خویش گمار
زلف بے جانش نہایت بزجا
ہست اجمو بہ در گراں کار
در دو غم و در دلش بود بسیار
اسے الو الفتح ہر کہ عشق باخت
از ہم کار با شد او بیگار
ندیم این چنین خو بے دل آرا
نر اید اورے کو کوک و گربار
سچی از دوستاں ہموارہ آرا
گردد و بلا و رخ و انگار
دل و جانم شدہ او را گرفتار
کجا کہ کہے کیں گرواں کار
بلانم من اسے بیارن سنگلا
مرا ہوسد و چنگک بر انصیار
چنین ہوزوں و زینا لکے قتا
ہمہ شب این دو چشم مست میدا
گرتارم گرفتارم گرفتار
ترا ناز و کشت بہت در کار
نہایت حاصل مگر دور و دنگار

نہایت
پایہ
پایہ
نہایت

کنوں ہاں بس کی گفتا کر دوا
 ہرگز اباجدا وافت و کار
 حالت دشوار ارا سب گرید
 تا چھپیدست ارا روزگار
 عمل او میگوں است دین دہنم
 نقل گارے حسرت ال بیے نگار
 شاد باش آن شراب عمل او
 مست می سازد و مولی انشا
 وصف آن عمل ودان و شہز
 عمل او میگوں بہن کنز شہز
 در پس کوہ و سرسینہ ہرگز نوت
 مدہست است او دیکے پس بنگار
 قد موزوں شکل زیار چو حسہ
 دین چو لالہب چو پتہ نگل عذار
 چشم خنداں جہتا ہاں تر زخہ
 اکی حسد تو زباں زاگر و آہ
 آن حریفے نیست کوہ و صفحت

خینک
جان

تو نہ کا شنا با شہ شمار
 اگر مشوق و پیوست و بر
 نہ ہے جاہ و جمال و کسفر فزنی
 تہنا امہرہ گرد و میست
 مرا خواہی بخواں ز خود دل
 کہ گویم نہ بادہ بردکش سر
 ز خون من کن صورت و ملے
 تنخواہم من کہ گویم سرازور
 قد شیریں تو از نیش کر کہرت
 بکن شخصین را یکب مصور
 تا پیرایہ زیبائی از قسمت
 جمانی ہم ز تو آراستہ تر
 کر شمتہ از نیش سلیم از تو گریذ
 فریب شان ز تو گشتہ مقور
 شراب بخوری آن عمل یگان
 کر آن یک قطرہ ست جان مہر
 نبودہ و پیراہ کسجستی
 نبودی ز شمشال بدرا منہر
 حسد خوب را ہم تو ناسمی

ترا حسن و نکست حق دادہ بیہ
 کلام است از خدایا انیمبر
 دبان تنگ تو گوی نمکدانست
 زبان تنگ تو گوی نمکدانست
 ترا قدے است چوں سرور دانی
 چوں سرور دانی
 گداکے بردت آمد بخت جاج
 اگر بند رفت آن شتیغ ز ناب
 کہاں سخت داس دولت کے حق
 بیاراں گرو بستانے نگویم
 مسب اوارے درے درے کہ دادا
 محمد را ز حال او چو پرستی
 مرا صوم و دام است اسے براد
 نباشتا بیخ نوبے بی جفاکے
 اگر شعور کے قوم در مدح لعلش
 ابو الفحی از او ز نے نباشد

عشق بازی نیست بازی ای ہیر
 عشق بازی گفتہ ام تو تہاں
 جان و دین و دل بیاز دیکش
 سر و قدے اسے گل عذار
 یکے شے اسے و یکجا خفتہ ایم
 ہر چا و فرمود من دادم بدو
 عشق بازی بست کالے بخطر
 عشق بازی راست مخلوقے گر
 شتے بر خود خسد یا برسگر
 بیم ساتے مرنجینے لالہ بر
 بود بوسے و کٹلے یکے و گر
 من از خوشنودا از خوشنودا

غمزه اش از کسب ز روز خنجه چشم بر نگر گشت دل محمود
 شاد باشش آس و آمان تنگ کنده هم بود هم گمان است دل مسرور
 سرور او تو لبش در هست شو از چه جن می شوی مغسور
 ای محمد میں حکایت گو ای صاف سادہ منظور
 سوار است می آید کلاه کج نهسا در سر دهن قبول پر که ده بجای حسن اندر
 هر گوید کیبک ایسه بگو گشت ہی گوید نزا پیدا رگی جو آنے این چنین دیگر
 بجهو الله چنانستی که هر کس در ناست و ملا نموس می آید مدار می تو فواد بر ہوا
 لب میگون تو بار بر کس بجز باں گویند کہ اعلت پاک پانزہ چکد زو بادہ احمد
 نکستے کہ تو داری جہانے مبتلا نداری باکے سر خوش سخانی بیج را در
 دگر در بر میرشد ز دست دولت ز پست دگر ز نهہارا از تو کی می سر ز پیش آں در
 هزاراں آفریں با دنا ہاراں شادایا تہما کہ من مشوق دارم ز نیند باکے در بر
 مھکار از درو کہ خوانی بندہ نکم
 خدا و ملا میتر کن مرا اربع است لبر
 اسکے چشم سخن و یاد مردم تو سرم داہ در ہر طرف چو غلطی ہر خطہ مست داہ
 ای شیخ واسے تذکر واسے زرا بلکہ ہن ہر خدا سے را کہ من پس گر دار
 تصنیع وقت کہ کن و تنوشش را مدہ تو خود بوقت خود شو و ما را میب گذار
 روزیکہ عرض گفت کہ آرا دگاں شو و بجز در عشق با زنیاید و این شمساً
 لے طالب نجات تو دانی داین نجات با آتش محبت ما راست کارو با
 ای عودت عقیقہ واسے سر پارسا در عشق بنے زراں بود مرالو کہ کونک عقیقہ
 تو با خوشی و عشق فراغت باش خوش

عاشق و مشوق آسے کہ وہ ام ہر دو یک شخصہ است دا ندو دا لہر
 ہر کے را ہر کار کے آفسر یہ عشق از ہی را ہر دو یک پس
 فارغ و بے درد بودم از کجا اوقتا در ہر مجال اول نظر
 این دو چشم یک طالع بزرگ است عشقا زنی سیت کا سے مختصر
 ہر کجا کار سیت ایسے کہ ہم ہر عشق را یاسے نسا یک دم نظر
 ای محمد میں حال عاشقان

مدد کونفر

اگر سوادے لطف بہت در سر عشق را با ہر جو اسے کہ حسد
 چہ باک از لطف و ظن فرقیں ال اگر مشوق و خوش دوست در بر
 بیایا لیکر عینے بر نسیم در کے تہ تہ قیے شہتہ بود
 ہمہ عالم اورا ساسا عتے باو کہ شنید یا کہ ہمیں تن برابر
 تو می عوارہ و گرفت و تحلی ز سے محروم اندو کہ در داریں کہ
 ز سے عینے و ذوق نینے و کگشت بلغ ہم با سے میتر
 محمد را فردا پی چو دگر گور ز سے روح و شہے راحت مگر
 ندانی کر کے مراد مراد است

زیباں زلف

گورا

بجاں دا دجاں شد ز زندہ آرا نے انور شد ز من شہر ہور
 شاہ را زار دواج ما و ایم جاہ و جان باقیم ہم از دور
 عاشقان را ملا متھے کہ شنید عاشقا نند و در جہان حسد و
 خوب را ہیں و سے بے نیک نظر در نہ ناشی سیاہ روا بے نور
 پر تو حسن با ز حسبیاں کہ در جن بود ست یافتہ و مور

ایز شبانہ

تقدیر وجود جاے جاے روزند
 بلا غم باس ماست و روزند
 ملازم سرو قامت رے گلگون
 بہا ناز ہر بار راست در روزند
 بہرینہ است دل بی غم
 چگونہ جان و دوزاں ترک فیروزند
 گزشتہ است وینہ فراتما بیاید
 بقدر وقت خوش می باش روزند
 محمد خیر و کردہ است و عقیل

بروزند
 نوزند
 سپرند

شجاع آفتاب مہر انروزند
 اگر چو پیر فروئی کہن ساز
 صفا پیری چو آن سرو باشد
 بل کن صوف پیری را بقوت
 جو آنے را بر کن ایہا اشع
 بسا سینہ کبیر لب لب نہ
 برہنہ کر و پیرا ہن بروکش
 البوالعجا میں است ثابت شیر
 نرا باہنہ تیاں کردہ ناز
 شادای بر روزگا جو آن عشق با
 دل بریک نہاد ناز و گریہ نجر
 بت را چو می پرستی ای شکر لب
 مہن المیاں بہ بیانی میں انیز
 خانہ خراب کردی ہے جھٹھوسا
 بلو غم باس ماست و روزند
 بہا ناز ہر بار راست در روزند
 چگونہ جان و دوزاں ترک فیروزند
 بقدر وقت خوش می باش روزند
 محمد خیر و کردہ است و عقیل

بلو غم باس ماست
 بہا ناز ہر بار راست
 چگونہ جان و دوزاں
 بقدر وقت خوش می
 محمد خیر و کردہ است

بلا غم باس ماست و روزند
 بہا ناز ہر بار راست در روزند
 چگونہ جان و دوزاں ترک فیروزند
 بقدر وقت خوش می باش روزند
 محمد خیر و کردہ است و عقیل

بروزند
 نوزند
 سپرند

لے در جراح الطکر و طغیوں و غیبتوں فروئی العجز اندراج یافت لے در جراح الطکر و طغیوں و غیبتوں فروئی العجز اندراج یافت

بوالعجب را محنت دور و دشمن سپا
 من گیم جو بیابان سرو قدت در کنا
 کشتنم را وعدہ کردی موجب تاخیر حیرت
 از لب میگوین او گر قطبہ رے می جھکد
 تا سرین و حسب لا و دیدیم بریناں گشتہ ام
 جان و دل ایشا کر دم بکد درین باختم
 تا چه خونہا خردہ ام از بہر این شیریں بہا

بوالعجب را محنت دور و دشمن سپا
 من گیم جو بیابان سرو قدت در کنا
 کشتنم را وعدہ کردی موجب تاخیر حیرت
 از لب میگوین او گر قطبہ رے می جھکد
 تا سرین و حسب لا و دیدیم بریناں گشتہ ام
 جان و دل ایشا کر دم بکد درین باختم
 تا چه خونہا خردہ ام از بہر این شیریں بہا

ای البوالعجب صد روی گیسو دراز
 مختصر کن چند نانی قصہ خود گو در آرز
 گرد و درین و جسم یکسینہ بگیر
 نیست خنایں و گر ترا توبہ شیر
 در وصف عاشقان باکشیر
 وہ کہ ہر جا بنے از دست نیر
 چشم بند می کن خراب کردہ بصر
 در دو غم را بدل بس از خمیر
 عشق بازی اگر خوشی امی
 عشق بازی ہو اپنی کستی نیست
 عشق سلطانست بی شریک ویز
 ہر جا از دوست آیدت بہ پذیر
 گزارد دوست دوست میراد
 بندہ سببہ گان حضرت شو
 جعدا و خانہاں پریشاں ساخت
 لے کہ از دوست خراب بستی تم
 عشق بازی اگر خوشی امی
 عشق بازی ہو اپنی کستی نیست
 عشق سلطانست بی شریک ویز

ای البوالعجب صد روی گیسو دراز
 مختصر کن چند نانی قصہ خود گو در آرز
 گرد و درین و جسم یکسینہ بگیر
 نیست خنایں و گر ترا توبہ شیر
 در وصف عاشقان باکشیر
 وہ کہ ہر جا بنے از دست نیر
 چشم بند می کن خراب کردہ بصر
 در دو غم را بدل بس از خمیر
 عشق بازی اگر خوشی امی
 عشق بازی ہو اپنی کستی نیست
 عشق سلطانست بی شریک ویز

شجاع آفتاب مہر انروزند
 فرخ شمشع از کرد انیز کسند
 برآمد صبح کہ روکشن تر از روزند
 چو گید جز مزیلہ سوکے روز پر سوزند

شجاع آفتاب مہر انروزند
 فرخ شمشع از کرد انیز کسند
 برآمد صبح کہ روکشن تر از روزند
 چو گید جز مزیلہ سوکے روز پر سوزند

بروزند
 نوزند
 سپرند

لے در جراح الطکر و طغیوں و غیبتوں فروئی العجز اندراج یافت لے در جراح الطکر و طغیوں و غیبتوں فروئی العجز اندراج یافت

بالوں پریشان در گوشہ گلستان سارو کے آسے ترا نہ عشاق بلبل

سعدی نظر پریشان خرقہ در میان

دادست بخت بندگی آں پر چو باز

در جوانی با جوانان عشق باز پس ز عمر خویش بخور سر فراز

عمر آمدند گیت شد لب نغمی تو خواجہ بندہ نواز

خدا کاران بن گان لا پرورد نیست از تو جز ہمیں سوز گداز

از لب تو خاک تریک بوہ چند شیشوہ چند کر چہ ناز

سر و دم در حسن و زینب کی شرت بیش من تہ تو چہ ہے دراز

گوشہ ابرو کے تو چوں تلمبات شک ہمیں اتنا از اقم در نماز

پس تو در دل ندارد چوں اثر لے ذکر چند خانے ترا از باز

عشق بازی بر محمد فخر شد

فرض میں بہت با حقیقت نے مجاز

مازنینا بغر و عشقت و ناز بہت بسیار را کر شک و ناز

مغفرت زینب و فریب بیشتر پاک و پاکیزہ باز سر نماز

سوفدا بلند بہت بہت مودت از او در و در کرب فراز

انازل تا اب ہنسایں پر وہ بر جمال خود انداز

گر تو راضی شوی بیک نظر فروت در غم گشت آں اعزاز

خوب رویا تو خود پر کسی کن خود بخور از ہم غم خویش سبب

ایں سیرتے چشم اگر بیند سحے تو سن کھنڈا و غماض

و در گرد و دیو و شیخی شود باشد او ہر طرف نظر انداز

من نخواہم کہ ترا بیند

بند
جولہ

۵
بیکہ کسرت

۵
بیکہ کسرت

ای ابو القحح ہر دم بخور پرواز

روایتین

تو شمع حسن را پروا نہی بخش لب سگوش را پیا نہی بخش

کنند جدا و بر ملقہ ولے بہت میان ملقہ بخش تو دا نہی بخش

بیش سر و قد بخش بہت میگردد شکل گمشویش را شا نہی بخش

ترا ساتی اگر جائے بہ بخشہ شراب عشق را اینا نہی بخش

و صا ش گورد یعنی وارد از تو حدیث و در و افسانہی بخش

پریشان کرد ز نقش سر و راں را فرا ہم گشتہ تو در غامہی بخش

ترا کہ گوسرینے پسترا انداخت تو سگین دل شو و بیگانہی بخش

چرا سوزی محمد از زلفش تو شمع حسن را پروا نہی بخش

ابوالقحح از ستا نہ سر بخشش

لب سگوش را پیا نہی بخش

گر بوشی شراب صاف نوش در چوئی باس صوف بخش

گر بخندی بذوق و حسن بخش در بگئی بر دہد حسب خروش

نہ بود تقوی بہ هیچ نفوذ شد گرفتاری بر اے ابدہ بخش

بمجد و یا شو و تہ را بگبیر و در بوشی چو چشمہ کہ بخش

ذوق سستی اگر تو یافتہ رک سبوسے شراب گیر بخش

بادہ نوشی بہر بار بار مست غلطان شد و روی از بخش

اے محمد را کن این تذویر

ہم تنگارا شراب صاف بخش

۵

تو ننگائی من ایجاد دلم در مرکز بجا غم
 تن و جان و دلم گم شد ز اجمیر شدہ کار
 اگر ز یاد شدی یا با بس چشم در پو شتم
 اگر در خانقاہی مسنم آں پیرو پیرو
 اگر کعبہ نیشینی مجاز کعبہ من بکرم
 اگر در مدد داری جمل گفت تو سکتیم
 سخن در منطق ارگومی مرا آں جلائے ست
 منم واضح اصول دین محکمیت دیویف
 اگر تو بدست داری خلاف شتے سازی
 اگر در اخترانستی منم آستانا چیر و دست
 اگر در سارامو میستی نوائے نعت کرداری
 منم سر طالعہ ایک مرانے وانگہ ہست

بیا ایک سے فریغ نشینم
 چو داغ نامت فخر و آیش یوں
 شو دہم خاک راہ یار گردیم
 ترا اکثر ترس حبشی غلامیم
 سخن از خال و لعل اوجیب گویم
 کجا سیم نیم رونے ابر کسم
 چو دانی تا چو لذت دار و لے بار

خوابت حسن و تک رای محو بندہ بخش
 گر بر اندازد درت آن شاہ من بسیار بار
 تیز تر کہ غمزہ اش گر چه خطائے میکند
 زلفش اتنا یکے دست جان دوین ملای
 جھدا گرا و کشا یہ خطا زادوی ہمد
 مردمان بد در دویج تو اگر گریہ کنند
 گر بدر عشق مسیری کن مبارکبار پیش
 در تو ترسے ہست فون لیکے زان تو ہست
 نیک خواہے گر نصیحت میکنند از کار عشق
 جابل و عامی شہو حسن و خطاں بہ ہیں
 اہل کور و باہ فون خوش بزی و عیش مشیران ہم

کہنہ پیرا شرب کہنہ پوشش
 گر بخوای مدام با شمی ست
 ساعے تیز و خوشیاں بارش
 با وہ را آن قدر بیا پر خورد
 اے محو درام با وہ پوشش
 ایش چرکتے تا خود فنا خوش

روایت

دعای کور و باہ
 اہل کور و باہ
 اہل کور و باہ

دلم در مرکز بجا غم
 کسے جہاں سخن گوید من آن گریہ سے جہاں
 و گزنا بربندی کسی دیں را بگردا غم
 و گردن سبکہ با شہ غلام می فروشا غم
 و گردن تنگدہ آئی من آں قیس بہرہا غم
 نکات علم پر در از خلائے را بدر شا غم
 کہ فخر داری و طوسی شو در شا اگر دور با غم
 سخن در شا فنی کم کن کہ من اتنا دنام غم
 جمال الدین محمدر از سر طلسم پس را غم
 چہ سازند اکہ من سا نام چہ صورت با غم
 من آنکہ میری ملی ام ہری با دف و سکہ با غم
 ترا نہ صورت و بانگے ہم غزل با قول با غم
 بکندی

کے چندی ایں گلزار بیدیم
 بیا آردی کیلکہ بربہ بیتیم
 بود ہم در تہ پائیش سیم
 اگر میر خطا یا شاہ چیم غم
 بے تار یک و سہل تار یک غم
 کہ سایم برکت پائیش چیم غم
 حکایت دو کستان ہم نشینم

گرازد سر بان خود بخیزیم
 صد عزت و دولت است ایا
 تا صید کند حسب ایدم
 در محاسن دولت گلیم
 گریم بپوش بوس بر ایدم
 افتاده کیش در تو خوریم
 فزاک بر بستہ نگاریم
 بر سینہ دشمن تو خوریم
 امان نام و ننگ ستم
 رسوا و شرم ایدم
 در روزه تو آن حال ایدم
 ایروے ترا سجد ایدم
 ال سنگم وے زانم
 یک روز سگت باغ زخم
 ترکیب وجود آن حال ایدم
 گویند سبر و دشمن ماند
 گرسک کند بجان ایدم
 از جان و دل آتش ایدم
 پیش ازیر سے جمال ایدم
 شے باہر وے خوش نام
 خوشی و غمی از دور دولت
 بنیر میا سرے شستم
 بسا کا مرانی را کر ایدم
 ہر باجے و در فرستے شادہ
 سکھویر بازا روروی
 غم و اندوہ را در بار ایدم
 نبال آسودگی پر بار ایدم
 در کوئی افساں را خور ایدم
 درون فانی خسار ایدم

میرزا یحیی
میرزا یحیی

لے ہر ذمہ ۳۰ سوال سنے مرقوم روز دہ روزہ نشینیت مرقوم تصدق سنے مرقوم فرورد
 علی بن صرور در ہر نہا سخن نیا کنو ہوا کل شکر کہ نوشتہ شد ہست

مھوگر نہ روز در عشق ام
 ہاں کہو کے طلع خیزیم
 تبا گشت گلذائے گزیدیم
 نوائے بلبلان در گوش کریم
 نشانے یافتیم از بوکے آن حبیب
 جوان ماست سرشے کبکے ثنا
 نشان عطر از بوشن نیم است
 خائے کر دوں رو باہ گلزار
 جمال گلبنان باہل دیدیم
 جزاہ خرابات در کئے تکسیم
 ادا من الصبر و تحیات گسیتیم
 جز نقطہ بیس در گفتش نیم
 جز کا سپر غر در دست گیریم
 جز رو بہا سات در گھرہ بہا زیم
 مارا تو صھو کہ شناسی وجودانی
 آسوز کہ کجا نیم و چہ بی نیم کیا نیم
 ما عاشق و مبتلاست ایدم
 گسیتیم نیم ز ایدم در عداوے
 لاکھ نہ پورا بسو زیم
 می از حبیب با شورش
 در باغ و نا چو گل سر زیم
 گلے چندے ازیں گلزار حیدیم
 حوائے گلبنان در عیش و تیم
 نہانی سزا سرشے شستیم
 کو بیخ و کستی در دل کشیدیم
 مثال جیب گل داہاں دیدیم
 خزانے کر دوں رو باہ گلزار
 امرک بہت بجاں سھے ز ایدم
 اکھبہ فاق عمارت سخن ایدم
 جز کتہ طامات در حرف تو خیم
 جز شاہ پر شہیوہ و گریش ز ایدم
 در فانی ششندہ کہ شہما ز ایدم

میرزا یحیی
میرزا یحیی

میرزا یحیی
میرزا یحیی

دیار یار را دیار و دیار
گر با سر زلف تو نازم چشم
انبارا اگر بار سدی شاید
در لب تیرا نواز با می نیم
گردست رسد که سر نه ز پات
آں سرو توئی که کس بز آرد بار
گر گوید خواجه کآن فلان بنده است
محمود اگر می خرد بنده خود

گفتم نبط بری نیکنگارد خود
بشر منده شدم می گدا از چشم
شے باه رورے خوش غنوم
لبے با لب بزم خیسده امانه
چاندت داشتت ان شام دال
ور قادی میان آگد شسته
در آن حالت محمدا پر بسند
منم او امن و من در میان نے

محمدا پر گران می خنجر می
شے باه روری خوش غنوم
عشقای نیست در علم و تسلیم
عشقای نیست در چوں حیرا
عشقای نیست در فرو قاسے
عشقای نیست در جاه و نظم

تاریخ
اوراد

ایضا
گر دانی

حاجت و غیره ای محبت

عشقای نیست در فقر و غنا
عشقای نیست در جور و جفا
عشقای نیست اندر رج و رحمت
عشقای را نمیدانی که نیست

عشقای را محمدا شسته تا علم
میا ای که گرسه دوده با شیم
دوسه بوسه یک با گانه شیم
اگر اولد بے در بر یک شیم
بیکدیگر گدا ریم از سر ذوق
نزا هست قدس و یکی بر بنده شد
بقبید ز پد و تقوی اگر با شیم
محمدا باوه با سه بوشیم

بیا ای دوست تا باغ نشینم
چو دانی تا حیا فرو پیش آید
منافخ از جهان ویدار احباب
به نقد وقت کیم خوش نشینم
یسه یاراں که پیش از آسید
مسافر تیز روی شتاب
محمدا غنیمت دارا شتم
که روزی چند با تو شیم

عشقای نیست در مال و تنعم
عشقای نیست در رخ و عالم
عشقای نیست در علم و نظام
عشقای را نمیدانی که نیست

باید

بزرگ کام

زبان حق که در است بندا کلام
 از فصل خدا اسید وارم
 بے توفیق که زنده مانم
 جان بخش که شتر سارم
 چوں من تو صبر نزارم
 من جز تو کے و گن دارم
 دانند که مرا نخر اغواست
 اتقادہ کہ بدو تو خوارم
 جزا تو که شکر نیست کلاست
 جزا داری عیب نیست کام
 سو گن عبا آس تانانت
 کہ جز تو که کے است یارم
 فصل بود دروص بزرگی
 خود کہ غلام تو شمام
 شد در سر من کعبہ اورا
 تا کہ یک شبے بدست آرم
 اناز تو که شمر او گوید
 من اکم کند ہوسہ یارم
 بوی غم خط بندگی بایست
 خود انباشت قد یارم
 ہر شب گرا کہ کے یارم
 شدہ بکنا شانش خوارم
 زویدان خوب تو بہ کردہ بودم
 ترا دیدم ز تو بہ کردم
 مرا قصود برستی و گنیت
 تو خواہی صاف بخش خواہم
 گنجی خواہست شستن بلا دور
 زروق نظر آن ہرم
 کنوں انکن کن فانی شدستم
 بدست یار جان دل ہرم
 مرا از لذت و شام خواہم
 بنیارت می شود بیج و دروم
 مرا غم دست در ذوق ہے محمد
 کو از آگہاں سب می شرم
 جاہ و جمال و مال و جوانی رنگ نام
 باز تو کہ شکر و باطل ہست نام
 بی نام

امدادے

بایر و ضعیف زانو اسیم
 پنجہ نفس گیند دست و رازیم
 گر لعل لب ز لطف بخشہ
 یک روز شمار این جہاں کن
 یک عالم کارواں سرانست
 این عالم کا رواں سرانست
 یک روز غم چو فر دایم
 دال روز دیگر خوشی کی براسیم
 بوالفح غنیمت است محمد
 "ا روز کے چپ رہیما غم
 ترا چشمے بجل عین بادام
 ترا جعد و کبر کجا ست باہم
 ترا قامت پوخی بیکر راست
 ترا این سینہ کوئی سخن باشہ
 خذو فال تو کجی کفر و ایمان ست
 سرین او مثال کوہ لبنان ست
 بے ابدال را آنجا نظر است
 نباشد عارضے را خود مقصرے
 لب تو شوخی کرد دست زبانی
 قد زبیا درخت موی دی وال
 تو بر خوشبختی خود فاش کردی
 مراد ضم کے روز غم رتہ
 محمد را غما ندایم بحالے
 بازلف تباں نمی تو اسیم
 وز عشق ہواے ہوسہ اسیم
 یک ہوسہ دور در دست باہم
 در روز و درم بہت اسیم
 "تا فلن نہ بری مقبلم اسیم
 دال روز دیگر خوشی کی براسیم
 ترا بینی چو خوشہ سمجھم
 عجب ارے کہ شدہ باہم
 ترا عارض مثال لغت بوز نام
 در آن افتادہ باہی سمیہ کرم
 مدہ مرعا قلاں را سخت الزام
 کہ گشت است لعل خاص ہر عام
 گرفتہ است قطب ہم آں جزم
 ہماںجا یافتہ دل را آرام
 مثال قاب تو بین است عالم
 کہ میگوید انا اندھ چو اسنام
 نداوی دے بر ناصح برام
 بگوئے من نہ گروم دست و بدنام
 محمد را غما ندایم بحالے

باصد عزت و با صد عزت از ناز
رود که غمگسسی و گدالی نفسی
دنبال وصل او چه زنی عمر را بسا
اورا کھیل بر نفس در خیال آ
آنکس که از جمال و محبت نظاره کرد

با دمی مجال نیست که بر کس کند سلام
شوخ تر از ناشاید که درون درین مقام
خود را سوزد و محرابی را بر خیال خام
بروے گو سلام دادن بوی خوشی
از غیب وصل و حجت خود است مصلی

بوقصه تصدی می مجال بی نیست
در قصه محمد نوشت مالک الم

در مقام دریا شود جان را مجال کسیرم
اوست ناز که کند منم کس در کسیرم
گر در او نشناختم گوید من کس در کسیرم
گر مرا تو بنده خوانی در کجائی آن ماست
من جمع خاطرم ز پیرا پریشانی تو ام
گر چه هستم مسلمے ازین دارم ترا
ای محمد پیر کستی از جوانان تو به کس
نیست خود ز یک من یک طاعتی زین کسیرم

عاشق بنام در هوا خوب در بیان یک نام
کرده تمام عجز و ناری در خیالی پیش عاشق بود
پیش قد قفاست تو هر کجا سر و دست پست
نیست در دل جز خیال ضد فعال کس بخوان
من تا خود بنده ام چاکر شدن منی چو دست
محمد سرکش را بدیدی خانه که دره خراب

عمر ز نیش نام بیج جو کس نشناخ
مرغ هوا بر وقت زیاده و وفا داده ام
مشق نقاب سرگرفت کمالی کسیرم
عیش و نوشی ما که هستستی در وقت نشکیرم
دی موس که چینه شده ز نیش نامده ایم

دوان و گرا حق ز نیست عمل گوید احرام
ابر اگر از او خوانی نیست فرقی جز بنام
صاف نامم در در محمده شک نیست عالم
در دو فغانی کند کارگر کسیرم
شاد اگر کزین شده با ده و فرشته نشکیرم
هر که لب و دانش بد نیست باش از شکیرم
هر که کس در دو فغان نشد ز نیش نامده ایم

عمر ز نیش نام بیج جو کس نشناخ
مرغ هوا بر وقت زیاده و وفا داده ام
مشق نقاب سرگرفت کمالی کسیرم
عیش و نوشی ما که هستستی در وقت نشکیرم
دی موس که چینه شده ز نیش نامده ایم

عاشق بنام در هوا خوب در بیان یک نام
کرده تمام عجز و ناری در خیالی پیش عاشق بود
پیش قد قفاست تو هر کجا سر و دست پست
نیست در دل جز خیال ضد فعال کس بخوان
من تا خود بنده ام چاکر شدن منی چو دست
محمد سرکش را بدیدی خانه که دره خراب

عاشق بنام در هوا خوب در بیان یک نام
کرده تمام عجز و ناری در خیالی پیش عاشق بود
پیش قد قفاست تو هر کجا سر و دست پست
نیست در دل جز خیال ضد فعال کس بخوان
من تا خود بنده ام چاکر شدن منی چو دست
محمد سرکش را بدیدی خانه که دره خراب

عمر ز نیش نام بیج جو کس نشناخ
مرغ هوا بر وقت زیاده و وفا داده ام
مشق نقاب سرگرفت کمالی کسیرم
عیش و نوشی ما که هستستی در وقت نشکیرم
دی موس که چینه شده ز نیش نامده ایم

دوان و گرا حق ز نیست عمل گوید احرام
ابر اگر از او خوانی نیست فرقی جز بنام
صاف نامم در در محمده شک نیست عالم
در دو فغانی کند کارگر کسیرم
شاد اگر کزین شده با ده و فرشته نشکیرم
هر که لب و دانش بد نیست باش از شکیرم
هر که کس در دو فغان نشد ز نیش نامده ایم

عمر ز نیش نام بیج جو کس نشناخ
مرغ هوا بر وقت زیاده و وفا داده ام
مشق نقاب سرگرفت کمالی کسیرم
عیش و نوشی ما که هستستی در وقت نشکیرم
دی موس که چینه شده ز نیش نامده ایم

عاشق بنام در هوا خوب در بیان یک نام
کرده تمام عجز و ناری در خیالی پیش عاشق بود
پیش قد قفاست تو هر کجا سر و دست پست
نیست در دل جز خیال ضد فعال کس بخوان
من تا خود بنده ام چاکر شدن منی چو دست
محمد سرکش را بدیدی خانه که دره خراب

عاشق بنام در هوا خوب در بیان یک نام
کرده تمام عجز و ناری در خیالی پیش عاشق بود
پیش قد قفاست تو هر کجا سر و دست پست
نیست در دل جز خیال ضد فعال کس بخوان
من تا خود بنده ام چاکر شدن منی چو دست
محمد سرکش را بدیدی خانه که دره خراب

درم طرے تباب رفیم
 از بہر کند حسب چہاں
 اور اہمنہ از بے نیایدی
 گریادہ کرد لطف یارے
 یک بوسہ آن نگار شد مرد
 در راہنشا قدم پاریم

بوالفتح بگو کہ نیک تیم

اما شوق و مہبت لائے یایم
 جیے بار اگر دہند جنت
 گر سز نشے کشند دارا
 گر یک نظرے فرستد بران
 دو چشم سن است چو ابرار
 کیا را اگر بطف بسیند
 خود را برہ گذر جو اسنے
 اسے مرغ تو عاشق ہوئی
 این خود میں است جاہ و عزت
 دیدم لب آن نگار میگوش
 ایسر شیدیم دہو سپیدیم
 گر از در خویش باز را اند
 بوالفتح صفت آہ دراریم
 بیا چہ کیے گناہ گاریم

گم کردہ ہر آنچہ بہت یایم
 بر آنظرے کے ماخر کبیم
 از سر دو جہاں کیے نداریم
 مارا تو بگو گے فاسب
 از سر دو قدم بروں فرستادہ
 جزور بہرست خود نداریم
 مرغی نہ آسٹیاں چھیند
 بوالفتح قراریت مارا
 از دشمن و دوست ناغایم
 ہرگز ہساب در گنجیم
 رنجور شیم و زار اندہ
 اسے فضل خدا تو رحمتے کن
 اسے خواجہ چو لازنی تو مارا

لا را ہر چہ پیر کیم کہ لائیم

ہر آن ہندے کہ دستگی گدایم
 غم فرود روی از دل بردند
 سرا فرزند ہر جا باج داریت
 مرادانی خدا دوست چو داریت
 نہ ہے دوست نہ ہے غرتے کن
 مراستی و ذوقی افزودا مرو
 نداسم سن از خواہش دیگر
 مبارک باشد آن رونے کلام
 بنقد وقت خوش دل ملی کلام
 کہ خوداں بندگا نش می شام
 ز زخم روزہ سر روشے نگام
 فتادہ بر رواہ خوار ذرام
 مرا گفتم است نلے شرماس
 تناسبت ہوتے اسنام

لا
 اہم
 ان
 ر

بھیسیم کہ بیچ راشائیم
 بناکرے کے آگد اسکیم
 ماسفلس وماندہ بے نوریم
 ماخورد کجا و خود کرا اسکیم
 نی آن حلقے موصطفا اسکیم
 فایغ از طبیب وازدفا اسکیم
 مہوار پریدین ہوا اسکیم
 آوارہ چہ اتر و فند اسکیم
 مارا چہ تھا کہ در صف اسکیم
 گاسے شمار در در اسکیم
 مارا چہ ودا کہ میں دان اسکیم
 ہر چہ بلا کہ خود بلا اسکیم

شکاکه در لشریب و خوش خو
 صحیح که حسب بین او کینینی
 مسل سب او چو برگ تیزل
 ز قارکش سرود یکستان
 عالم هر مبتلاست خوابت
 بر ریش دل من از سب تو
 هم عشق تباں و پارسانی
 بوالعشق گج حجتی راست
 مایا تو ز عاشقی کن حسیب
 کایں کار صفاست آدم
 تنه دارم قوی بخورد محوم
 که رطبت غنقریب است محوم
 بحسن العاقبت شد کار محوم
 تو راه خوشی گریست شیخ محوم
 شود فردا ز جوار همین محوم
 کشیده در میانش خط محوم
 بنشد اسرار از کوسین محوم
 اگر هست نیست الا عشق بائی
 و گرب الیو القتیع انصدم
 همه عالم غلغلے یار کردیم
 ز وقت درد تنگنا کردیم

نقد توبه
سواد است

سکون
عین ثابت

گرفتیر دم پس کوسرینے
 نسته وقتے برانم من ببارا
 چو دیدم ابرو کاش عین قبله
 چو من در کینایی عشق اناے
 درین سیال محو راست جلال
 که شبانته و یکے شمسوالم
 وصف لب او در چه گوئیم
 کردم چو سبب از اذامر
 مشغول همه شب است این
 فردا که شود شش مردم
 گریسته ترا در این نیام
 من عکس نیم که عین شش خصم
 بر من شب زنی گرانی چو
 باریک ککرت او همین
 در ره گذر تو ناک گریه
 این پیر زین وجود یکتا است
 من اجم و تو مدال سبوت
 قدرت که بلند راست است
 بولق خلاص غمخوار نیست
 در بند قناده حسیب گویم
 ضرورت گشت تیر بر سنگی ام
 هسته جام و دستے زلفی ام
 بسمت او نمازے میگذازم
 که من در شقیبازی مرو کارم
 من عاشق مبتلاست ایام
 در بادیدم چه مردم چو گویم
 من قاسب خویش را بیوم
 منکرشده بختش بگویم
 بیرون و درون کجاست جویم
 سیکند و سیکند خرم جویم
 ای حسب در ازینیک جویم
 و راستش و باد آب ریوم
 صد پاره شده است این دایوم
 دریا ام تو مدال که جویم
 ز اندیشه راست سر فرویم
 بولق خلاص غمخوار نیست

آن شکر که قبا برست محکم
 بس که کلکها شدند در دم

سے صافی مدارتہ کائنات غسل
 زآب و دیگاہں کردی وضو سے
 بسے برزادوں خضرے نمودیم
 کینچ نہ خود ایشیاں چو دیو بند
 بندہ پارسانی شہرہ بودیم
 خار از درے خوابیں برگزیدیم
 صبا سے بر در خار شایتم
 کلدر ایسوسے سے نہایم
 مھوخت ہستی را بہ بیتیم

مھوخت ہستی را بہ بیتیم

براق شینی را بار کر دویم

شرب عشق در پیمانہ کردیم
 کینیم سنگسار و شہزاد
 اگر بر شمع رخ پردانہ و ادیم
 ز علقش چرخ گزرتہ اقدار
 سر سودا سے سراںں ندایم
 کہ تا اگر تویم قوت مرغ نقوش
 کہ با آہستہ نانی لایا کردیم
 چہ اندر صاف مردان تباہیم
 چمی با زیم زرد عشق بازی
 ایسیر جو خواب گزشتہ تو
 صھوخت عشق کا بخار کایم

بوشم

کہ در اقلیمہا فرزند کردیم
 من عاشق جوانے رخ زاوہ شہ تم
 از ہر جا کہ باشد سے را بجا دارم
 امین عشق بازی جز اتفاق نبود
 گریہ زہد و زرد من شیخ خانقاہم
 رویش چہا فنا ہے ویدیم گاہ
 بر پشت خاک باو کون شش تہ ما
 گفتند ای مھوخت یہ تو یونہی ہا ہست

گفتند ای مھوخت یہ تو یونہی ہا ہست

گفتیم خیا کو ہست امن مثل اوتیم

مہیر درد و غم را با بگویم
 کہ در دوا و دواں پذیرد
 کیسے مد اگر چہ پیش بیتیم
 چہ چندم سپید لے یکسے اہاں
 نظر داؤد تا اخب کسینیم
 چکا آید مرا حور ہشت تہ
 مرا دیوانہ می خواستہ خلق
 صھوخت عشق است یا کہ مشوق
 باندم اندر میں چیرت چو گویم
 ز سے عزت کہ پیش با بگویم
 خیال دیگر سے گزائل کرید
 اگر گلزار گروم بہ ہستہ ہا

صھوخت عشق است یا کہ مشوق

باندم اندر میں چیرت چو گویم

بلے اقلادہ خوار و زاریم
 ز شمع احمدی سبب از سیم
 ضرورت ہم بیزخم خار سیم
 اگر گلزار گروم بہ ہستہ ہا

لکھی انک



محمدا میں کس گنتا کر دوزار

نہادم بر لب شیش گارم
 مجال قدس را در خود نامیکم
 دے بر صدر عرش دل شینیم
 وراے قدس فدوسی پاکم
 ہرمن از لباس حق گریوم
 دوا کے کہ یا از برکت شایم
 پیالے جام حال پر دو خوشیم
 سر و خود خاشاکی را سرایم
 جان نا کہ مجھ کیم و حیب
 مجال کس را کہ ہوا کیم یا کیم
 پرتقد و وقت خود سازایم
 براسے وعدہ فراد چاہی کیم
 محمد با حقیقت کہ آبی شد
 سر لبے دل کہ از کس محاسن کیم
 اگر پتیم مثل ثرا کہ ہستیم
 اگر اندر گد از کیم اب وایم
 محمد روز و چہ رنگ نیست کار
 مگر خود را بہن خود تنایم

نہا شد با کس مانند را

نمیدانی گریوم چہ ما کیم
 جان جان رفت و شکست تن کیم
 دل از من بدیاری من چہ کیم
 گریار کیم تم بہر دین چہ کیم
 پیش کا نام و کیم کیم یاد
 دل من برد او بن چہ کیم
 سر کجا عشق رفت کرد خراب
 درد و کیم کیم وطن چہ کیم
 چو کہ از من مانند با من کیم
 باز دعوی ، و من کیم کیم
 بے کیے سر و قد و لا ارمندار
 گشت گلزار در چین چہ کیم

سر و خود شیش و شیشی زہرہ

نام آن کو کب ہم چہ کیم

ماں جان
نکلتے
کرو تیار

شہیدم کہ ہواں اکلایم
 معنہ کہ غزوات صمد با کیم
 مرا گلجلہ بر در خوا کیم
 اگر کشند و مرا در کیم
 اگر در بند زلف یا کیم
 نہا ہر اصل ایوں بر دو کیم

محمد بہر ان قرآن کیم

من آن رندم کہ در صوم و نماز
 ملکہ در تو وصل در گد کیم
 مرا مشوقی در سیلی ایازم
 نہا دین و بشر زین نفیہ رازم
 بھی گوید زہر کس بے نیازم
 معنہ ہر ابن عمراں کیم
 فروا گلگندیش بر دل بسازم
 نہ من محمود نے ترک ایازم
 زہر ہاست ہر صوم و نمازم
 بہر زہر و صلحت می نوازم
 نہا کہ جو در ہم نہ ہر کیم
 امانی باد شاہی در حباب کیم
 ہمیں معنی در آن صورت مجازم
 من آن سروم کہ بر گل سر فرام

بگندام
تے

۳۰

اگر زنی زہن زناں غزواں ترک
 کے میر در بریں عالم بیک با
 بقائے عمو باوت حب و دانی
 خلاصی از زخم و اندوہ یا کیم
 مگر آواز گدوم اندوہ کیم
 نہا ہر اصل ایوں بر دو کیم

محمد بہر ان قرآن کیم

من آن تم کہ با اندوہ کیم
 نہا گو سید العظما ست نامم
 شراب من نہا از گد و رشک
 مرا ایک کو کہ تو نے ہشتق
 نہا در صید کند و دعوی خدائی
 محمد حسن صورت بخواند
 بنوعی گریوم سرے بر کیم
 چہ با شندی کی و مجوں کد امامت
 نہا کہ ابرو سے من جلیہ ہست
 بدون من من کیم خود کیم
 نہا کہ در ایست با من
 مرا خود بر سر کوہ کیم
 مرا تحقیق شہر عالم حقیقت
 معنہ آن گلگند خوشبو سے بے

حلیقہ شیراز شد مرا ہم گشت زانے بہت
 بسویم گزنی تیرے کئے سینہ سپر گونہ
 لب اعلت جو انخوے کے نونہ تھی ہی بازو
 ابوالفتحی بودہ بانہ پشیش در نہادہ سر
 نود سادہ تہم کنوں تو گوئی تیرم سالہ
 کینے خانہ خوش بودم کجا جسد ترا دیدم
 بگلزاران نظر درم ندیم چل تو سرے را
 بودہ ہمیں گز گشت گشتہ شد دل دروم
 بیانا لیک گرا سودو بہ شیم
 ز سے غزوزے نغزوشے جاہ
 اگر بازم جان را بہر حساب ناں
 صفائی صفوی را رازد بکیم
 چرخسرد گریب شیریں بودیم
 محکم چون سیم اندر و نامدومہ
 من عشق ترا بحب ال گزبرم
 جز نام تو نیست بر زبا نغم
 گزیم ہم بسیرا ر زیم
 آں را کوئی سبب بہانست
 در بر دو جہاں من آں امیرم
 بر تگ درت چو خوارمستم
 سیدل کج گشتتہ بر سریرم
 من عاشق در درم گشتہ تم

من اشقب در کنا را و غنوم
 دوسہ بوسہ سبک بگاز کے نرم
 مرا از خم او مسیب را در شت نام
 ز سے ذونے کزان نشانم اورت
 مسری و سروری گشتہ مسلم
 صبا ہے مطلقہ میوں برآمد
 ترا من صحبت و از امر شتاب
 دو دیدم گز صحھا ہدی نیت
 نئے ترسا بودا خود جہودم
 گوے فراق عشق ازین من بردہ ایم
 انقب اختر از سے وقتہ نہ کردہ ایم
 از تکتہ وجود را سر سزودہ ایم
 با صاف و در در ساختہ غزویں خوردہ ایم
 وز غزودہ ہائے نرگس سست تو خوردہ ایم
 امعشش را کیے ہم از ایشاں ثمودہ ایم
 بولغ زلف دوست چہا سے سیر دراز
 از جان و دل بگوش او گز کردہ ایم
 مزید عشق من باشت بیغیرا یغوم و دروم
 نادست اگر صفا با سے بودہ کیو وقع دروم
 نمازے بود تیسکے ز بودہ نہیں کردم
 قبول طاعت آں آدیش در دفع خوروم

دل را بدرد و سوز بنم با سپرود ایم
 از رفتہ تو بہا ست و از آسندہ اختر از
 بزلفش خطا یار کہ حرف بیگانگی است
 نامشربت بلو من را چشیدہ ایم
 از غلطش و چیشم تو یار گشتہ ایم
 گزرتک غزودہ نوب کند گشتہ ہر اہل دل
 بولغ زلف دوست چہا سے سیر دراز
 از جان و دل بگوش او گز کردہ ایم
 مزید عشق من باشت بیغیرا یغوم و دروم
 نادست اگر صفا با سے بودہ کیو وقع دروم
 نمازے بود تیسکے ز بودہ نہیں کردم
 قبول طاعت آں آدیش در دفع خوروم

من اشقب در کنا را و غنوم
 دوسہ بوسہ سبک بگاز کے نرم
 مرا از خم او مسیب را در شت نام
 ز سے ذونے کزان نشانم اورت
 مسری و سروری گشتہ مسلم
 صبا ہے مطلقہ میوں برآمد
 ترا من صحبت و از امر شتاب
 دو دیدم گز صحھا ہدی نیت
 نئے ترسا بودا خود جہودم
 گوے فراق عشق ازین من بردہ ایم
 انقب اختر از سے وقتہ نہ کردہ ایم
 از تکتہ وجود را سر سزودہ ایم
 با صاف و در در ساختہ غزویں خوردہ ایم
 وز غزودہ ہائے نرگس سست تو خوردہ ایم
 امعشش را کیے ہم از ایشاں ثمودہ ایم
 بولغ زلف دوست چہا سے سیر دراز
 از جان و دل بگوش او گز کردہ ایم
 مزید عشق من باشت بیغیرا یغوم و دروم
 نادست اگر صفا با سے بودہ کیو وقع دروم
 نمازے بود تیسکے ز بودہ نہیں کردم
 قبول طاعت آں آدیش در دفع خوروم

خدا را سالہا باشد بعد برق دل پرستیدم
 قبول طاعت آں آدیش در دفع خوروم

خدا را سالہا باشد بعد برق دل پرستیدم
 قبول طاعت آں آدیش در دفع خوروم

عظمت دارم وز اسے برادر
 کما انا نم فرفرانا شامیم
 نمازہ باکے صلے و جنگے
 کہ باہر دوست دشمن دونوں
 سہ را دست مال و پائے ایم
 ہاں کہ سرور سے دوسرا ایم
 مھو شدی تو ماکش شہر
 کہ آگاہاں و شستی را شامیم
 مثال سرور اکرم را ایم
 دکا بانا تھوں لگسب نا ایم
 اگر از بردار یا مارا
 نہا دہ سریراں دراکت تا ایم
 مصلحت برکت بوج بر دست
 چھی جی ہنماں را پاس با ایم
 نشان ما شقاں را می کشنا ایم
 آگاہ سرور دوسے زرد وا ایم
 جھو اندہ خیاں تیم یا را
 کہ نشا می کہیم دارا کیا ایم
 سب میگوشتن را یکم جویم
 لگو جا و داں سرست تا ایم
 کہا دیدیم شکل حبس اورا
 پریشاں گشتہ دورا زان تا ایم
 ابو القحاح صحر دریں کو
 کہ اسقف بلار نرو با ایم
 سرین و حسب در او ما بودیم
 سر و سینہ گرفت پس گرا ایم
 حدیث جہرا از فرقہ پرند
 پیرس ازاکو اورا زاکو ایم
 فنائے با جو صوری نباشد
 بہر نور مطلق جا دوا ایم
 مراد اول نمی آید و در سینہ دور و مخم
 مرا ازجاں نمی کشند ز کوشیم کہ دم بکیم
 دلم با خود ہی گوید تالی اندھا صاست ات
 کہ فایغ از غم و اندوہ گروم اندرین عالم
 ولیکن اس قدر باشک گروماں شود دم
 بقدر وقت خوش باشم جو ہے گمان کم
 آگاہ سرور صد گروم معلوم من مر
 نشان عشق با از انست بہا اشک چشم
 عروس صحتی بہا انتقالے رو کردار
 اگر از بہر دہ سہ تی بروں آئی تو کم کیم کیم

دوسرا ایم

سب انا یکدگر شرطج با زیم
 جز در و ترا دوا بجگیم
 کنج آن شہسوار خود بیم
 و فارا پیش ہم ہرہہ سا ایم
 اگر از مہ کے ایجا سپا دہ
 بساط بکش مگر نا خود فرایم
 گردگان خجڑ خود را ندایم
 بغزین بند اورا مانو ازیم
 اگر یک بوسہ یا ہم اجازت
 بیم و نقرہ و زور ما نہ ازیم
 دلم را تملا بروئے تو پوریت
 زبے بالی بکش را ہم گدازیم
 ہارہ فرقت ہجر حشر ایم
 اگر چہ ہمیت کہہ در رخ ز ایم
 اگر تکیم و بازشت و بستیم
 در اس دریا چو سرا گدازیم
 اگر چہ بے ادب و ابریم و پاک
 بجز کلمات را در است را ایم
 دوسر روز کے ما نہ اندھ پاتی
 حقیقت را نمودہ و مہرب ز ایم
 گر اناں یار اکرانہ کسیم
 مہرین خوش را بہا نہ کسیم
 قدم عشق را بسر بسیم
 فغہ کور ترا ترا نہ کسیم
 سے متی و ذوق بر تو کسیم
 عمل سیکوش را چا نہ کسیم
 حالت عشق را حکایت نیست
 ماش بندکراں شا نہ کسیم
 گر بس حمداں سریں گیم
 لا حرم دست شا نہ کسیم
 سب انا یکدگر عیشے بر ایم
 وجود خود زیم غم نشایم
 کہے عاشق کے منوں کہیم
 بقدر وقت کیم خوش بر ایم
 بوخت خوش بکشیم امرو
 غم فرودا و دی در گد شہ شامیم

دوسرا ایم

دوسرا ایم

۱۰

دوسرا ایم

نہیں نہ ہاشم ہاشق بروے گندی روح
 مرادویت دران نہ ہمار نہاست ہاوت
 ہم تہنہا در بخوری مرانہ روزستان ووری
 کدیں ہمیت ہوسوت ہم از ہما دادا آدم
 کدے تہے پختہ شدہ در دل نہار وینج آں رام
 ندام ہوسے ہم ندام و دسکتے محوم
 مچھہ چند غم خوشی دناکے ورد آشا می
 برویبارہ نہیں مافتمشیں زیادہ و خرم

شہاب لعل او کردہ خرابم
 سوال پوسہ کردہ زم شہاب
 قفاکے زرد من لٹکے ہے ہیں بیہم
 زبان خوشی کردا و در و صدم
 دہان اوست گوی پیر ز شکر
 مچھتا کہ در صمد حیات است
 گورمن اگر تہے تہیب تی

قفاکے
 نہیں بیہم

بے اسرار مفرق است ترا ہم
 شے خفتہ جسم ال یارو یدیم
 کناہو پوسہ کسہم پوساے
 نہیں بودم نہ او ہر دو کیے بود
 کسٹن جب راہ سر حلقہ عشق
 کسٹے گرجہا و اقا و بروست
 حقیقت ناکہ ہری پیدا ست فتن
 صلیح الجہاہ من بر آس
 نوح سب گئی را مچ جب آس
 شکل محب اور بودہ نہ تا ہم
 بزور دوشے و خوش گفت جوایم
 بنختر اوسن شدہ و کروہ متہا ہم
 بجوش میدم چو شیریں شدہ لہا ہم
 لعاب اشدہ صرفہ گلا ہم
 کشاہو ہیں انیں اسرار با ہم
 دیکھیم نخت اسباب ایدیم
 و گرا اسرار و اسکتا و یدیم
 کیے اندر کے درکار و یدیم
 گر ققاراں دساں بسیار و یدیم
 دساں شب قدر بس اناور و یدیم
 شریعت را من از اسرار و یدیم
 روح عبید در افطار و یدیم
 کدیں رو سیرت احرار و یدیم

شوق مشتہبازی در عمل شد
 مچھہ تہے تہیب گ کر یکے تک
 زنت و تلخ و خار بار و یدیم

رونیوں

از چشمہ لا یوقیم ہر سوراں تہے ہو ہیں
 و تخریجاہ و کشت مر اسن اور غور دارا پدر
 در دیدہ آسان اصورت نہ بند و ویر کے
 خورشید ہر روز نینا ہر روز ویر کے سطلے
 از غایت قرب اسکے پیرا با نامی دور تر
 مشوق تہے پانینہ اسماں و یدیم تازہ تر
 اسے نکا موشربا بیو کہہ انجا اثر خا
 طاہس باغ حضرت بر مصوت نہ لے کر
 دا از قطرہ ناما سو تہیم در ہر طرف بچہ ہے ہیں
 او زانا و از خوداں پسور ہر ہر کسرت ہیں
 و کس میں شخص ماہ نور انونے ہے ہیں
 این تہاب ہر تہے در ہر جے ہتے ہیں یکے
 ایم با ہم کیہ گز و زویک را دوسے ہے ہیں
 در شکل ہر کہی من است معصومہ ہے ہیں
 نئی زمانے با آواز نثر انشور ہے ہو ہیں
 سیر ق قاف قدر تم ہر شکل صفوت ہے ہیں

انجا مچھہ اصحاہ است با ترضی ہدم قدم

لا بدائل عین ابد اعلیٰ شد اختری ہیں

آفتاب من روئے اہن
 ہر کے را ملک و مال و سروری
 ہر کے دار و در ہے و ہر ہر
 تو بخواب غفلت دست غوثی
 چاہ باں ہر کس حور تہین است
 مچھہ او نسا نہ میگفت شب
 بادشاہ خوبو دیاں شاہ من
 خاکپایش تلخ و عزو جا رہ من
 سجدہ من تہیں ست ہمراہ من
 نیت آگاہ از کجا و آس من
 کو ز خنداں تو باں چاہ من
 کلاے پریشاں کردہ گراہ من

چون با این سبب آشنائنگی
خوش خیال که داروم الله من
نیست جایت سرکشی بازلف یار
بے نیاز است این قدر گلابن
عشق را شاه و گدایان مخلو نیست
بے رضایا بخار سدا کرا امان

لب برب من آرزوی کن
بے باود خواب دست گوی کن
یک بوی بد هزار بریاں
یک غمزه بن من زان غم کن
یک چنگ تو دوشیوه بازو
گو مجوز نام و گنگسوں کن
گرافتد انق و وصلت
دلاد قریب را بروں کن

بس سینکب نیام می سلس

او ام دوی نزل بروں کن

ترا نشسته است از اندازد بریوں
مر اندوه و غم هر روز انسونوں
ترا دور لرے سبیلی کنیزک
منم در عاشقی کتا دامنوں
بمبشت حملد خواب در کجواند
عیال دیدند و غم هر سبے چوں
مشال قومیان خوب و یوں
صدف اندر شانش در کمنوں
نمدیده چشم من رو سے عنودن
نماقم تا کما می خدا نموںوں
زامل او نمو عالم شکر دست
سر زلفش جہاں را کرد و منتوںوں
ہولسے بوسه رانزل بدر کن
یقین دیدم لبش موموم و نظرنوںوں
لب اعلاش تو گوی ساشے دست
بیالہ پر دہم ہر دم بوسه گوںوں
سبارک مطلعے میوں صبلے
کہ آید یا ز غم رو سے و میوںوں

بہ سر در پریشانی محمد

کہ زلف او را شفته است کول

۵۰ این نزل را حضرت سیدہ ذریہ زہرا نے ہم نام لکھی ہے

حکایت عشق را بواجب است حکم کن
زمل شکر بریں لطفے لطفے را
تو عدہ شکر کن کردی بلا زود
بروں آ او جو مجلس خوباں
اگر بائی بدیدی چہ سر روا
مہای محرمی یا سری نذاری
ہم سے ابرو باران است لولفت
لب او ہم شراب و حکم کباب است
تکجہ عشق در تحریر تو قہر سر

تو کلاب قال تھیل انتر کن

وصلت بنامان بخش شدہ را اضحویوںوں

شیرین سخن سر و اب وہ فرما در انگار کن
خاطر پریشانی می شود جمع آیدم لطفے کن
نشانیہ ہا کہ یہ دعوی قالی میکند
بر طوموسی بودہ ام بر کوہ اہنا شاستام
خود سر حلاں پاکب ایا تو بر ابر کاستد
گر سن با حساں بود پیرا ز سبب شود
تا پر تو چہرہ بری بواجب است
دیوانہ شواسے ملاحت روم را اضحانوںوں

مجموعہ سے جو حصہ یادہ شدی

گر غم خضار کتاید رہنوںوں

گر بت من برقع زریع کرسند

مہر طے گیر و شور و دستوںوں

تنگ کبکف گیر و کسر غم کنوںوں

۱۰۷

زبت

دل

۱۰۷

۵۱ یہ نزل را حضرت سیدہ ذریہ زہرا نے ہم نام لکھی ہے

بادہ رود ہر طرف نے مچو مجھے
 نماز میں نماز خمسہ اریست
 ہوسے کجبا یا بم و در گلناں
 گوہر اگر خواہی در بحر جوئے
 یا رکجا جویم درو ہر نیست
 پیش ابو الفتح محمد گیسے

بہن کنڈا از سوز ز یادہ سخن
 یکت جھڑے جھبام اکن
 ساتی قدحے بدست بادہ
 گر برگذری ببا ام شاہ
 اسپتہ ترے گوشش بظن
 اسے شاہ غیب یک کثر

دشت نام وہی تو چا کر انرا
 مخصوص ہیں کیا م اکن

جواں ست من دیوانہ من
 ہر شب شورشے زان شمع خرا
 پریشاں برچہ گرم در چین با
 اگر چہ زندہ ما نغمہ قیامت
 اگر عشاق را پرورہ نوازی
 مرا با عشق باشت آشنائی

صکھ شد ہر س انکستہ تی فرد
 ہر ہڈاں در جہان حکم در مژدہ شد شہت پیغمبر ہر بیچ اول شہتہ در جہان شہتہ است

ضرورت شد جہاں یازہ من
 اگر تو شامتی عشقے جوئی وصل بے جہاں
 چہیں چھٹے کو من دیدم گرایں درواں بند
 بھو شد چٹا کستی کر خلقہ در شناخت
 اگر باہار روئے تو شے بنمودہ جانے
 توی بھو صفا بار از خلق و کرم سیکن
 شدہ آسنا شہ شہم فرقا لب ندو بان

ای صاحب حسن لطف واحسان
 پیش رخ وزلف اک کستگر
 ای جان جہاں و جہاں جانم
 گر خوراست با بار انار
 از چشم تو باد وہ دام کرد
 بر زلف تو تازدیم و کتے
 ہر جا کہ گئے لببت در دیدم
 رفت است ہوا گوہر نیل

جہیں پرشت پہلے بار سوزن
 ہر شب و دنیاں خال زلفے
 ہیں کہنے کو کستی ہیں تبا
 چنا چنا از تو سوزد کشتا جہا گو
 اگر لطفے کند یک بویش شد
 بجز وہم و خیالے ہم و کرسنت

نقد وقت خوش باشی جیاشد در جہان
 چہس نہت غلطان مہرستان مہرستان
 صباحت با ملاحت ہم ترا شے بہت ایسا
 چہا ش راحت و صلعت چہیز بہت محبت
 عواہے بس لطیف بہت آن
 کفر است کلام و حیت ایان
 ادا نقسے ز ما تو بگستاں
 آن سرو قوی دریں گستاں
 می غلظم ہر طرف چوستاں
 گتیم خواب و زار و ویراں
 سری و سردی باشت ز فزون
 ندیدہ چشم من رونے غمزدون
 ہیں صورت توانی دل بوبون
 نیاید از منت الاکس تون
 شود اسمان انان کیا سوزون
 یقین شد نیست جگفت ثنوبون

محمدرابک اللہ صیبت بہتر
 جس میں بڑیت پلے یا رسوں
 ذوق و طرب فرا بیزادہ نمود جہاں
 از ترک غمزہ تو اگر با شہدے ایاں
 امیر سے تو کمانے و شکر گاہ جواو کے
 تو ہم زنا و کئے کو کشا یہ ازاں کسان
 ہی آیدم بوجہ کزماں مسلسل می جگان
 کیوں کہ سوال کفر یا بجز اولیاں
 اطلاق نام عشق روا نیست بر کے
 کہ انجو یار خویش کس نہ نالو فغان
 یواستح را بجے کر شکرے کند خلق

کای پیر چشم باز بخواں میں نہاں
 کہ در درد و بلا دادم وضامن
 بشرط دوستی کردم وضامن
 سنا فاشد کہ دارم این روزاں
 تباں را سجدہ کن جا شاد مست
 سنا فاشد کہ دارم این روزاں
 مراد شنام میگوی خوش است
 نخواہم گفتت الا وضامن
 مراباز لطف تو کار سے در آڑ است
 داناں کو تو کہ نعم دست از جفا من
 بگرداں مہر و راہر چو کہ خواہی
 نخواہم کرد از دستت را من
 بخواران تو سر کس از دست
 ندارم از دست سے جز لطف من
 چہ فایز ششیم غم از دست
 کی یا من ہمیشہ بہت با من
 زور و تو کو کہ ریشہ سخت در دل
 نخواہم از خدا مرگز شفا من

بہر و سہجہ کہ دیدم لے محمد
 ندیم در جہاں الا خدا من
 ساتی قد سے شراب پر کن
 نہیں سو خوشے تو از تہ تر کن
 چوں سستی باہ را پیشیا
 پر کہ وہ سو بہت اہو من کن
 ہر سنگ عشق را کہ بینے
 ناس تو تو دور گا و در سخن کن

از غمزہ اگر کشا رو تیر سے
 ابرو سے تے اگر بید می
 مفرد بردار اگر پس رفت
 بوالفتح بوشا در خوشی ماش
 از غمزہ اگر کشا رو تیر سے
 ابرو سے تے اگر بید می
 مفرد بردار اگر پس رفت
 بوالفتح بوشا در خوشی ماش

مخمر آن فرست ز خوشیم البناں اللبناں
 زمر ایچھے و شامے زمر اصیدے دوداے
 زمر الماے و جا ہے زمر البغھے و جا ہے
 زمر الکاے و کاے زمر احرے و نشکاے
 زمر الفقرہ محیے زمر امیدے و زنیہے
 زمر ایچھینہ و زنا زمر احنے و حنا زنا
 زمر ادر و سے و دوراں زمر اسرے و ساما
 زمر اٹنگے زامے زمر احنے و باے
 زمر اشرے و ہمارے زمر اکاے و بلے
 زمر ایش و زابو زمر اہلبت و نے مو
 زمر افروا و دینہ زمر اسے زمر شہینہ
 زمر اختر و گینگ زمر اکاسہ و صحتک
 زمر افوط و لنگے زمر اناے و باے لنگے
 زمر اڈام و حمانے زمر پستی و بالا
 زمر اصافی و دورے زمر کسب و دورے
 زمر گلشن و گلشن زمر ادر و ست زمر شمن

چشم و دل خویشیں پر کن
 از سخن و کرد و قہر دل کن
 بوجد و سرین او نظر کن
 فایز از تو سبب کشیم اللبناں اللبناں
 زمر ایچھو و حمانے اللبناں اللبناں
 زمر ابر و و اسے اللبناں اللبناں
 زمر ادر و سے و نشکا اللبناں اللبناں
 زمر ادر و گھے اللبناں اللبناں
 زمر اوسے و شامے اللبناں اللبناں
 زمر اکفر ز ایماں اللبناں اللبناں
 زمر اخراجہ ز غلامے اللبناں اللبناں
 زمر ایزم ز حوائے اللبناں اللبناں
 زمر اکجاک ز خوشی اللبناں اللبناں
 زمر اصلحے و کینہ اللبناں اللبناں
 زمر اکنگ ز لنگ اللبناں اللبناں
 زمر اکیسہ و واسکے اللبناں اللبناں
 زمر ایجا و زک سخا اللبناں اللبناں
 زمر اصلاے و زور و سے اللبناں اللبناں
 زمر با تو تو با من اللبناں اللبناں

اور از حریف و یار محرم
گرتیخ بزم سرتی اور برانی
اور از حسد ز قد با کس
وامانده و بیدار است بکس
سهل است شگفتہ راکشکن
توروشن آقا قباب و اہی
ای رحم الامہیں چہ دانی
کن رکھے کہ بودت نتاودہ
بوفع کے است یک گریں
دیوانہ عاشق شدہ ہم بسلیں آں شیرین سخن
گروہ نہ برب زوم انہی رضائی شہ نصیبت
بائینہ امینہ بسا لب را بنہ ہم بر لب ہم
غیاں ہمہ بخے تفر تو رسیان تیاں قمر
ان تو مرا رکشکن شدہ امی آقا لب و ہل
سن وی شربے خوردہ امانہ خاڑن ہر کم
ہر جا کہ خوبے دیدہ ام کو کل بیوا کی شد
بوفع عاشق کہ نہ تو کو زینت بر نہ خے
ہر دم ملا متہا کشد از ہر جا کشد مردور
شکایت یار ہم بر یاکفن
اگر یارے جفاے کر دواتو
نباید قصتہ اس کا گفن

اور از قرین و دوست ہمیں
او گویشا دباش و تخمیں
پاکست دوش تاں و از ایں
اور تو مران ششم چندیں
ہمردہ کنی چہ تیر نہ کیں
پر او چہ کنی لبوسے پرویں
آمد بدرت غریب و سگین
سامز ہم دلا پے او انہل ہمیں ایں ہلان و تن
کینہ کیش خشم کن کیوسہ را تورہ بن
گرتو نیانی لوتہ کہتہ نام وہ سیلی بن
در معج یاران باشی تو کشکن ہن
کز تو ہمہ نور و خوشی و نہ ہم خیز و سوسن
گروہ نہ سہنجی مرا آسودہ گرد و جان و تن
در چشم مردم کند او پیش و بے خوشین
چو خوش باشد نہ کہ مر یاکفن
نمی شاید بر غیب را گفن
نباید قصتہ اس کا گفن

نہم عاشق صادق نہم فاسق ذابین
نہم خواب و افاق نہم سہم بندہ یاق
نہم او بود وجود سے نہم او جو کشتہ ہوسے
نہم بیکہ توئی سید و کشتہ یاد تو از امانی و با ما
نہم نہم از فتنے و دلقے نہم از خرقہ و خرقے
نہم شاہ و گدائے نہم را ککے و ولے
نہم را قبیلے و قائلے نہم را وقتے و مالے
نہم را بال و بالے اللہناں اللہناں
ای جوان گر عشق با زنی جو کن
بروشش گرا تیا بے ایت
دل بیاز و جان بیاز و دین با
صرف جان میکنی در عشق اگر
برقوری از عاشقی تو آگے گے
خویشتن را جو خود تر بسوز
از وصال او تو آگے بر خوری
اے محو نیست با تو از شوی
شاید تیر نام خود محو کن
آہ بدت غریب و سگین
با بیخ کنے مدار و لے
ہر جا کہ رود کے نہ پرسد
در خارہ خراش ز آب ویدہ

نہم ز ما مدافین اللہناں اللہناں
نہم ز ما سابق و لاحق اللہناں اللہناں
نہم ز ما سے دو دو دلچہاں اللہناں
نہم ز ما الفیخ و اذ الفیخ اللہناں اللہناں
نہم ز ما وصلے و فتنے اللہناں اللہناں
نہم ز ما ہوسے و لے اللہناں اللہناں
نہم ز ما وقتے و مالے اللہناں اللہناں
شہا ہزار را رخسار نو کن
سہرچہ او پیش بود جو جو کن
پس ز سوزائے محبت سو کن
نام خویش و ہم تعب و دو کن
خویشتن را زینت کن با کن
تا شوئی خوشبو سے ہمیں و کن
ہر چہ با تو ترا فرمود کن
اے محو نیست با تو از شوی
شاید تیر نام خود محو کن
بچہ را ز درد مند و نگین
بہودہ بلطف یار تکیں
بہر کہ شود کسکند نظیر
در کینہ زناش رخساریں

عدیث قفقه مستی و مستان
 اگر صوفی شدی شرمست نیاید
 گله از جامه و از خاکش ترا منع است بخرم گفتن
 الوالقها صحرا ز اشاید
 سخن از وصل برانرا گفتن
 آن جوان هم جان و هم طایبان
 نظم بر خود میسخت بر پیراهم
 اوسیان گلندان شگفتگی گل
 اوسیان سرکشان سلطان بن
 من در اس غلوت که ایار خودم
 نیست روح الفکس رخ و بان
 من بروس از غوش بودم لایکه
 شد که اندر کی انان من
 گر عیال را بیان جمع آورم
 سنتی بر من نهی نمان من
 اے الوالقها محمد بازگے
 انا دینست در اسکلان من
 غمزه بزن تودل سبزه بنت بجان من
 جان و جهانم آن تود و غمست اکلان
 بوساگر زدم چو شازاد کو خنوعیت این
 عمل است هر گمان است گشته آن نشان
 هر چه کنی ترا سز نیل مالش را توی
 قهر کن که من سبوت اے جوان من
 کیست دلاد در قریب نیست و می دوریا
 من تو تو یمن کی عین تو شد عیان من
 شخص تود خیال من بود تود نهان من
 نقش تود ضمیر من نام تو بر زبان من
 دیده شده بعینه مردم چشم من توی
 نیست بجز تو گر گریه هیچ بجز تو جان من
 هر که محمد احمد است داد خدا در بخوار
 آه حجاب من شده می که در عیان من

باشد که در عشق مرا امید نشان
 اطلاع نام عشق روانیست بر که
 ز غم گشت باغ که بسبب خوشنالی
 گویم دیدم که بر پیش را خراب شد
 مردم و دین همس که بیزم پیش تو
 عاشق شکوه پرست نباشد جوان
 چون من خراب از غم عشق یارت
 خوب رویا تو که شکر نشان
 یو الق را میزگر بر گزاشان
 ساقیا یک جرعه در کامم ریز
 عشقه با زانچه در داری ساز کن
 سرو قد را بکش با محبت بلند
 سطره با یک نغمه آواز کن
 شادمان تو خود پستی را باش
 غمزه زن از کیم وز را غماز کن
 گیر می تو شیخ وقت و موشدی
 برل مع الاسلام کشی باز کن
 پیش کند هی کس بقصد
 انگه بر مردان و ربا زن کن
 نقد را با نیبه تو یک جانی
 می شود قصه در از ایاز کن
 بوسه را اگر او اشارت میکند
 خویش را مستان بهانوساز کن
 نیست مقصود و میجلی مگر
 واحد فی واحد محب باز کن
 اے صحبت پرستان کافر اند
 حق بستی را کی ابراز کن
 تدم حسن را خرامان کن
 در دود آند و در پیر ما کن
 محب را نشان زن فرما هر که
 خاطر مع را پریشان کن

اینکه

مرا قفا وہ است آہں دو گیمو
 شدم از قصبہ اسلاہم
 اگر عاشق شدی جو رو و خفاکش
 مراد و دل بنا شد بیخ شخصے
 اگر یک بوسہ خراجم بکشت
 اگر بولولے عاشق شدستی
 ندیدہ و دیدہ ام رو سے فنون
 میان چشم و دل میرفت گفتے
 ابوالفتح از رزہ انصاف گفتے
 محمد راست میگوید کہ ہر دو
 آں یاری یار و محرمی کو
 آں طیب و طرب نگار در بر
 سے خوردن و سہم پیالے
 آں وقت جماع خوب رویاں
 آں رقص و سرور و ذوق و شو
 آں ساتی سادہ باوہ خوشا
 آں بوسہ داں کنار گلان
 یاراں کہ بیکہ در رافتند
 ابوالفتح بدر و کونوز سے بر
 آں یاری یار محرمی کو
 کار و دنیا و دوسرے سبازی تو

نہا دم و دین و دنیا را یک سو
 جو دیدیم عین محراب است ابر
 نہ آکام نیکوئی با شہ بندہ خو
 وراں محض کریمت الا کہ یا مو
 نہ بخشہ آں سکا بر شوخ بے رو
 کین از خویش داں بیگانہ نیکے
 گواں چشم فتنہ کہ وجہ داد
 کہ عاشق من نعم یا آنکہ تو تو
 از صدق و صفا و مردمی کو
 آں مشرب و عیش و خمی کو
 آں مستی و ذوق و خمی کو
 آں جمع عشق و مہدمی کو
 داں خندہ و پلائے بر کسی کو
 باناز کرشمہ بر روی کو
 داں بخش و صلح و رہی کو
 آں حال مستی و درمی کو
 بولہ
 سہکت

نیکہ بیگنا
 شام
 مطہر
 ہر دو

نہیں عشاق

آن سیر زلف را ز رخ برگیر
 کفر را بادل باسیان کن
 مشک و معنی طیب کرد و سے
 حمد کشتا و بس پیشان کن
 بوسہ التماس گر بچشم
 کرم فرشتین و چند ان کن
 گر تو داری سبغ دل گردی
 گل و میوہ عجیب و دامان کن
 ای ابوالفتح تبر باز بگو
 زیرہ را ہم سجے کران کن
 خجائے بار را لے دل و فاداں
 اگر زردی و بوساں را صفلاں
 اگر تینے زندگی بر سر بے لطف
 اگر تو زدم زنی جہل و خطاں
 اگر عاشق شود زساں لعل ستان
 وراں حالت زندگی بر سر و دادان
 ز جو یار و دل گر خواستے است
 تو در و شیشاں لبین و دادان
 چہ بندم میدری اے ز اجد
 تو مارا بگو گواں را و عاداں
 محبت یا ریخ است محنت
 محمد حزن خواں را بلا داداں

رویف و او

مرا بے است در خاطر اگر گو کہ نام است
 جانے بتلاگرد و دلے خاص و عام است
 زباہ زبا و سوس گونہ چلنے مست لگی کرد
 شگفت آید ہم کس را نہ اتم چہ جام است
 صبا از جیب و داناںش و بولے بگوارا
 صبح آتا باش حاضر نگون مہر و ام است
 پیارا مثل باشد و چشم مست غلطان
 و سے پرے پاید گوساں قی مدام است
 ز رخسار و جبین او مہراں مہر می تاب
 قد و بالاش اگر بینی ہی سر و تمام است

سہکت

عشق را نقد و وقت خود می رسد
 گر خیال بسش بل داری
 گزشتوی درد نوشش و غم آشام
 امی خفت در امانی تو
 دائمی طغی بپیشش شد
 امی محمد چه ناتوانی تو

رویف صا

یار اجمال شع رخه را تو بد
 نامی تو بسج دوید بر غم غم
 ذوق ظاهراحت مستی گرفت
 اینرا عشق را کسے باختی گے
 و تھے پاتے و نشکست پت پیر
 معشوق تو کا بختم از تو رفت
 یار اجمال شع رخه را تو بد
 نامی تو بسج دوید بر غم غم
 ذوق ظاهراحت مستی گرفت
 اینرا عشق را کسے باختی گے
 و تھے پاتے و نشکست پت پیر
 معشوق تو کا بختم از تو رفت

بوالفتح راستی کجہاں ندیدہ
 فی راتھے چیدہی نے غم تہ

محمود عشق بازی پرگشتہ
 نیم در سر پریشانی ضرورت
 مگر جیش جیب دور گلگوم
 وضوے عشق را بر قول عشاق
 جوانی عشق و پیری زلفت
 مرا عرس است و نغبال گذشتہ
 ولایت در دو غم را میرگشتہ
 کز زلفت اکشان زنجیر گشتہ
 شدم دیوانہ و تو زور گشتہ
 زخون دیدگان تقدیر گشتہ
 تو کوئی مشک بودہ میرگشتہ
 بتقوی و عبادت و پرگشتہ

نہ حضرت خاندانہ نور از منزل را روز ہجوم سوال سنستہ مرا رقم فرمودند۔

در جبر و خدمت قرار شد
 نہ تو در بر نہ یارور بر تو
 رخ آن شمع را کجک اینی
 نیست در عشق گر کے اناز
 مردان را کہ مسیکنی پال
 صوفی با صفا و صافی باش
 گر خدا را سجتی نشان شدی
 ای ابو الفتح خوار و ذاری
 بایت سر نفس گذاری تو
 آن راہ جبین ز سرہ رخسار
 با جلد جہاں نفاق باز
 چون نیک نگم کنی بدانی
 آن چشم کشادہ چشمکے زد
 آن حسب نگر کہ از غایت
 آن حسل شکر کہ خوں بونزد
 بوالفتح مدار استغاثش
 آن غلام کہ فرست بدخ
 گچ پیری و یا جوانی تو
 عشق را با تازا توانی تو
 کم گدوی و کم گسانی تو
 واکم در و جم و در گمانی تو

ای ابو الفتح خوار و ذاری

بایت سر نفس گذاری تو

نہ حضرت خاندانہ نور از منزل را روز ہجوم سوال سنستہ مرا رقم فرمودند۔

یک رفته است قسمت اندازه
 کج هر روز در زبول زوال
 ای محمد نو نود است رسد
 در نو باز ناست آوازه
 بود که شرح قول من با پروانه
 نچون تو دلبر باشه چو نه گشته دوا
 دوائے من خفاک تو نه ده است آواز
 لب میگون تو بار اول ما رست مینا
 چرا آواز ناست خود شوی مجرم سکا
 کیک جان و دم خرمش از من جدا گانه
 محکم است ضروری نه نیست کار مردانه
 نه در عشق بانای شویرا نرد و نا خانه
 تو خامی اسپر طبعی بخوردی پخته کیکه اند

نقش نگار خاتم دل را نگیند
 هر چند غلم ز نقد وصال یار
 زینکه سرفروزی یاد بسوزن
 از جود از خاش بر دم پریم
 یعنی چنین بود که آن نگار من
 چون است عشق بقفا بقند
 آن آه سر هر نفس بر بوارود
 معش اگر ز لطف مرا بوسه باد
 بوقع و اراش نبال نقدت
 فردا ز تاز جمله انکار دیند

گمرازد خواب کس ترا م
 شود وصله بدین بگیر گشته
 کدام آن دل که دلبر بگرفته
 کلام آن سر که آن سر در گرفته
 خوش آن عاشق که با مشوقی دوست
 پس آنکوش را از سر گرفته
 نه بی دردی که در عاشقی بهی
 نه بی یار که کاکه بر گرفته
 چکار آید نبات و آئینش
 که ز لعل تو سر کش گرفته
 ترا ناز و کوشم شد زیادت
 نبال عشق با سبم بر گرفته
 بازی گفت برینم خون اورا
 مصلحت این کو آخر گرفت

آن سازه که هست خواجه راه
 دین و دل من سبب داده
 اورا همه روز نیست کاسه
 جز گشت باغ و نوش باوه
 آن مرغ بچرا هر آنکه دیده
 ز نار بربسته بر کش داده
 این دولت هم شود شیر
 من گروم خاک درفت داده
 گر عاشق پیرا است ناب
 او محظوف از طریق جاده
 بوالعجب اگر تو عقبتانی
 بر بند گل که خود کش داده
 وانگاه بدست یار سبار
 هر سو که بر و بر و کش داده
 در کعبه در کعبه با هم
 اخلاص و وسع بیاد داده

عمر را کرده اندام ناز
 عیست از تو که گذشت ناز
 عمر را بر مثال حصفه لا
 لیکن آن حصن را نیست و اول
 ای جان این گمانت در خود
 هر دو علم این درخت میشود ناز
 این نخل در جوی حکم در لطف در در شب
 بهر ذی لعل است بهر ذی لعل
 ن برین نخل

زلف تو کس نہ ستم ہمارہ
 تنگ و ہنست شک ز نشانہ
 پستان ترا چمن اں کیدم
 پس کہ سر میں ہر آنکرت است
 آن ماہ مراد بست نا ید
 لے عجد دراز و خور و محبت
 آن منکر عشق را حسیپ گوی
 در عشق نہ اگر تو صیبری
 بین بیرین و جو کہ دم
 گر ممکن نیست وصل خوں
 گردست نیرسد بجدش
 بواجح اگر وصال جونی
 گر عشق بازی لے محمد

جو ان مست من سینہ کینہ
 جہانے زوشده دیوانہ ہر سو
 تپسل کرد او از نور دستوس
 اگر سے ہے است ما زہ الیہ تادہ
 و گریہی است عاشا ساق بہت
 خیال جدا و ستانہ دارد
 و گنگین بود خالی نی بند

ناہتہ

غمن بکن بگر و پارہ
 عمل تو کس نہ شراب خوارہ
 گوئی نبات بہت دو پارہ
 می باید کہ سنگارہ
 پیچیدہ برین این ستارہ
 لب عمل تنگ کن دوبارہ
 گادے و خرم و سنگ خارہ
 بالے کہ باش یکس ہوارہ
 در عشق متاں ہزار پارہ
 می کن تورد و در یک نظارہ
 دیوانہ باش سنگارہ
 چارہ نہ بود زکر و چارہ

چین صورت سلیمان بلانید
 اگر ابروے او خود عین خجالت
 چہ نے طرف ستمش خمیدہ
 لاملت عشق با زان نشاید
 محمد راستیاں نصف حمید
 جان را حق پیارم با سنے کشادہ
 حموت خدے گویم نہ کہنے بجائے ام
 گر رخصتے بیاد با شکتہ بر در
 بر اں خریب گوینے فریب ناک
 جنت بکار ناید خود تو خود زلف نازن
 گیسو دراز از اگر کا حق مختصر کن
 می باش بردار در در ہماں تادہ

ردیف یا

بہار آمد بگلزار اں خراسے
 بے باغ و صحرا خوش برائیم
 نے یاران ہمدم را خمب کن
 کنارہ بودہ گشتہ میسر
 اگر دستے نہ آواں خواجہ زادہ
 ازان تنگ دہن نازن سوز یک
 اگر درد لہری تو خمیب رو دستے
 محمد و خرابات و خرابی

بروے شاہ و ساتی سلاے
 بیک دور و سپہ پر خور و دہے
 سر بر مطرب و میگ پیاسے
 گمراہ سجا حلالے یا حراسے
 بیاس بودہ پیش شو غلامے
 سخن کم کن نمی گنجد کلامے
 مغم و در عشق بازی خود تادے

عزیزتہ بکلام
 عینے
 شکر
 جزاں

نکو کردی بر آوردی تو نمے
 نوبت عاشقی است یک چند
 یا رھماں رسد پیش آریم
 بر زبان نیست جز نام خلائق
 عاشقان بت پرست و بدین
 ترا ہرے ویدھے بت دیوا
 باغبان قامت اگر دیرے
 سرورے بے لے محکوتو
 زلفش اور بلا نینگندے
 نے جانے تحمل است نزاری
 مطرب غزلے کہ دل نوازی
 اسے نازک و آفریدہ انازا
 لے شگدلا و شوخ بچہ
 آخر کم از کم باز پر کسی
 رسے است قدیم این تباں را
 بواستخ اگر تو عشق بازی
 مسکینی و عاجزی و خواری

جھرا اندک رینا چیاں موزوں زینابی
 خطاب لاشریک لکے دلے کیرا پرست
 چنانست دوست میداوم کہ محقق و حکیم
 بگفت دیومر دم من زبنت روان نظر دام

مرا در دل نمی آید و دروازه عشق تو
 کشادہ را از میگویم مرا طبل بستگی آت
 ترا آراستہ ستیاں چنانکہ آید بت ہستی
 محمدآں جوانمرد است کہ میری نظر بازو
 مسلمانیت عشق و پارسانی
 ترا با عاشقان نسبت نباشد
 ز سچ کہ کہمت و رسوا کہ کاشی
 الالے ولکہ چاہک تو آنے
 محمد آتا توئی در سبند کہستی
 حدیث عشق در گفتار آہست
 آسودہ و سے ستورہ جانے
 در خود قدے زند با خود
 بہر از درخ نعت یک
 اغما ز زو سے خوب جاشا
 مرزا انجان نمی خیزد کہ شیم بے تو بر جانی
 من این قصود دل خود را نمی خواہم کہ کشانی
 و سے انوس می آویسے خود کا کام خود
 محقق نیست صدق و خود نمائی
 کہ تا از خوشین کبیروں نیائی
 کہت خوش گر خود را راستائی
 وہی ما از بند نظم رمانی
 مینرست کہ عسک اہوائی
 چہ پورہ تو چہ پیرین شاز خانائی
 چیں گوئی جہاں ہم خیالی
 خیال خوش خیالی دلبرائی
 ایاز شنتہ یک زمانے
 لکے است و کہو کہ جہا نے
 از عالم عشق وہ نشا نے
 خود را تو خود و کن زمانے
 از خال و لبش محمد
 کہو در کن و کہو زبانی نے

سورن نامداری ز بجائی چہ پیلانی
 مینا و می نمائی بر نظر و در فزونی
 ایجا کہ نیست جلے و از کہ شہزانی
 فریاد از تو از انظارہ می ربانی

کے باہمی یادیں فصل تازہ روئے
 کے لیے گلے گلے آریا ہم زنجیر و بان
 آن گل کہ دینہ گم شام فریاد یابی
 دی رفت انا زیندہ و اگر گفتہ شد
 بے ان خیال وصلے عاشک عشق با شہ
 بوی الفتح را فتوح از غیب نصیب

گر یار تیغ را ندسرا تو یاری

گر او خفاست ترا تو خیر چاہے
 گر آنآشیاں جنت دوری
 چمن می باش در دشا نام و فخر
 تراسن دوست می دارم و گریخ
 چہ با افتد ترا ای شاہ خواب
 اگر خوانی و گروانی تو روانی
 محمد جز دشمن دیگر نیست

مگر آن غنابت
 بوی الفتح
 بوی الفتح

روم انوں کجا دارہ ایل
 کردہ موبید و روکیت ہے
 دلبرے نیست چوں نیک پر
 ہر کے رومے خوب دارودت
 نقدار ایل پس یہ کن
 قصہ عشق اسن القصص است
 ادش را سہمی اسل نام است
 فہم این تر کے کن رہنبر
 شل عینی ندارد و ایدر سے

لے ہر دو جہدیت و ہم نہی قصہ شہتہ بر تر فرمودہ لے ایل را زیندہ جہدیت ہم نہی قصہ شہتہ بر تر فرمودہ

مولانا کاظمی

گم آواز نے نیاز سے گلے سے نیاز سہمی
 چوں وقت کا آگے کوید کہ ما شہ
 من آن خلاص خلافت سلطان وقت
 سیرغ قاف تبریم آتشیان حکم
 ہر جا کہ با جونی آغا حضور بانی
 بوی الفتح را گوئی تا پرسد از محمد

گر این سخن ز شنید در بیان طالب

بیلخیزم

سے یا عزیز می توانی
 یک ہوسز نسلی فریخ شی
 عاشک کہ ملا میسر آید
 گیرم کہ بگوئی نیبانی
 اسے ناکہ آفریدہ انا
 پیش و پس تو لغت کہ بد
 سروی تو ہے چونکہ نظر
 با قدر بلند تو درازی
 تاریکی شب زکھت زلفت
 اس بار مراست ختم بہرست
 انبوسہ شود لہبہ احساس
 بوی الفتح یقین است و گمانی

اسے یا ذوقہاری از راہ طلف یاری
 و گوس بلبلان گم از گل خبر چہ داری

عشق در اجتهاد و نسیان نیست
 ماه را قاتل متنبه کند عینیت
 سر و من با او بلند سر است
 دلبرے نیست همچو او در گے

ای محو بے عسری زنی تو
 دلبرے نیست چون تو یکسے

دلبر را است لاش با جو آنے
 بیک چشک مساند خون و چند
 لب لعش به پیش زوش کرد
 صدق را در شک و وساک لو
 دلم از دست تنهایی بجاک شد
 غیورم من و میر جانی است یارم
 ز چشم مست او غلطید حلقے
 بر آمد طرف ازوف نفاے

محمد بیک گشتی توبه کن
 نظر بازی ز نفس آرد نشانی

جان دول من پیے جانے
 مقتول بے وقالتش کم
 برسل بستی یا خاک است
 بر خور ز عمر نیک نختے
 گزایدت غلوتے میرے
 بو الصبح بام او ده می نوش

گر مکتی پیرو با جو آنے
 بو الصبح بام او ده می نوش

له در جاج الکلم در لطافت و در شدت ۲۰ زای صدق سر سینه مردی که در شدت بر ز کشتن فردی بچوست
 رقم فرزند

محمود عشق تبارے خوش فطالے
 فخر فرزند و زن کیو نه سادہ
 اشارت بوند کردن چو مقصود
 مهر شب یا از لطف او رود
 چنین سر و بے برین حسن نکند
 لب او در خیال و دو عالم نیست
 محو بوند ز آواز کے ناست

تو در میان جزا احتما لے

سرور اسنا د بہتر خو تر فقلے کنی
 هر چه بر با می کنی میکنی محو سطلوب است
 یا اگر فرمود لطف بوسه گشتی تمنا
 هر که در کوفے تو ایام گاه و بے گے گو بے آد
 عقد لعی بوسه و بس دعوی عشق ایز
 اے ابوالفتح جوان و دوست با عزت جلال
 جمد را خوش بر سر بی نگندہ اے خوش نکا
 اے پسر لب را پیش در توتہ برود بخش
 عشق ال صحت ندارد نقش آن فانی کند
 اے محو عشق بازی را کیے روزے گو

اے در خود نگر کی بس کس انوارے کنی

تو از سزا قادم کنی و نازی

همه عالم اسیر جمیع تو گشت
 ترا زیندنگ را اسیر و نازی

له در جاج الکلم در لطافت و در شدت ۲۰ زای صدق سر سینه مردی که در شدت بر ز کشتن فردی بچوست
 رقم فرزند

شب در و در آن خیال خود غلے
 خامه در دلش میلے با لے
 غفک انشا خدا بے صفت فالے
 هر چه در چشم بر حسب لے
 نباشد و گلستانے نہا لے
 و لیکن نیست با لے قیل و قلے

تو در میان جزا احتما لے

طویاں را به خوشی چو تو گفتا لے کنی
 لبک را می نشاید گریارے کنی
 حفظ حرمت را نگانے و آنکے کنی
 حق و انصاف فرمودست نگانے کنی
 آه محمود این بلا ز عشق بزارے کنی
 سر بند بر آسانت و ز ترا خوا لے کنی
 چند کس را پسر و این کار در کلا لے کنی
 چند مرد ز برادر گشت بیخو لے کنی
 عشق در هر صورتے با فیض اطلالے کنی
 اے محو عشق بازی را کیے روزے گو

اے در خود نگر کی بس کس انوارے کنی

فریب گشت ما را عشق بازی

ترا زیندنگ را اسیر و نازی

له در جاج الکلم در لطافت و در شدت ۲۰ زای صدق سر سینه مردی که در شدت بر ز کشتن فردی بچوست
 رقم فرزند

سمران و سرور راں را بر دست سر
 ترا چوں تو نظیرے نیست دیگر
 نباشد ز یورے ز بیات لے یار
 محمد را نظر جز بر خدا نیست
 محمد را مدان محمود غزنوی
 محمد را محبت فیض آنجا است
 رسد بر هر کنی کبر و کثرت

دو کجایی

تقدیرت

قمرالاست بالانی مدار و

کجا است آن سرو این تک نازای
 تراقی داد و دے پر جالے
 ز حسن خویش انکه بر غوری تو
 بدین حسن و نیک ناز و کثرت
 ترا ناز و کثرت واد چندان
 لبیت با یک مین از کت تک تر
 اگر کورے انار ت بو بر طش
 سوال بو سزا عمل آن شا ه
 درخت سرو و نخل و نیشکر هم
 مظهر در حلیت فقیر است
 غنی آید از ویر کج خاصاے
 مبارک طلعه میمون لقائے
 کسروم میگیلا از و صفاے
 کسروم میگیلا از و صفاے
 کسروم میگیلا از و صفاے

نظر بر کجایی

اگر تو پند گوئی نیک خدای
 بچاں احمد و بر دل زین بقرا
 همیشه بود ام معشوق غریباں
 ہماره ناز از درد حسرت راں
 سرافرازم نصب ناز و کثرت
 بیکیوسه دو صد جان می تو کم
 غزیراں را لگان است بی بے
 غم زید و راما کن صفاے
 مہا و اور و درین دل را و طے
 کنوں عاشق شدم دیم بلایے
 و عاشق را نمی یا یوم بقاے
 اگر دستے رسد ارا پایے
 عزیزاں را لگان است بی بے
 غم زید و راما کن صفاے

کجاست عشق خود را انتہائے

من آن نام کو تو بدی تو ای
 نوید کشتن کردی بر این شارت شام
 و سے زفا دت تخم ز سر کار تو دانی
 گراں سرینے کورست آتک چشم غرق
 در با و بحر شش کبر و جانم از تن
 نهنفہ عشق نیا دم شوم فضیلت و رموا
 بولوغ عاشق گشتی مدار باک زردم
 کجیر ذوق صحبت مہاش آنچه بودی
 گونہ ہمارے طے را حرا سے
 مینو بر سر قلاے را کلا سے
 بیائے خویش را تم کید و کا سے
 بدیر گام گوید عشق سلا سے
 کجا عشق است اما سزا با سے

تلاشے

مرا از غم بویاں شد نصیبی
 کہ اندوہ و غم کہ لطف و طیبی
 بر بنجے مبتلا کردست خدایم
 کہ از دے ہرے ما جز ہر طیبی
 اگر درد یا با م تو یار ارا
 شود اس دور و سکینے فریبے
 نہ جاہ و دوزخ تو یعنی چمک شد
 جہان مرد توئی آخریے
 نہ میں چشم روتے خواب راحت
 بدل باش اگر ہر سرے جیسے
 مدہ پنہ کم کرا با از محبت
 مچھراست از خواب نصیبے

اے یا اگر چہ بے نیازی
 بزرگ ترنے است دل نوازی
 آن عشق حقیقی است بیشک
 کہ نہ کہ تو گفتے محب بازی
 می سوزم و مریہم از اندوہ
 گویند کہ اینست عشق بازی
 اے عاشق گمنام چوئی
 درم نفعے تو در گدازی
 اورا سر و مسل نیست با ما
 اما از دے صبور و رازی
 پاسیند و نما منس ہر کس
 بر یک دوفض چسہ فرازی

از بند وصال کسیر و ارہ
 بواستخ اگر تو پاکس بازی
 اگر تو سرگذرست من بدانی
 مرا جز بیدارل و مسکین نمانی
 کین ہر چہ کنی زیباست شایہ
 سرت گروم مرا از در نہانی
 چہ تینہا کراں غم تو کسہ میدم
 بیش دار دے کے شیریں نمانی
 مرا ہر دے تو پیوستہ تہ قلبہ
 بسوے کہہ و صفحہ چہ رانی

چہ چینیں در سرت حرم ہر کجا

صلبے یا سائے نیت با
 ذمہ نار بے کسبج سازم
 من اولم و من و لیکن بہ کونین
 ہمیں مرغے استے دانندے
 مچھرفت از خود وہ و ریہنا

از بواقی نہ اندوہ جز کہ نامے
 انجزم و گناہ ما تو با آتے
 کہاں تو سخن غمیش بخشاے
 یاد دے بنی و یا بفرماے
 اے مرکبہ ز دیور و سہ خوبت
 لے واسے برو نما صدولے
 گر عشق بقہر خویش تا بد
 کس را نحو قرار بجاے
 بولفق ہر طرف چہ پوی
 ماہر دوفرفت ہم کیاے
 اے سیپاک او کشتہ باز
 نہیں گفت و کشتہ خویش بازی

نہ نوشتم جز تراب عشق بازی
 نہ پوچتم جز باس کار س بازی
 نیام فرود جز پیش ہر س
 نیاموزم جز بزرگ بازی
 تمام کردے جز کہ دل را
 بنازم بازی جز عشق بازی
 چہ باشد مال کس سکینے گرفتار
 کہ باے ہر نفس و کبر و بازی
 مرا جز غم و زاری نیست کارے
 ترا ہم نیت الا منس بازی
 ترا گم نہاری است یاے
 نشاید کہ دریں حدے نیازی
 کیے چہ اے امتا دہ میرد
 تو دریش و خوشی و ما بازی
 محمد پیر شہ در خدمت تو
 بصد غماری و زاری و گدازی
 و گرتخفہ مرا ہر بار گوی

کوسے می فروشاں رو گشتے
 کین باخوریان صند یاری
 ترا باخیر و کشت کس پہ کلاکت
 بقدر وقت شوگر مرکاری
 ترازے گشت گرا بے
 بزور عاشق میخواره خوار
 مھوگر سب انی مشت ابی
 تو آنکھ الیہ کا دوساری
 مرا بس نامزد صبح و جنگے
 مرا قاتلہ از سر نام و جنگے
 مرا سزور درید اے فیقاں
 وطم بود جوائے شورش و جنگے
 منعم برست ہر باز کوکے
 خود کس تم اگر چہ سے جنگے
 خوشنر زانچ رسد از تو نکھار
 ز لب لوسے دانغز و خندنگے
 کفر من جانک پاری چین ساند
 گرا از بگ نوا ازیم رسنگے
 بجاں بازی مرا فرمان مری گر
 بیانم و رزناں بود رسنگے

کہا بیکہ نوا

بشل غم وفادارے ندید تم کو گریسے
 تھا با داترا سے غم توئی یاد وفادارے
 مرادان ہی خاندن سوئے باغ بستانہا
 مر جے گل رسے تیرے چند نولے
 من آکس لاکھی خام آرا بن باشا
 چکر دم من بہ گلزاراں چکا آید چین پلے
 مسلماناں مسلماناں انساں بی درد فریادے
 دلش با مرداں بس خیاں با برودارے
 خیال حیدر کو کہ مراد سوا ہر خندان
 پریشاں ساختہ بلکہ ہر کوکے و باںکے
 دلم بود و دلدارے تنگکے و غمخوارے
 سرین اوست کہ سارے کساں جہنم
 جہاں چنہ سہرا بید مھوگر نے باید
 بشل غم وفادارے نیابنی در جہاں بایے

مھوگر گتہ تو شمشاق فانی
 گوگے کہ کوبے اگداری
 غمہ اش ناوسکے کہ پرواز و
 عمریاں خستہ ترا کند سپری
 لے کہ سکر ز شہر عجم شمشاق
 نیستی آدمی کہ رو تو سپری
 اسے مذکر پہ پند خواہی داد
 تو کا از کہ تیر عشق بے خبری
 چوں تو خوبے کے نشان ندید
 کلی و صغف و حیب و چو پری
 سر و قد ہی در است طبعی ہم
 گل تبا پوش و سبب بہتری
 اسے مھوگر عشق بازنکوں

انہوں

نیت کا این اوست تو گری
 خرابو سے تو حراب مائے
 کند حیب تو بر علقہ دلمے
 خدو حال تو با ہم صبح و شامے
 لب انکھ تو با وہ چکانے
 ترا خاتم شوکت غلامے
 ہر آزاگی غامضہ از بق
 و بے بسلی غن خورا تیلے
 لیسے معقول و قائل نیست پیدا
 عجب کاسے بود کہ را قیامے
 تیرین چوں کہ کور مشعل کابے
 بلو کہ کو رسا کیس سلا مے
 اگر بنا کہ حبشہ کش گرفتگی
 مہم کر پس روز با و صبار
 و سے در عاشقی ہتم اما سے
 مھوگر شہی مرد لاسنت

بلوگر

تیرا داد ندر و ز سے چند شاری
 چرا بر غیش خود را می گداری
 بد خوبے بہیں و بادہ را نوش
 گے مرست باش و گد خاری
 چہ غم روی ز عمر خویش بار
 دے با خوب رو سے بر نیاری

کاش

یکا کہ برہم خغان شہر سلطان
 اگر تو تازگی بکلیاں نیاز کنند
 بیک کہ شمشاد چنگ دل بہجانی
 ہزار توبہ بکردم ز عشق بستیاں
 چہ درداست کہ در اعلم انجیاں بوز
 اگر عشق کنی توبہ مردیوں نہ
 درائے عشق بودم چہ باشناں فانی
 کسب و سعادت تو بر علقہ دوائے
 نولے درد سطر ب می فزاید
 مرا باران منیب را اندیاری
 صباے حصف رہ برخت بندو
 حدیث عشق نطق با بستہ
 ہزاران درد و غم را اختیار است
 وصال خورد و ہم و خیال است
 قوی شہرت سخن خوب روی
 اگر خواہی کہ دانی عاشقی چیست
 مر تو مردان را انتظار است
 یکا خوب روی نیک نامی
 اگر قبول ستانی باز نہ ہی
 مر مردوں روانہ بود محمد
 مرا شایہ کشد با صاف جلے

امروز است روز گلے
 از گلین اوبل طلیعت
 اچھو خدا کے آسماں را
 دیبا نہ وست او شد ہیں
 آں باد کہ از لیش چکدہ است
 از درد و علم ہر کہ کہ گونی
 عشق من حسن است بوز
 غمزدن و گئے بانوش
 ای کج کلہ و بندہ مست
 نیربا نوبہ خاک پائیت
 بلوغ پوس کہ ام بلے
 مراعی و دیارے دل بندے
 تے آشوب و با عشق بازے
 کیے جز اگر ابرو ہلاے
 نحو اوجان من بروے کر کہ
 تو منکنا عشق را یا را چہ خوانی
 مرا غریباں و یارایں نچھو اماں
 نیا اندایں شے مستورال
 گر جود سرین او شد ستند
 نہ من نہ ناگر فقاہم بدامش
 و علم را نیست از آزار ہرگز
 امروز است کار و بے
 اسے این عشق تیرے خالے
 بخشندہ و حق و رنگلے
 ہر جا کے بہت با دو چلے
 داغہ کڈا روا و اطاعے
 گویند کہ راست ہست کالے
 دلہا را بریں شدہ قورکے
 چل تو نبود گر کوسلے
 تترک ترا چوں شکرلے
 ظریفے خوب روئے لبندے
 کیے زین لالہ رخ سر و بندے
 کیے زہرہ سرے مست و بندے
 بہنو بہ بخش ہم چوں پندے
 غریبے احمے بلکہ کلفت دے
 نہ راہ دوستی بے سہ پندے
 مراعی کردہ است خود را جندے
 مالے و ک نام پلے بندے
 کہ چل من ہر طرف بہت چھلے
 گو از زخم غم غمزد و در مندے

متمم زویدگان خود بشکم
 محمداشراق را کن بجای
 ترا حق داد ایله و پسند
 اگر غزوی که ذوق در گیسری
 حکایت کردن فنا گذریدن
 شهید بدر با ششای جواس مرد
 نهاده عقابازی ذوق وارو
 لاسمت نه غزاست نه نه ذوق
 دنار و قور و عزت اب تو باقی است
 نه به عمره خاکه نه سلاخی

محمداشراق کے کہنے بہت

ترا یاد کن و این فن گیسری

بہ لعل دل مرا نقش و نگارے
 بہر جا کہ کی مرغ بولے بہت
 ہم کس دوستے را بزرگیدت
 مرا مشوق من ہمایوشد
 چو طغیہ منیب نذر عشق ز اہم
 بدیم تاسے مسک خوارہ را
 سر بنیادہ ام پیش علیا
 مرا آن غزت و دوست کہ دادت
 پرستم ہر چو یار من پرستند
 اگر چہ بت بود یا سنگ فاسے
 مراست از خیالات رنڈ گارے
 محلے مانتاں ہوس و نارسے
 گزینستہ تم خفا کلسے نگارے
 بھوا اندک کشف مشوق علیے
 مرا ہم بود و روزہ رنڈ گارے
 مراضت اوابے کار و بلے
 مجھوے مسکتم بروتی ایے
 کہ گوہم بردار افنا کاسارے
 اگر چہ بت بود یا سنگ فاسے

جواس مردانہ سب حق مرا گو
 محمداشراق در میان مرد و نعل
 ترا تمہیک کند ہر کس شکے
 چو غمش باشد و را ایم جوانی
 کند بر یک دگر را لطف یاری
 میر خلوئے نگر با جواس نہت
 مرا خاں عمل شیریں تلہ میگو
 ترا آن دولت و عزت کہ دادت
 دو چشم نوست او غلطانت ہر
 الاحب در درازا گوہر سیرینا
 خیال عمل تو ستانازار

نکہ تو زوید ہاش چاہ جوانی

محمداشراق ہی باز و نہد سانی

اگر مسیوم بدرد ہر بانی
 سرے بر در نہادہ اندہ امن
 اگر خفہ روزنی گلہا بیاز
 نلک حسن تو دلدار است اما
 میان با کچھ حجب کہ ذوق تے
 ترا برد و دوست ہر دو محراب
 جسے باے اگر گوہر شیر
 اگر ہوس بسنارے ہر چہ شد
 مرا باشت حیات جاودانی
 تو دانی کہ خوانی یا برانی
 و گر گریہ کنی تو رے چکانی
 کندنا تو کہ شہب پاسانی
 اگر داری تو جسے پس بدانی
 فریغ شد نماز او و گانی
 تو آن دم را شہ از زندگان
 نہ ہے عیش و خوشی و کامرانی

نہادہ بیکہ

بیجا

بدرد غم چشم چہاں آسودہ امن
 نیا سایم چہیں در شاہدانی
 ز چشمت غلطانت رست
 نصیب من بلا تو نا اتوانی
 اگر تیرے زنی لے ترک غمزہ
 رواں از سینہ و جاں گزرا نی
 سرینے کاں نگارنا زین است
 کئے نہ بودیں شکل و گرائی
 مجھ نظم میگوئی تو یا شہر
 نباشد نظم کس را این روانی
 نخی از حبس و خوب روانی
 نیرا کہ صبیبت نہ تو اوانی
 تو از سزا تہتم جسم جالی
 تو موے دراز و مشک بوئی
 در تابش چہچو آفتابی
 جو زاکری و ماہ روئی
 لطف و کرم است در تو بسیار
 در توصفے است از حد توئی
 وصف و بہن تو بست یارا
 ہر جا کہ زبان ز گفت و گوئی
 تو منزل ما دس نیابی
 بوالعشق ہر جہت کہ پوئی
 آراستہ چہنا کہ باید
 افسوس کہ نیک شہت غمی
 بہ زوم گرسند این سخت یاری
 زہر شمشیر بدی پروانہ واری
 یک بوسہ دل مارا تو خوش کن
 قفا لے چند بر گردن شاداری
 جملہ شد مرا غم نے غم نے است
 کہ میرم بود یارے بخواری
 سنگ دیوانہ نام کو را زوم من
 کند باناک کئے یاری
 تو از برگ فوارنگے نداری
 تو چہ میسکینی جان را سپاری
 مجھ فقہ باز کسے نہ تو
 ہمارہ شہ نہ در برفق کاری

مذہب

جوان مرد بازاری وصف جووی
 ہر شب در خیالے زلف ٹٹے
 مرا گوئی چو شب لم گر غمی
 چو گویم چشم تو چہ شوخ دیدہ است
 ز مجھوں عشق و از سبیلی نظرا
 بجز جوہر جہاں گیر سبازی
 مرا تو عود و کشتن کبودی
 شراب و دریا پر پیر پیمیا
 محکم عشق را فنا کوشش
 ہلا محنت و غم را فرودای
 نمیدم در جہاں ایسے نمنش
 در دم خولے
 علی ذرا حین آمد کہ شہت نیک تخمین
 وفا لے نمودی گمشدل غم را شادی
 نشان عاشق صادق اگر گوئی ترا گوید ہم
 در شک و غصہ ہی میرم را شوق علی
 ترا لے سرور بہر بہت کہ با قد بندہ شہتم
 مھرا ہوس در سر کو اور نمود غم ہم میر
 زچیں پروانہ نیک لہو و کین جا و دالے
 اے ساتی ست من صفے
 اے ساوہ کیا بوسہ کنای
 اے صاحب کتی و بلغے
 لے بار و سختی و ہوا لے
 گویں ہر ہم کیار سواری
 ہوم غمیش ای دل خوش شہودی
 زوی چشمک بخندہ دل بوی
 ز مردم عقل و دین را اور بوی
 حدیث لیلی و مجھوں شہودی
 تو بین درد غم بر آشودای
 کریاں را بود و عدو و بدووی
 مرا شہیا رنگہ از از جسم و دوی
 ناشد در جہاں شغف بچہ غم و فادارے
 مرا یارے و فادارے و دلدارے غم خولے
 نہ لے یارے نہ جگے نہ کئے کئے نہیں لے
 کیے از سوختہ رفتہ کیے لڑا لے ترا زارے
 از ان ہر یک نشان گوید مرا گل شہت خولے
 اگر چہ راست میگوئی و کین بے گل لے

ندوی

سادیہ

گرداری عقلی در اسے
 تنے دارم گرفتار مولے
 ہاندہ خاطر مراد بتلائے
 تنعم بچیدہ پارہ بوریائے
 علیہا اگر توالی کن دروائے
 نامذہبست درمن امید تھائے
 زحمن بطف بنماید تھائے
 نہ بیخبر بچہ گئے فنائے
 گر میرم سر سے در زیر پایے
 کنم از غیر حق من احمائے
 محمدا ز محمد غمناک است
 نامذہب در روش ملک بھائے

۱۳۳

۱۱۱ اسے ساقی خوشخون تھائے
 چینم سیدی ای زاہد وقت
 قمار عشق بازی او فرہ برد
 ابو القحقی از ہے دولت گراو
 اگرچہ نیست ممکن وصف پار
 توفی گیمو دراز دست کوتاہ
 زمیں از صدیریں پسید گیم
 خرابے بہت نہ خوں تھائے
 فرادتم تو کہ شیرینی
 اکوہ گرفتہ ام قرینی

۱۳۳

۱۱۱ اسے کو یک و نغز و باغ خاک
 باقیم سر سے و خاک پاک
 تسبیح بگو سجاں و عسائے
 کیلے فاختہ خوں بال تھائے
 من مانم و قرن اشکائے
 ہر شام بگمیر و و اسے
 الا کہ دوست جو مولے
 جانے نعم و سہلے سوائے
 تو در و مر اکین و و اسے
 نے مانم و من نہ تو بھائے
 شو صوفی صاف اصفائے
 ہر روز بنزد لے و جائے
 گشت نہ مرا چو بند پائے
 روح عدسی اکسیر سائے
 پرواز کن در راں فضائے
 باقیم در و را و اسے
 داریم صواب بے خطائے
 در کلمت قدس پائے
 ابی تو جہاں جہاں خطائے
 جو من مطلق بہر سوائے
 بولغی جہد وقت غمناک
 اسے شیخ و قلندر و مومنا
 مارا سر سروری نباشد
 اسے زرا کہ سجاں و عسائے
 از بہر مزین عشق و و و و
 باشم ہمہ روز و زو خیالے
 ہر روز بزم خیال وصلے
 این خستہ وجود اسٹالی
 بولغی قول از جہاں تدبیر
 اسے مونس روزگار کسکس
 روز و در سہبت این تہذو
 سید انیسیت اسے جواہر
 اسے خواب نشد مرا میسر
 این اہل و دلہ مرید و فز
 مرغ دلم از نفس قنادر
 کے باشم من ز خود بر یکم
 من باشم وا و و گر نباشد
 احمد خدا سے آساں را
 مارا تو در راں کہ افضییم
 طاقت صفت بیکل تھائے
 ایران من بہت و جودا شد
 بولغی جہد وقت غمناک

۱۳۲

۱۳۲

۱۳۲

گر عاشق کس شدی ضرورت
 من عاشق تو تو یار مشوق
 شیریں لب تبت تلخ گفتار
 ابروت بعینہ است قبل
 گوئی کہ دوکش ہر یار مرست
 یک بوسہ ز دم غیر ازان
 بولق خیاں تے نذاری
 الحق کہ موہنی امیب خانی

مٹل توند ویدہ ام جو آنے
 ازاناز کوکشم نیک ناز
 او سرو عدت است گل ناز
 او باہ جمیں لال ابروست
 ابلوغ و بہا تازہ روی آت
 نہیں پاکب دست شہسوار
 با جہد و راز مسمے ابونہ
 تا برکت عشق بر تریسند
 میگردد چشم بچھستے
 می افتد بچھنا تو آنے

بسی تر نطق کا مرانی
 فخر گوئی کہ و شاوانیم
 با چنگ و راجہ لے رونک
 با محنت و روز دم شبینی
 محتاب محم تو شمس و سخی
 شکہ زنی و از ہر و سخی
 دان غلط چشم رانہ بیخی
 دل توندہ میکہ کوکشم بیخی
 چندیں چہنی تو طاق کبخی

اندوہ ز ما بد و روی
 دوری است ز ما بد و روی
 مشوق تو ما بہر حسہ
 اکا شش دا زو یخ انوش
 عشق و من و ابرہہ سیکہ است
 ہر یکہ ز در گد انہا شد

بولا عشق ہمیں است گمانی
 خوش باد عشق در جوانی
 او از تو نصیب خویش گرو
 خاصہ کہ بود نگار خویش خو
 گریہ توئی تو او جو آنے
 ازل بہت نصیب شد
 مے خوردن شد مرا بہاوت
 از چشم تو دیدہ شد ترا
 از چشم خوشت پذیر آمد
 تعلیم بندہ ہے شتہ شد
 بولق شدی تو پیر تو بہ
 تا چند کہیر کوکمانی

اے پیر با زبا جو آنے
 باریک لبے است و خندہ باز
 بادام نصیب بہت پیش
 اے غم تو کیا رہا روگمانی
 از قرب سید پر نشانہ
 در عدد شمار نیست ثانی
 بیزار شد موم حین کنگہ دانی
 در ہوسہ و در کسٹ رانی
 ہر کسٹہ در گد انہا شد
 بولا عشق ہمیں است گمانی
 خوش باد عشق در جوانی
 او از تو نصیب خویش گرو
 خاصہ کہ بود نگار خویش خو
 گریہ توئی تو او جو آنے
 ازل بہت نصیب شد
 مے خوردن شد مرا بہاوت
 از چشم تو دیدہ شد ترا
 از چشم خوشت پذیر آمد
 تعلیم بندہ ہے شتہ شد
 بولق شدی تو پیر تو بہ
 تا چند کہیر کوکمانی

بہت روز

شہی

بیت

از غم سوز

زندہ قبر برائے کشتن من
 زخم خورش پارہ کند دل
 زخم عمیق شود لکڑی صحت در
 فرخ و عیش عمر شربت جاودانی
 ترا حسن و نکم هر روز افزون
 تلا ز پیش او لیس بیانی
 اگر آگ بر سرینے غلطت خودت
 ابوالعفت جاہن است زلفانی
 بخلوت بابتے فارغ ز کشتن
 مچھلا این گنگھار تو نصیحت
 کیے اندر کیے نذیرت ثانی
 کنار دوسرے رادارم ہوا کے
 بجز بوسہ دگر نبود دوا کے
 جوان مرد صاحبہ راضعائے
 من ازل لب و دم خرا کے
 لب جان آہوست کیوں فرما
 لہون زلف تو شکتے ایک
 تبسم کر دے عا فر نام او شد
 مراد زینت بی درل صبح است
 اگر درد اوضت عاشق صبور است
 مچھلا لامکا نست زاکو اور
 گئے ورسیکدہ والپتربینے
 گئے ورسیدہ و تقوی موتولے

میر

بیا

ہمد

زینت
تیک نام

امہیت و یک بالاصت
 سر و سیت و لے بلال ابو
 سخا است و یک کتقا
 دینے است و یک دین احمد
 کفرے است و یک کفر فزون
 او یوسف ثانی است بہیات
 بوالفتح جو کہ اسے محمد
 اوننگ ب و کشادہ سینہ
 رودے تو بہشت را نمود
 دریا ست و لے برکت حیاں
 مجدے است و راز چولے
 او عاشق خوش تن ہمیشہ
 گر ہستی آن جہاں باشد
 اوست فلاذ کو گویا نے
 مراد دل خیال زلف و فلک
 مراد ہی بچا یا صغاف اوہ
 مراد قصود ہیو پیشی دست
 لب میگون او جو خیا لے
 دوسہ کشت نام زور مرغ خلق
 اگر تو پردہ ارسخ با رنگیری
 میان مروان نصت ز نظرا

سوزیت و یک عش بر آئے
 شمعے است و یک بے زبانے
 بانے است و یک نئے بنانے
 آتھے است و یک از طرفانے
 موسی است رے لہو عش نشانے
 از وحدت ہی کس دینانے
 ہر لکشا و زربانے
 پستانش مثال را دانے
 کز دوزخ مسید ہر دانے
 اور است حیات جاودانے
 حید است و لے حیات جانے
 میدا لہو چچا او جو اسنے
 دل میں گشت تار جانے بجائے
 بجام ز زکین یا در خانے
 گزرتے وقت من در دل مالے
 بچم برب رسد با شد جانے
 مرا نہت شو و فرود جانے
 جہا نے خیر کرد و جلانے
 کسے گوید فلان است لہو جانے

بگے کھ
بگے کھ

فلان دیکھانے
فلان دیکھانے

بگے کھ

بنشیں و شراب نوش باسے
 میں کس حال رو سے یارے
 جن صورت کس خنگارے
 گل چیت کجاست زخم خار
 شیریں بچگشت خوشگوارے
 انکر وہ یک غلام خوارے
 بیقوب کہ بود کتگارے
 محمود کہ بود شہر یارے
 جنیخبرے شراب خوارے
 بیشک بخدا محمد انجاست
 چل احو پاک حق نگارے
 الالے مطرب خوش خوارے
 الالے ساتی ساؤہ صفا کے
 فرید دور مارا کن رو عارے
 نفس زتن تا بام قدمارے
 برو سے خوب رو سے اتلا کے
 نثار دور و عشق انتہا کے
 نبودست ساحلش کاتلا کے
 کہ دور عشق را بنود و وارے
 بھلا اللہ محمد عارفی تو
 شناسکی قدر بیل بٹلا کے

عمل شیریں تو شکر بارے
 زلف توتار و شب یاربے
 بیخ سرو سے بمشعل تاست تو
 دین و دنیا مرا چپ کا آید
 بوڑھے لطف کردہ چور مرغ
 گشت گلزار و باغ خوش باشد
 در جہاں بیخ چیب نہ بہر نیست
 گر کیسی محمداست تاق
 ہر گویند کہ زبان آسے
 جوان من جوانے خود نالے
 حریف من حریف خوب طے
 نگار من نگار نقش بندے
 بود گردم غبار ناک آسے در
 سر من زیر پایش باوچوں خاک
 بدو عشق اگر کسیںم ز نہ
 اگر یار کے کشتیدہ تیغ آید
 دل و جان و سر و تن دین و دنیا
 مچھو عشق را عاشق نہ نام
 ندیدم اس جہاں کسے دھاک
 نہیں درد کسے شراب غبارے
 دیوانہ و شے نزار و نزارے

اے محمد باداؤاد اور
 کہ زیادست چوں تو فرزند
 دارمند و کائنات تمیرے
 توبہ و زندہ تو بہر نیاید
 تا فرود آرد بے شیرے
 شہد آ میرد تقریرے
 عمل شیرین او چہ نیز بانست
 راہ حق بے عنایت پیرے
 اے محمد ترا میر غنیمت
 کند درہ تو تقصیرے
 مبتلا را بہر چه دست و دہر
 حیدر اے بند الفت
 این نہیں رفتہ است تقدیر

مراد افتادہ درخا طر کہ بر ایم انیں اتی
 کہ لے حاوس جان من تو مرغ باغ قدوی
 تو لے میرغ باہر چا چیل صومہ کردی
 سہوی گلستان بگر بروئے گل کہ میخند
 بہاراں گلنے خند بہاراں بلبلے گرد
 بزخارے پناہی باہر ت ایستادہ خلق
 شدہ دلالہ خود میروں رقیبے پاسان
 گئے در کشتی شادی گئے در ختم کجونی
 محمد مجیب باشد مراد من بعد کارے
 زید متخی خود اتم کہ خا ہم و از مستی
 تو با لامست گو در دل چو درای
 گہا کسے شکاری لبان مرداں بتی دہن
 بار داد برسیانی نشانازہ گل گہتی ہتی
 درگوشوق ہم خوش خوش چا خانہ بانہستی
 گئے مردود کی گشتہ ہمزون است بخورد خودستی

بجاری کستم از درد ہسبہاراں
 نسبت دولت بوصول زردہ داری

بچسک صید جاں کردی بخندہ درین دلالہ
 اگر بخوان بل بدن بد معوی آدہ کب
 نے متی است مقصودم بدہ بر سالیہ تم
 مراد سر محلے تولد و جانم فضلے تو
 بوقت خویش خوش بودم نہ لکھوت درم
 صحگر نہ عاشق کہ صیبت آن ناہو گریہ
 گر آید عمویا نے بنی عشق را غایست
 نہیری تو نود سادہ انکو کوک خردی
 ز تہے لطف کہ حق کردہ ترا غمزہ غازی
 دلے انوس می آید کہ بارے بیخ کھاری
 شدی باہر بل بدن بگر خوری چو خند
 ہواے کہ سرینے ہم مراد کوکست کہ ساری
 سیدوی است این ختم ہم چا و یو بے را
 گزرت نقش درخا طر کشد بناہ اش خوری
 مارد ہر چوں توفیر زندے
 عمل شیریں تو شکرت باے
 عاقبت عاشقان بزرگ سید
 پیر گشتیم تو بد بچسک تم
 نیست از نسیم وزرا گزفتہ
 جمع گشتوں شکل خج بہ آن
 رب تو نیست بلکہ برگ تے است

ہواے کہ سرینے ہواے کہ سرینے ہم مراد کوکست کہ ساری
 سیدوی است این ختم ہم چا و یو بے را
 گزرت نقش درخا طر کشد بناہ اش خوری
 مارد ہر چوں توفیر زندے
 عمل شیریں تو شکرت باے
 عاقبت عاشقان بزرگ سید
 پیر گشتیم تو بد بچسک تم
 نیست از نسیم وزرا گزفتہ
 جمع گشتوں شکل خج بہ آن
 رب تو نیست بلکہ برگ تے است

ہواے کہ سرینے ہواے کہ سرینے ہم مراد کوکست کہ ساری
 سیدوی است این ختم ہم چا و یو بے را
 گزرت نقش درخا طر کشد بناہ اش خوری
 مارد ہر چوں توفیر زندے
 عمل شیریں تو شکرت باے
 عاقبت عاشقان بزرگ سید
 پیر گشتیم تو بد بچسک تم
 نیست از نسیم وزرا گزفتہ
 جمع گشتوں شکل خج بہ آن
 رب تو نیست بلکہ برگ تے است

ہواے کہ سرینے ہواے کہ سرینے ہم مراد کوکست کہ ساری
 سیدوی است این ختم ہم چا و یو بے را
 گزرت نقش درخا طر کشد بناہ اش خوری
 مارد ہر چوں توفیر زندے
 عمل شیریں تو شکرت باے
 عاقبت عاشقان بزرگ سید
 پیر گشتیم تو بد بچسک تم
 نیست از نسیم وزرا گزفتہ
 جمع گشتوں شکل خج بہ آن
 رب تو نیست بلکہ برگ تے است

ترا در سر مہنا از است و شوخی
تعالی اشد کہ چون سخندنگاری
جہانے گشتہ سرگردانست بر تو
تولای از ہمہ کسبہ اراداری
ترا جزنا از غم و کیش و یو کیشیت
مرا عجز است و میکشینی وزاری
نماندہ چارہ الا کہ مہم سیرم
پس دیوار و پیش در بخواری
شدی گرد پس کہ وہ سرینے
ضرورت ہر طرف ہیں سنگاری
محمود عقبا زان راست شے ۱
نہاشد عا شتے از در و عاری
بر عمل بست یا ہ نالے
افزودہ حال بر جمہالے
اسے قد بلند و پست لظہن
اسے صورت قدس رامالے
تنگ و ہنست کہ پر شکر ہست
بیرون است ز دست و خیالے
برجم لب من لب تو عاشا
کاین است محال در محالے
بلوغ بوقت خویش خیشاش
گنڈا رجا کے جاہ ولالے

ملفوظی

مھکھوچوں تو در عالم ندیدم
نہ از کس مشہل تو جا کے شنیدم
دریں دوروں تو تنہا بے نظری
تو سلطان نہ ممتلح و زیری
توئی کتے خرابے عقبا زانے
توئی کتے لوندے سر فرادے
توئی پریشان پیشوا سے
توئی در بہت پرستی رہنا سے
ترا در عاشقی نام بلند است
ترا در خوردی را ہے لپند است

تو خود بیگانہ از خویش و خویشان
تو خود کا مدد خود کیسے
ترانے نام رنگت جاہ و جاگیر
تو خباں را یا مومزی کر شمس
نہال بت پستی را تو بنیادیاد
ہمشہ بر در خلد شمس
کئی بر قاضی و معنی شمس
جس با لگب موندن را برابر
ترا پیوستہ تبار بے تبار شد
ہر دو جے تو در از بہت نہ تباری
چرا دادی کمن رو سے تبار
ترا رو سے تبار شد آئینہ سار
صفحہ سے بادہ را نظارہ کردی
تو عین و کس را یکجا نہادی
تو خود را از جو خود بد کن
چہا شد لبلی و مجنون کد ام است
محمود عینی و موکشی و آدم
رہ آدم اگر ابلہ بیس بہر و
خدا یا این بلا و خستہ از دست
بر آقا قلاب اما ان است
زبان را تو ازین گنگا گرا آ

تو خود دیوانہ گشتہ تیر پریشان
کے پس اندہ کہ از خیسے
ترانے عقل و ہوش و راہ تدبیر
بہی بر مرد سے مردیوں تو ہمد
نماں را ہ گرا ہی تو اسناد
تیمم را لب پاک شمس
کئی ازنا ہود ما بد تیغ
کئی تو کفر را با دیں کسر
بجائے قلب را بیان جان شد
گے صفائی شوی گاس ہے کبابی
ز شخصیت یافتی کس و شان
ہر میں عین انیس مقصود و ہر بار
بدستے نیت خود ہادہ پرودی
تو ہر غیب را از سر کشادی
پس آگوسوسے بہت رویوں نیک
ز نیما جی دیوسف غلام است
کے اندر کے شند اسم علم
گوا بلیس را کوس کے کند رو
کہ تخم ہر بلا از دست تو دست
خلاف مخلص سر سے نہان است

نقش

بیدر مہار کسک فرسے نامر مہار کسک فرسے
بیدر مہار کسک فرسے بے وقت مہار کسک فرسے

مشتوقہ اگر کتاب داری
مشتوقہ کو کتاب حاشا بانگلی و بہر ہی سپہ باری

مشتوقہ من کتاب من شد
گونی کہ مرابہ عاریت دہ

نام شد

دلیان عاشق شہباز سر افراز مخدوم ابوالفتح ولی لاکبر الصباری سید مصور اشفاق الملقب بے گیسو روزانہ تقدس الشکر العزیز کہ کسی نہیں اشفاق است۔

غلطیاں دیوان امین اشفاق

| صحیح | غلط | صفحہ | سطر | غلط | صفحہ | سطر |
|-----------|------------|------|-----|--------------|------|-----|
| سودہ | سودا | ۶۶ | ۲۱ | ذکاب | ۲ | ۶ |
| نگار | نگار | ۶۰ | ۱۵ | دو تا کردو | ۳ | ۸ |
| دیوانہ | دیوانہ | ۹ | ۴۲ | نماند | ۳ | ۱۲ |
| رو بے نور | روا بے نور | ۲۰ | ۴۶ | مصطفوی | ۳ | ۱۶ |
| مرد | سرد | ۲۱ | ۴۴ | بجز و مطالمہ | ۳ | ۳ |



تورخت خود ازین زار برادر

رباعیات

پردانہ چراغ دید شد دیوانہ
از خویش بس با بھج پر و انہ
از خود بہ بریدستی خویش بیہ
شد عین چراغ آتش پر و انہ

پردانہ چراغ و بگفت کہستم
گر روز سے چند صورتے بود جدا
آتش عین بہت جان و کسبم
با حق حقیقت است کان کلہم

در کونے خرابات منالایم
من ہر چو کتم روز است دلک
در مجلس طاعت جوائے سپیدم
بخی است مچھو بے تزیوم

بے شمع رنے آگڑہ سوزم کونم
چوں عکس سخن بہر در چشم آید
صد پارہ شعلے شد ہند و مذوم کونم
لے مردم اگر نمی روزم کونم

از دور و فراق اگر سنالم کونم
میگویی با توام تمام ہرگز دور
روز و شب اگر دور خیالم کونم
در عین حضور بے وصال کونم

دل در پے دلبرے پیوید چر کند
دل آسیند کس بت در و شد پیدا
از دور و فراق جان بخوید چر کند
دل خود را عین بت گوید چر کند

لے ہر کیش بہت دہوم نام ہی المیہ کشتہ بہ تقلم آوردند لے ہر روز بہت دہم نام ہی المیہ کشتہ بہ تقلم آوردند لے ایضا لے ایضا۔





| | | | | | |
|----|----|---------------|-----|----|-----------|
| ۶ | ۲۱ | بے ذکر | ۶۹ | ۹ | پنهانی |
| ۹ | ۱ | بارے | ۶۹ | ۱۱ | صفوف |
| ۱۰ | ۱۳ | بیمبر | ۶۹ | ۱۲ | بوسه |
| ۱۳ | ۶ | درعجب | ۳۳ | ۱۶ | خزیم |
| ۱۶ | ۲۰ | یکے شد | ۴۴ | ۱۴ | خزیم |
| ۱۸ | ۲ | باشده ایم | ۴۴ | ۱۸ | سے خزیم |
| ۲۰ | ۱۴ | نیل | ۴۴ | ۲۰ | رامی شتاب |
| ۲۱ | ۶ | سوتیہ | ۴۹ | ۲۰ | فضل |
| ۲۲ | ۱۳ | سے | ۴۹ | ۱۵ | بخش خواه |
| ۲۳ | ۱۱ | تیکرے | ۹۰ | ۱۳ | مغفلے |
| ۲۳ | ۱۳ | گرداوه حق فرا | ۹۲ | ۱ | دوسر |
| ۲۵ | ۵ | آن بیزرن | ۹۶ | ۵ | بیزاری |
| ۲۶ | ۱۴ | شده | ۹۶ | ۱۹ | بیمبر |
| ۲۶ | ۱۶ | کوسنی | ۹۸ | ۴ | بیمبر |
| ۲۷ | ۲۱ | پنے نگار | ۹۸ | ۱۳ | میکدادم |
| ۲۸ | ۱۵ | انصافے | ۱۰۳ | ۱۳ | گرامیم |
| ۳۰ | ۱۰ | بلاشے | ۱۰۶ | ۱۲ | دہری |
| ۳۵ | ۱ | اشتند | ۱۰۸ | ۸ | بے |
| ۳۱ | ۲ | ابوالفتح | ۱۱۴ | ۱۱ | محمی |
| ۳۳ | ۲۱ | کے | ۱۱۹ | ۱۰ | فراتے |
| ۳۳ | ۱ | آزار | ۱۲۲ | ۸ | میرت |
| ۳۴ | ۴ | بیمبر | ۱۳۳ | ۱۰ | گور |
| ۳۸ | ۵ | میکدادم | ۱۳۵ | ۱۹ | گردار |
| ۵۱ | ۱۶ | کے | ۱۳۶ | ۶ | فوتے |
| ۵۲ | ۶ | بے | ۱۳۵ | ۹ | بوسے |
| ۵۴ | ۴ | چو دراد | ۱۳۹ | ۸ | بارے عزیز |
| ۶۳ | ۹ | کوسے | ۱۴۱ | ۱۶ | بارے |
| ۶۶ | ۱۳ | کے | ۱۴۱ | ۲۰ | سارے |
| | | | ۱۴۵ | ۳ | پنکھ |

مجموعہ



